BIBLE GEOGRAPHY.

جغرافیہ بائبل

من تصنیف

پادری یوحنا خان سابق پروفیسر مدرسہ علم الٰہی سہارنپور

CHRISTIAN LITERATURE SOCIETY (PUNJAB BRANCH.)

کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوا

۱۹۱۳ء

بار اوّل | تعداد جلد ۱۰۰۰ | قیمت ۶/

Price 6 as.

BIBLE GEOGRAPHY.

تصنیف

پادری یوحنا خان سابق پروفیسر مدرسہ علم الٰہی سہارنپور

CHRISTIAN LITERATURE SOCIETY (PUNJAB BRANCH.)

کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی طرف سے شایع ہوا

سنہ ۱۹۱۴ء

بار اول | تعداد جلد ۱۰۰۰ | قیمت ۳/

Price 3 as

فہرست مضامین

		صفحہ
ادوم کے بیان میں	صفحہ	۱۳۴
ایشیائے کوچک	〃	۱۴۰
یونان کے بیان میں	〃	۱۵۵
بائبل کے جزیرے	〃	۱۶۳
روم کے بیان میں	〃	۱۶۷

اُلمک منجمد برف یا تپتی ریت - سرسبز میدان یا مرغزار ہیں - شہر یا دیہات ہر ایک اپنے اثر سے لوگوں کو مؤثر کرتے - اُن کے طریقِ معاشرت کو بدلتے اور اپنی تاثیر کے رنگ سے اُنہیں رنگین بنا دیتے ہیں +

جغرافیہ کی ضرورت - جب تک بائبل کے جغرافیہ کی واقفیت نہ ہو تو وہ مقامات جن کا ذکر اُس میں ہو معہ اُن واقعات اور واردات کے جو اُن سے منسوب ہیں نہ صرف سمجھ میں نہیں آتے بلکہ اُن کی خوبی اور خوبصورتی بھی جاتی رہتی ہے لیکن اگر اُن واقعات پر جو پہلے مشکوک اور فطرت کے خلاف دکھائی دیتے اُن کی جائے وقوع کو مدنظر رکھکر غور کی جائے تو پیچیدگی جاتی رہیگی اور اصل حقیقت کھل جائیگی - اِس لئے نہایت زیبا ہے کہ بائبل اور بائبل کی سرزمین کا مطالعہ ایک ساتھ جاری رہے - ایسے شخص کے لئے جو بائبل کی صداقت کا اُستاد ہو ملک کی درست اور کامل واقفیت کی خاص ضرورت ہے +

ممالک جن کا ذکر بائبل میں ہوتا - بائبل کے ممالک خاصکر جنوب مغربی ایشیا - شمال مشرقی افریقہ اور جنوب مشرقی یورپ پر مشتمل ہیں یعنی جہاں قدیم دُنیا کے تین برِ اعظم باہم ملتے - یہ ممالک شمال میں کوہ ارارات سے جنوب میں کوہ سینا تک اور مشرق میں دریائے دجلہ سے مغرب میں دریائے تائیبر تک پھیلے ہیں اور اِن میں عیلام - مادہ - فارس - اسوریہ - بابل - مسوپوتامیہ - سوریہ - (جسے آجکل شام کہتے) فلسطین - عرب - مصر - ایشیاء کوچک - یونان اور روم داخل ہیں - مگر ہم اِس کتاب میں صرف ملکِ فلسطین ہی کا بیان کرینگے جو خدا کی برگزیدہ قوم کا گھر اور بائبل کے اکثر واقعات کا منظر ہے مذکورہ بالا ممالک دنیا کی تاریخ میں خواہ کسی ہی فضیلت کیوں نہ رکھتے ہوں ہمارے بیان میں اُن کی جگہ ادنیٰ ہوگی فلسطین گو کم معروف ملک تھا جس

جائے پناہ تھے جن میں وہ دنیا کے بڑے بڑے ماجروں سے جو اسکے دروازوں
پر ہوا کرتے امان پاتا اور یوں انسانی مشاغل کے بڑے رو کے نزدیک اور تس
سے الگ بھی رہتا تھا۔ اِس کی ایسی حالت کو دیکھ کر کسی نے خوب کہا ہی کہ
وہ "دُنیا کے جنگ و جدل کا ناظر تھا نہ کہ اُن کا نشکار"۔ پُرانے عہدنامہ کا زمانہ
آنیوالے زمانوں کا ایا رتھا پس جس طرح اب خدا کے لوگ دُنیا میں تو ہیں پر
دُنیا کے نہیں اسی طرح ضرور تھا کہ قدیم ایمانداروں کو بھی ایسی خلوت نصیب
ہو۔ جس سے وہ بلا روک خدا کی صحبت اور سنگت کا لطف اُٹھا سکیں اور
قوموں کے برتاؤ میں اُس کے انتظام کو دیکھ سکیں کہ کیونکر اسوریہ اور بابل۔
مادہ اور فارس۔ یونان اور روم اپنی اپنی نوبت پر اقبالمندی اور حشمت کے
زینہ پر آ کر تماشائیوں کی آنکھوں کے سامنے سے مثل تصویر رواں یکے بعد
دیگرے گذر گئے اور اپنے بعد آنیوالی قوموں کے لئے جگہ خالی کر گئے +

مختصر میں متفرقات کا ہونا۔ اِس ضمن میں ایک اور قابل غور امر
جسکے باعث فلسطین نے بائیبل کی سرزمین بننے کا شرف حاصل کیا چھوٹے
سے احاطہ میں متفرقات کا ہونا ہی۔ جس طور یردن کی گہری وادی۔ ساحل کے
میدان اور راسدرلون ہیں بمقابل۔ یہودیہ۔ سامریہ۔ کوہستان جلیل یردن
کے پار کے پہاڑوں اور لبنان ہیں سطح کی بلندی کا فرق پایا جاتا ہی اُس طور
پر آب و ہوا۔ حیوانات۔ نباتات۔ پیداوار اور لوگوں کے اوضاع و اطوار
صنعت و حرفت میں بھی فرق ہی۔ ایک معنی میں یہ چھوٹا سا ملک تمام روئے
زمین کا خلاصہ ہی۔ اس کے باشندوں کا لٹریچر (علم ادب) استعارے
اور مثالیں دنیا کی تمام قوموں کی سمجھ میں آ سکتے اور اُن کی کتاب تمام ملکوں
کی کتاب بن سکتی ہی۔ خدا نے عبرانیوں کو صرف عجیب و غریب اور خاص اُمت

نتیجے ___ لئے نہیں چُنا تھا بلکہ اس لئے کہ اُن کو دوسری قوموں کے پاس الٰہی پیغام کے پہنچانے کا وسیلہ بنائے جیسا ابرہام سے کہا بھی گیا تھا کہ زمین کے سارے گھرانے تجھ ہی سے برکت پائینگے"۔

چوڑائی کم ہوتی ہے حتیٰ کہ یروشلم کے نزدیک ۵۰ میل جھیل گنیسرت کے ۴۰ میل اور
انتہائے شمالی میں صرف ۲۵ میل رہجاتی ہے۔ اس غربی حصّہ کا کل رقبہ ۶۰۰۰ مربع
میل ہے فلسطینِ شرقی کا طول شمال سے جنوب تک ۱۵۰ میل عرض شمال میں ۸۰
اور جنوب میں ۳۰ میل ہے۔ دریائے یردن کے پار کے فرقوں کے مقبوضات کا
رقبہ ۴۵۰۰ مربع میل تھا پس یوں کل اسرائیلی مقبوضات کا رقبہ ۱۱۰۰۰ مربع میل
سے کم ہوگا لیکن یہاں بھی تاریخ مثل اور جگہوں کے یہی سکھاتی ہے کہ کسی مُلک
کی عظمت اور بزرگی اُس کی وسعت کی کمی یا بیشی پر موقوف نہیں +

مُلکِ موعود۔ ملکِ موعود کا رقبہ اراضیِ مقبوضہ کے رقبہ سے بہت زیادہ
تھا (پیدا ۱۵: ۱۸ ۔ گنتی ۳۴: ۱-۱۲ ۔ یشوع ۱: ۴ و ۱۳: ۱) اور اس میں فلسطیوں کی
سرزمین فنیکی کے ساحل کا میدان۔ کوئے سیریہ جانبِ شمال حمات تک اور فرات
کا مشرقی اور وادی العرش یا "دریائے مصر" کا جنوبی علاقہ شامل تھے۔ اگرچہ داؤد
اور سلیمان کے عہد میں قومی تاریخ کے اور زمانوں کی نسبت اِس مُلک کو بڑی رونق
اور کشادگی حاصل ہوئی تو بھی وعدہ کی کل حدود کو اپنے تصرف میں لانے کا شرف
کبھی نہیں ملا۔ اسی طرح پر ہم دیکھتے ہیں کہ مسیحی دور میں بھی موسوی زمانہ کے مانند
خدا کے بندے ایمان اور محنت کی کمی کے سبب وعدہ کی کامل دولت اور بھرپوری
سے بہرہ اندوز نہیں ہوتے بلکہ متواتر "بہت سی زمین قبضہ میں لانے کے واسطے
پڑی رہتی ہے" +

سلسلۂ لبنان۔ لبنان کے پہاڑ گو بنی اسرائیل کے مقبوضات کی حدود
سے باہر تھے لیکن اپنی عظمت اور اُس تاثیر کے سبب جو یہ مُلکِ فلسطین کی قدرتی
حالت اور لوگوں کے لٹریچر اور چال چلن پر رکھتے قابلِ غور ہیں۔ لہذا چند الفاظ
میں اُن کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے:-

جاتا ہو (اسموایل ۱۲: ۱۷ و ۱۸ یرمیاہ ۵: ۲۴) +

ہوائیں۔ ہوائیں زیادہ تر مغرب سے آتیں اور بحیرۂ اعظم سے بخارات اپنے ساتھ لاتی ہیں۔ چونکہ پہاڑی علاقے سردی کے دنوں میں سرد ہوتے ہیں اس واسطے وہ اُن بخارات کو جو غربی بحری ہوا اپنے ساتھ لاتی جاکر بارش میں تبدیل کر دیتے ہیں "جب بادل کو پچھم سے اُٹھتے دیکھتے ہو تو فوراً کہتے ہو کہ مینہ برسیگا اور ایسا ہوتا بھی ہے" (لوقا ۱۲: ۵۴) لیکن گرمی کے دنوں میں پہاڑ بہ نسبت سمندر کے زیادہ گرم ہو جاتے اور جب مغربی بخارات سے لدی ہوا پہاڑ کی گرم ہوا سے مس کرتی ہو تو گرمی کے باعث بحری ہوا کے ذرات آب پتلے پڑ جاتے اور منتشر ہو جاتے ہیں۔ ماسوائے اِس کے ایام گرما میں شمال کی طرف سے خشک ہوائیں بہنے لگتیں جو بخارات کو جذب کرکے سُکھا دیتی ہیں۔ اگر یہہ ہوائیں خشک ہونے کے بجائے تر بھی ہوتیں تو بھی گرم قطعوں میں آکر اُن کی طراوت خشکی سے بدل جاتی اور یوں بارش موقوف ہو جاتی "سمت شمالی سے سونے کی سی تجلی آتی ہے" (ایوب ۳۷: ۲۲) شرقی ہوا یا جنوبی ہوا گرم اور خشک صحرا سے آتی اِس لئے وہ نباتی اور حیوانی زندگی دونوں کو پژمردہ بنا دیتی اور سُکھا دیتی ہے" اور جب تم معلوم کرتے ہو کہ دکھنیا چل رہی ہے تو کہتے ہو کہ لُو چلیگی اور ایسا ہوتا بھی ہے" (لوقا ۱۲: ۵۵) +

فلسطین کے قابل سکونت ہونے کا سبب۔ فلسطین قابل رہایش اور سکونت ہونے میں بحر اعظم اور پہاڑوں کا قرضدار ہے۔ اگر یہ نہ ہوتے تو یہ بھی ارد گرد کے بیابانوں کی مانند بن جاتا کیونکہ اِس کی زرخیزی اور سرسبزی صرف انہیں پر منحصر ہے۔ سمندر اسکے لئے گویا تالاب ہے جس سے ہوا کے وسیلے یہ بخارات کھینچتا اور پہاڑ اِن بخارات کو بارش میں بدل کر زمین کو سیراب کرتے ہیں +

۱۱۔ تقسیم۔ یشوع کے زمانہ میں اسرائیل کی سرزمین متفرق فرقوں میں تقسیم ہوئی

اور ہر حصہ اپنے فرقہ کے نام سے نامزد ہوا۔ موسیٰ کے حکم کے مطابق روبن۔ جد اور آدھے
فرقہ منسی نے یردن کے مشرق سکونت اختیار کی۔ چنانچہ روبن کی ملکیت جنوب
میں۔ جد کی وسط میں اور نصف منسی کی شمال میں تھی۔

باقی فرقے یردن کے مغرب میں آباد ہوئے چنانچہ نفتالی۔ آشر اور زبلون شمال
میں۔ اشکار۔ نصف منسی اور افرائیم وسط میں۔ دان ساحل بحر پر اور بنیامین
یہوداہ۔ اور شمعون جنوب میں زمین گیر ہوئے۔

تقسیم تفریق سلطنت پر سلیمان کی موت کے بعد مذکورہ بالا ترتیب بدل
گئی۔ شمالی فرقوں نے جنوبی فرقوں سے علیحدہ ہو کر ایک نئی اور خود مختار
بادشاہت کی بنا ڈالی جسکو اسرائیل کی یا کبھی افرائیم کی بادشاہت سے جو اس
میں بڑا دخل رکھتا تھا ملقب کرتے تھے۔ جنوبی حصے کو یہوداہ کی بادشاہت
یا فقط یہوداہ کہتے تھے۔ انجیلی زمانہ میں رومی حکومت کے ماتحت یہ ملک
جلیل۔ سامریہ۔ یہودیہ اور یردن کے مشرق پیریہ* میں منقسم ہو گیا فینیکی
شمال مغربی ساحل کا علاقہ اُن دنوں میں اسرائیلی مُلک کا حصہ تصور نہیں کیا جاتا تھا
جلیل دو حصوں یعنی جلیلِ فراز اور جلیلِ نشیب پر منقسم تھا۔ جلیلِ فراز میں نفتالی
کا شمالی حصہ اور جلیلِ نشیب میں نفتالی کا وہ حصہ جو دریائے جلیل کے مغرب
واقع تھا مع زبلون اور اشکار کی ملکیت کے شامل تھا۔

سامری اور سامریوں کا خارج ہونا۔ سامریہ جو در اصل منسی کے آدھے
فرقہ اور افرائیم کے مقبوضات سے مشترک تھا یہودی ریتیوں کے باطل توہمات
وجہ سے سرزمینِ اسرائیل کا حصہ نہیں سمجھا جاتا تھا بلکہ اہلِ سامریہ غیر
قوموں کی مانند خیال کئے جاتے تھے۔ یہوداہ کی بابلی اسیری سے واپسی
پر سامری رد اور خارج کئے گئے۔ جب اہلِ اسور شمالی بادشاہت کے استیصال

* نوٹ۔ بلحاظ سیاست پیریہ جلیل سے متعلق تھا

کے کوہستانی علاقے کی وادیاں ہوتی تھیں۔ بعضے وقت فلسطی مُلک کے عین وسط میں
بھی گھس آتے تھے (قاضی ۱۳: ۱ و ۱۶: ۲۱ و ۳۰۔ ۱ سموئیل ۴ و ۵ و ۶ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۷
و ۲۸ و ۲۹ ابواب) چونکہ فلسطی ایسی زمین میں جو مصر اور بابل کی فوجوں کی رہگذر
تھی رہتے تھے اس لئے اِن کی آمدورفت نے اُن کا نام ونشان تاریخ کے صفحہ
سے مٹا ڈالا اور صرف فلسطیہ یا فلسطین یعنی مُلک کا نام اُن کی یادگار میں باقی رہ
گیا فلسطیوں کے بڑے بڑے شہر عزا۔ اسقلون۔ اشدود۔ اکرون اور جات تھے

فلسطیہ کے شہر۔ عزّا۔ اِس ملک کے جنوب مغربی کونے میں سمندر سے
تین میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی کے اوپر واقع ہے۔ یہہ شہر پُرانے وقتوں سے
ابتک بڑا مشہور چلا آیا ہے اِس کا خاص سبب یہہ ہے کہ یہ صحرا میں داخل ہونے سے
پیشتر فلسطین سے مصر کو جانے والی راہ پر منزل گاہ ہے۔ بائیبل میں بارہا اِس
کا ذکر آتا ہے (پیدا ۱۰: ۱۹۔ یشوع ۱۰: ۴۱ و ۱۱: ۲۲ و ۱۳: ۳ و ۱۵: ۴۷۔ قاضی
۱: ۱۸ و ۱۶: ۲۱۔ اعمال ۸: ۲۶)+

اسقلون۔ فلسطیوں کے پانچ شہروں میں سے یہی ایک شہر سمندر کے
کنارہ پر واقع تھا۔ اِس کے گرد ونواح کی زمین جو ایک وقت انگوروں کے لئے
مشہور تھی بڑی زرخیز ہے۔ یہہ شہر بھی جہادوں (کیروسیڈس) کے متعلق بڑے
بڑے واقعات میں شہرت رکھتا ہے+

اشدود۔ حصین شہر ہے جو سمندر سے تین میل پر مصر اور مشرق کے مابین
کی سڑک پر واقع ہے۔ یہہ مقام دجون یعنی مچھلی دیوتا کی پرستش کا صدر مقام تھا۔
سیمٹیکس شاہ مصر نے ۲۹ سال کے محاصرہ کے بعد اسے فتح کیا+

اکرون۔ وادئ سورک میں ایک شہر تھا جہاں عہد کا صندوق بیت شمس
کی واپسی سے پیشتر لایا گیا (۱ سموئیل ۵: ۱۰) یہہ دونو شہر ایک سیدھی سڑک کے

ذریعہ باہم ملے ہوئے تھے +

جات - یہانتک تباہ ہوگیا کہ اِس کی جائے وقوع بھی معلوم نہیں - غالباً یہ اشدود سے دس میل مشرق کی طرف یہوداہ کے پہاڑوں کے دامن میں ہوگا (۱-سیموایل ۱۷: ۴ و ۲۳) +

سڑکیں اور راستے - ساحلِ بحر دونوں انجاموں پر کھلا ہی اور اِس کی لمبائی میں سفر کے لئے کوئی روک نہیں ہی - اِس کے بیچ سے ہوکر ایک طرف عرب اور مصر اور دوسری طرف فلسطین - دمشق اور مشرق کے دُور کے مُلکوں میں جاسکتے ہیں - اسی رستہ کی خاک کو صدیوں سے دنیا کے سوداگروں اور تجاروں کے کاروان اور جنگی فوجوں کے بیڑے روندتے رہے +

کاروانی راستہ جو میدان کے بیچ سے جاتا سرون میں سے ہوکر عزّا اور اشدود سے بیابان کو نکل گیا ہی - اشدود کے شمال میں دو سڑکیں تھیں ایک ساحل کی طرف سے یافہ اور قیصریہ کو اور دوسری بھیتروار اکرون - رملہ اور لدّا سے گذرتی تھی +

ایک آسان اور ممکن رستہ جو سرون اور فلنیکی کے درمیان تھا کرمل کی راس سے گھوم کر سمندر کے کنارے سے لگا ہوا جاتا تھا - اسی راہ سے رچرڈ شیر دل اور نپولین اپنی اپنی فوجیں لے گئے - عام راہ کرمل کے جنوب مشرق میں تال کیمون اور وادیٔ قسون کے قریب تھی +

وادیٔ یردن اور دمشق کا رستہ وادیٔ نر کے پاس سے جاتا اور دوتین کے میدان میں ہوکر جنین پر اسدرلون میں داخل ہوتا ہی - اسماعیلی سوداگر اسی راہ سے گذر رہے تھے جبکہ وہ یعقوب کے بیٹوں سے دوتین میں دوچار ہوئے (پیدا ۳۷: ۲۵) کرمل کی اِس انتہا سے اور راستے بھی جاتے ہیں +

۱۹ : ۴۰ - ۴۸) اہلِ دان کے عارضی اور چند روزہ قیام کے سبب اِس جگہ کا نام
"دان کا خیمہ" پڑگیا (قاضی ۱۳ : ۲۵ و باب ۱۸) فرقۂ دان کا ہیرو (بہادر) سمسون وہ
میں پیدا ہوا اور وادیٔ سورہ میں اپنی طاقت اور شجاعت کے عجیب وغریب کرتب
دکھاتا رہا۔ اس وادی کے پڑوس میں وہ فلسطی عورت رہتی تھی جس نے اپنے حسن و
جمال کے جادو سے سمسون کا دل مسخر کیا۔ وہ وادی جس میں اُس نے تین سو
سیاروں کی دُموں میں جلتی مشعلیں باندھکر کھیتوں میں چھوڑ دیا یہاں سے بہت
دُور نہیں تھی (قاضی ۱۵ : ۴ و ۵) +

سورہ کے جنوب میں بیت شمس واقع ہے جہاں پر عہد کا صندوق رکھا گیا تھا
اِس جگہ سے وہ کھیت بخوبی نظر آتے ہیں جہاں سے درو کرنے والوں نے صندوق
کے لانے والی گایوں کو دیکھا (۱ سیموایل ۶ باب) ریل گاڑی جو یافہ اور یروسلم
کے درمیان ہے وادیٔ سورہ ہی سے گذرتی ہے +

وادیٔ السّور یا وادیٔ ایلہ۔ یہ وادی جنوب کی طرف سفیلہ میں ہوکر
اُس میدان میں جا پہنچتی ہے جس کی نسبت گمان کیا جاتا کہ وہاں داؤد نے جاتی جولیاتھ
کو مارا تھا اِس میدان سے جانبِ کوہستان دُو وادیاں پھٹ جاتی ہیں ایک
(جِندی) جانب بیت لحم اور دُوسری (سُور) جانبِ حبرون۔ وادیٔ سُور سے
آگے اگر تم اوپر کو جاؤ تو تمہیں اپنے داہنے ہاتھ پر غاروں کا سلسلہ ملیگا اِن
غاروں میں بعض مصنفوں کے گمان کے بموجب اُدولام کا مغارہ ہے جہاں داؤد
چار سو جوانوں کے ساتھ چند یوم رہا (۱ سیموایل ۲۲ : ۱ و ۲) +

موجودہ حالت۔ سفیلہ میں کئی چھوٹے چھوٹے گاؤں اور گذشتہ
زمانہ کے دیہاتوں کے کھنڈر بکثرت ہیں۔ چٹانی پہاڑیوں پر تاک اور تیل نکالنے
کے کولھو جو قدیم وقتوں کی صنعت اور دستکاری کا پتہ دیتے اور خراب و خستہ

خانقاہوں۔ گرجاگھروں اور دیگر پرانی عمارتوں کے کھنڈر جو پرانے زمانوں کے
فنِ تعمیر کے ایمار ہیں پائے جاتے ہیں۔ اِن کے علاوہ پہاڑیاں جو لائم سٹون
(چونہ کا پتھر) کی بنی ہیں شہد کے چھتوں کی طرح غاروں سے جو کم و بیش انسانی
ہاتھوں سے بنی ہیں بھری پڑی ہیں۔ یہ تمام چیزیں اِس خطّہ کی بوقلمون تاریخ کی
شاہد ہیں۔ مسیحی زمانہ کی ابتدا میں رسولوں اور منادوں نے اِس کے شہروں کے
گلی کوچوں میں انجیلی برکتوں کی خوشخبری دی۔ پطرس جو لُدا کے مقدسوں پاس
گیا یہاں کا پہلا مشنری نہ تھا (اعمال ۹: ۳۲) اِن دنوں کے بعد جب رومی
بادشاہوں کے ماتحت خوفناک ایذا رسانیاں شروع ہوئیں بہت مسیحیوں نے
اِس کی غاروں میں جن سے یہ جگہ بھری پڑی ہے پناہ لی۔ جو علاقہ اپنی غاروں کے
لئے مشہور ہے جنوب میں بیت جبرون کے قریب واقع ہے۔ اِس کے جوار میں
۶۰ غاریں ہیں جن کے بیچ تم حجروں۔ کمروں اور ستون دار دالانوں میں جو چھوٹے
اور بڑے بڑے راستوں سے آراستہ ہیں گھنٹوں اِدھر اُدھر پھر سکتے ہو" (جارج
ایڈم سمتھ) *

پانچواں باب

جلیل کے بیان میں

لفظِ جلیل کے معنی گول شے۔ حلقہ اور احاطہ ہیں۔ پہلے پہل یہ نام اسرائیل کی سرزمین کے شمال شرقی چھوٹے سے صوبہ کو دیا گیا تھا لیکن بعد میں ایک وسیع علاقہ کے لئے استعمال ہونے لگا (یشوع ۲۰: ۷)+

چھوٹا اور ابتدائی جلیل اپنی تاریخ کے ایک موقع پر ایسے لوگوں سے آباد تھا جو اصل ونسل میں یہودی نہ تھے اسواسطے اِسے "غیر قوموں کا جلیل" کہنے لگے (یسعیاہ ۹: ۱) وہ بیس شہر جو سلیمان نے حورام شاہِ صور کو دئے زیادہ تر غیر قوموں سے آباد تھے (۱-سلا ۹: ۱۱)

طول وبلد۔ بڑا جلیل شمال میں لیونطس کے عمیق درہ سے محیط تھا اور اس کا رقبہ وادی یردن کی مشرقی اور اسدرلون کے میدان کی جنوبی حد تک پھیلا ہوا تھا ملک موعود کی غربی سرحد اگرچہ بحرِ اعظم تک تھی مگر ساحل کا ملک غیر قوموں ہی کے زیر قبضہ تھا۔ جلیل میں کوہِ کرمل اور بحیرہ جلیل کے شرقی کنارے بھی شامل تھے۔ اِس کا طول شمال سے جنوب تک ۵۰ میل عرض مشرق سے مغرب تک ۳۰ میل اور کل رقبہ قریباً ۱۶۰۰ مربعہ میل تھا۔ وہ خطہ جو لیونطس اور دریائے جلیل کے شمالی گوشہ کے مابین متوازی چلا گیا ہے جلیل فراز میں داخل اور ۲۰۰۰ فٹ اونچے حدب پر مشتمل ہے اِس کی جنوبی سمت کے

ساتھ کہیں وادیاں اور کہیں پہاڑ ہیں جن کی بلندی ۲۵۰۰ فٹ سے ۳۰۰۰ فٹ تک ہے۔ جلیل نشیب بہت کم اونچا ہے اس کے میدان ۷۰۰ فٹ اور پہاڑ ۴۰۰۰ فٹ بلند ہیں۔ جلیل کے پہاڑی علاقے سمندر کی لہروں کی طرح مشرق اور مغرب میں درجہ بدرجہ وادیاں اور ٹیلے پیدا کرتے چلے جاتے ہیں +

پہاڑ۔ کوہ طبور (۱۸۴۳ فٹ) تاریخی شہرت کا مخروطی شکل اور عدیم المثل پہاڑ دیگر پہاڑیوں سے الگ اسدرلون کی وادی کے شمال مشرق میں بڑے تزک وشان سے کھڑا ہے (یرمیاہ ۴۶ : ۱۸؛ زبور ۸۹ : ۱۲) سیسرا کے خلاف لڑائی کے موقعہ پر دبورہ اور برق نے اپنی فوجیں اس پر جمع کیں (قاضی ۴ : ۶-۱۲) بعض اشخاص نے کوہ طبور کو صورت کی تبدیلی کا پہاڑ سمجھا لیکن معتبر اور مستند شہادتیں یہ خصوصیت کوہ حرمون سے منسوب کرتی ہیں +

حرمون اصغر (۱۸۰۰ فٹ) جسے قاضیوں کی کتاب میں مورہ کی پہاڑی کہا ہے (قاضی ۷ : ۱) دریائے جلیل کے جنوب مغربی میدان سے سربلند ہو رہا ہے۔ اس کے شمالی ڈھلوان پر عین دور واقع ہے۔ قرب وجوار کی پتھریلی پہاڑیاں غاروں سے معمور ہیں۔ ان میں سے کسی میں وہ جادوگرنی رہتی تھی جس کے پاس ساؤل گیا (۱۔ سیموایل ۲۸ : ۷-۲۵) عین دور جلبوعہ سے جہاں ساؤلی لشکر خیمہ زن تھا سات آٹھ میل پر ہوگا +

سلسلۂ ناصرت۔ اسدرلون کے شمالی کناروں سے زینہ نما اٹھتا اور پھر شمال ومغرب میں رفتہ رفتہ ڈھلوان ہوجاتا ہے +

مختصر تاریخ۔ جلیل بھی دیگر پہاڑی اضلاع کی طرح لائم سٹون سے مشترک ہے۔ بحیرہ جلیل کا خطہ جیسا کہ زمین کی سطح پر لاوا کے بکھرنے اور جھیل

اسکے اردگرد کے گرم چشموں سے ظاہر ہوتا آتشخیز ہی۔ یہاں زلزلے بھی آتے
رہتے ہیں جلیل پُرآب اور زرخیز قطعہ ہی جس کے میدان اور وادیاں چراگاہوں
اور زراعت کے مناسب واقع ہوئے ہیں۔ پہاڑیاں جنگلوں سے ڈھکی ہیں
آشر اور نفتالی کے فرقوں کے متعلق یعقوب اور موسیٰ کی برکتوں میں اسکی بےنظیر
زرخیزی اور شادابی کی تعریف بڑی صفائی اور خوش اسلوبی سے کی گئی ہی۔
(پیدا ۴۹: ۲۰۔ استثنا ۳۳: ۲۳ و ۲۴) +

بنی اسرائیل کے فرقوں کی ابتدائی سکونت کے بعد پرانے عہدنامہ میں
جلیل کا بہت کم تذکرہ پایا جاتا ہی۔ کیونکہ ابتدائی ازمنہ کے علاوہ یہاں کے
بسنے والے فرقوں نے کوئی نمایاں حصہ قومی امور میں نہیں لیا۔ عہد جدید کی
مذکورہ جگہیں مثلاً ناصرت۔ نائین۔ قانا اور جھیل کے آس پاس کے شہر خاصکر
جلیل نشیب سے علاقہ رکھتی تھیں۔ ہمارے خداوند کی خدمت کا مرکز بھی
بموجب تین انجیل نویسوں کے زیادہ تر یہی خطہ تھا تمثیلیں اور تشبیہیں جو ہمارے
خداوند نے یہاں بیان کیں کسانوں۔ ماہی گیروں اور سوداگروں سے لی گئی
تھیں لیکن جو یہودیہ میں سنائی گئیں زیادہ تر چوپانی زندگی اور انگوروں کی
زراعت سے اخذ کیں +

باشندے۔ جلیل کے رہنے والے فرقے کشادہ دل اور دلاور طبع
تھے (قاضی ۵: ۱۸) ہمارے خداوند کے ایام میں یہ لوگ بسبب کم خلوت پسندی
اور متعصب مزاجی کے یہودیہ کے لوگوں کی نسبت زیادہ قابل تربیت تھے۔
ان لوگوں نے تہذیب و اخلاق میں غالباً بہت ترقی نہیں کی اس لئے ان کی
طرز گفتگو میں نرالاپن یا دہقانیت پائی جاتی تھی اور ان کا لب و لہجہ انہیں
اپنے یہودیہ کے بھائیوں سے جلد امتیاز کر دیتا تھا (مرقس ۱۴: ۷۰) ہمارے

خداوند کے شاگرد یہوداہ اور دوتین اور کے سوائے سب جلیلی تھے +

جلیل کے خاص مقامات جو زیادہ توجہ طلب ہیں قادس شونیم۔ ناصرت
قانا۔ نائین اور جھیل کے کناروں کے شہر ہیں (دیکھو باب ۹ کتاب ہذا) +

قادس یا قادس نفتالی۔ جلیل فراز میں۔ حصین اور پناہ کا شہر
تھا اور بنیز برق کی رہائشگاہ (قاضی ۴ : ۶۔ یشوع ۱۹ : ۳۲ و ۲۰ : ۷ و ۲۱ : ۳۲) +

شونیم۔ فرقۂ اشکار کے قرعہ میں آیا اور کوہِ طبور کے جنوب غالباً سات
آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اِس کی شہرت اور دلچسپی الیسع نبی کے
سبب ہے +

ناصرت۔ یوسف اور مریم کا گھر اور ہمارے خداوند کی پرورش کی
جگہ اسدرلون کی سرحدی پہاڑیوں کے بیچ ایک قاب نما وادی میں واقع تھا
پہاڑیوں سے محیط ہونے کے علاوہ اُس شاہراہ کے قریب تھا جو جنوبی فلسطین
اور شمال مشرقی ملکوں کے درمیان تھی اور جس کا شمالی سرا کوئے سبزہ میں سے
جاتا تھا۔ ناصرت کے متصل کی پہاڑیوں پر سے شمالی فلسطین کی بہت سی مشہور
جگہیں دکھائی دیتی ہیں +

قانائے جلیل۔ کفرناحوم کے پاس ایک بلند ٹیلے پر واقع تھا
(یوحنا ۲ : ۱ و ۱۲ و ۴ : ۴۶) اور ناصرت سے عنقریب چار میل۔ اِس مقام
نے ہمارے خداوند کے پہلے معجزہ اور نتھانی ایل کا مولد بننے کے سبب شہرت
پیدا کی (یوحنا ۲ : ۱ و ۱۱ و ۴ : ۴۶ و ۲۱ : ۲) +

نائین۔ حرمونِ اصغر کے شمال مغربی دامن میں واقع تھا ہمارے خداوند
نے اِس جگہ بیوہ کے بیٹے کو زندہ کیا (لوقا ۷ : ۱۱) شمال مغرب کی گاؤں کو جانے
والی پہاڑی راہ کے اردگرد غاریں ہیں جو بطور قبروں کے استعمال کیجاتی تھیں +

راستے اور سڑکیں۔ جلیل ایسے ممالک کے درمیان واقع تھا جن کے بیچ تجارت کی بڑی گرم بازاری تھی۔ اِن ملکوں کے ساتھ اسکے تعلقات اُن راستوں کے ذریعہ قائم تھے جو پہاڑوں اور میدانوں میں سے جاتے تھے۔ رومیوں کی بنائی بعض پرانی سڑکیں ابتک باقی ہیں۔ ایک بڑی تجارتی سڑک وہ تھی جو دمشق سے حرمون کو آتی اور پھر جلیل فرازیں ہوکر کفرناحوم تک جاتی تھی ایک وقت محصول لینے والا متی رومی محصول جمع کرنے کے لئے اِس جگہ بیٹھا کرتا تھا۔ یہاں سے یہہ سڑک اسدرلون میں ہوکر ساحل بحر تک چلی جاتی ہے۔ اور سڑکیں بھی تھیں جو فینیکی اور دمشق کے مابین جلیل سے گذرتی تھیں +

چھٹا باب

دربیان اسدرلون

وجہ تسمیہ۔ لفظ اسدرلون یزرعیل کی یونانی صورت ہے جس کے معنی "خدا کی تخم ریزی" کے ہیں۔ یہ نام اِسے بلاشبہ اپنی سرسبزی اور نباتات کی زیادتی اور عمدگی کے باعث دیا گیا۔ اِس میدان کے بڑے حصہ کو بائبل میں مجدّو کا میدان کہا گیا ہے +

طول وبلد۔ اسدرلون کا میدان جو سطح بحر سے اوسطاً دو سو فٹ بلند ہے غربی کوہستانی اضلاع کے دو حصے کر دیتا ہے۔ اِس مثلث نما میدان کا ایک زاویہ قسون کے دہانہ سے نو میل تال الکیس پر دوسرا سامریہ کی پہاڑیوں کے زیر دامن این غنم یا جنین پر اور تیسرا کوہ طبور پر ہے۔ جنوب مغربی ضلع جو کرمل کے پہلو سے مس کرتا چلا جاتا ۲۰ میل اور شرقی اور شمالی اضلاع میں سے ہر ایک پندرہ پندرہ میل ہے۔ سطح کی شکل وشباہت کے ہموارپن کو نشیب جگہوں نے جو پہاڑیوں میں اِدھر اُدھر دوڑتی اور اونچی نیچی ہو کر میدان میں داخل ہو جاتی ہیں خراب وخستہ کر رکھا ہے +

اسدرلون کو ایک خفیف سی اُبھری سطح یا آبشار نے جو یزرعیل اور شنیم کے درمیان ہے دو نابرابر ڈھلوانوں میں بانٹ دیا ہے۔ غربی اور طویل ڈھلوان میں اپنے معاونوں کے ہمراہ قسون کا نالا بہتا ہے۔ مشرقی ڈھلوان جو وادی

یزرعیل کے نام سے معروف ہے بارہ میل لمبا ہے اور اِس میں نہر جالد ایک تند اور تیز نالا بہتا ہے +

قیسون کا نالا - سال کے خشک حصہ میں صرف ایک چھوٹا سا نالا رہ جاتا ہے اِس کے اکثر معاون برساتی نالے ہیں جو گرمی کے موسم میں تو بالکل خشک ہو جاتے لیکن برسات کے آتے ہی اُن نالوں کی بدولت جو آس پاس کے پہاڑوں سے ٹکراتے اور تیزی کے ساتھ بہتے قیسون سے مل جاتے ہیں اِس کی کشادگی اور شور و غل دوبالا ہو جاتے ہیں - اِس وقت موجوں کی تیزی سے اِس کا طاس ایسا گہرا ہو جاتا ہے کہ گذرنا محال اور پُر خطر ہے +

اسدرلون کی زمین - چکنی - زور آور اور اناج کی پیداوار اور چراگاہوں کے حق میں بڑی مفید ہے - برسات میں میدان کے اکثر حصوں کے بیچ دلدلیں اور مرطوب جگہیں پیدا ہو جاتی ہیں +

جائدادِ مشترکہ - اسدرلون کے کھلے پھاٹک ہر قسم کے آدمیوں کی آمد و رفت کے لئے کھلے ہیں خواہ چرواہے ہوں جو اپنے گلوں کے لئے مرغزاروں اور چراگاہوں کی تلاش میں اِدھر اُدھر پھرتے یا لوٹ مار پیشہ ہوں جو اپنے شکار پر منڈلاتے ہیں - مُلکِ فلسطین کی رزمگاہ اور جنگی فوجوں کی گذرگاہ یہی میدان تھا جس کے راستہ کی گرد کو مشرق اور مغرب کی فوجیں ہر زمانہ میں روندتی رہیں - چند لڑائیاں جن کا منظر یہ میدان تھا مختصراً پیش ہیں +

دبورہ کی فتحیابی - قاضیوں کے ابتدائی زمانہ میں کنعانیوں کے اِس میدان پر قابض ہونے سے شمالی فرقے جنوبی فرقوں سے علیحدہ ہو گئے - اِن دِنوں میں دبورہ متوطنہ کوہ افرائیم اور برق ساکن قادس نفتالی نے اپنی جمعیت کوہ طبور پر فراہم کی (قاضی ۴: ۵ و ۶ و ۱۲ و ۱۴) سیسرا اپنی فوج اور رتھوں سمیت

میدان میں پڑا تھا۔ لڑائی کے موقعہ پر موسلا دھار بارش شروع ہوئی جس سے
رتھیں اور گھوڑے کیچ میں دھس گئے (قاضی ۵: ۲۰-۲۲) سیسرا پیادہ پا
مشرق کی طرف بھاگا اور یاعیل حبر قینی کی بیوی کے ہاتھ میخ کی گھاٹ بجر فنا
میں اُتار گیا (قاضی ۴: ۱۱ و ۱۷-۲۱) رو دِقیسون وادی کے مغرب کی طرف
بھاگتی فوج کو بہا لے گئی (قاضی ۵: ۲۱) +

جدعون کی فتحمندی - اِس معرکہ کو گذرے ابھی بہت روز نہ ہوئے
تھے کہ اسرائیلی تاریخ میں وادیٔ اسدرلون کے بیچ ایک تازہ جنگ چھڑی۔ مدیانی
غارتگری اور لوٹ مار کے ارادہ پر مشرق سے آکر حملہ آور ہوئے (قاضی ۶: ۲-
۶ و ۱۱) جدعونی سپاہ جلبوعہ کے شمالی ڈھلوان وادیٔ یزرعیل کے سرے پر
جمی تھی اور مدیانی فوج مورہ کی پہاڑی کے مقابل وادی میں خیمہ زن تھی
(قاضی ۷: ۱) اُن تین چشموں میں سے جو جلبوعہ کی چٹان سے نکلتے اور جدعون
کے قدموں کو چومتے وادی کے بیچ اٹکھیلیاں کرتے چلے جاتے تھے ایک کے
پہلو میں ہیرود کا مشہور کنواں تھا جہاں جدعون اپنے لشکر کو لایا اور اُن میں
سے صرف تین سو سورما جوان منتخب کئے (قاضی ۷: ۱ و ۴-۶) اِن تین سو جانبازوں
اور بہادروں نے مدیانیوں کے ٹڈی دل لشکر کو بھگایا اور وادیٔ یزرعیل سے
رگیدتے اور دریائے یردن کو بیت عبارہ پر عبور کرنے کو جلعاد تک اُنہیں
لے گئے (قاضی ۷: ۲۴ و ۲۵) +

ساؤل کی شکست - اِس میدان میں ایک اور لڑائی جس میں ساؤل
اور یونتن قتل ہوئے رُونما ہوئی۔ فلسطی جو ہمیشہ سے اسرائیلیوں کی پسلیوں
کے کانٹے رہے ہیں ساحل بحر سے یلغار کرتے غالباً مجدو کے راستہ اسدرلون
میں آئے اور کوہ جلبوعہ کے سامنے شونیم پر ڈیرے ڈالدئے۔ ساؤل اسرائیلی

لشکر کے ساتھ کوہ جلبوعہ پر ٹوٹ گیا (اسموئیل ۲۸ : ۴) اِس موقعہ پر ہمیں ساؤل کا وہ قصہ یاد آتا جس میں ہم پڑھتے ہیں کہ وہ حریف کے خیمہ و خرگاہ کے پاس سے لق و دق میدان کو پیچھے ڈال آدھی رات کی تاریکی میں سات آٹھ میل کا پیادہ پا سفر کر کے اُس جادوگرنی کے پاس جاتا جو عین دور میں رہتی تھی تاکہ اپنے انجام کی نسبت روشنی حاصل کرے (اسموئیل ۲۸ : ۷-۲۵) خدا فراموش بادشاہ کو اُس رات قدرے تسلی اور شانتی میسّر آئی۔ ضرور نہیں کہ ہم یہاں اُس کل واقعہ کا احوال لکھیں فلسطی فتحمند ہوئے اور ساؤل اور اُس کے بیٹے میدان میں کھیت رہے اور اُن کی بے سر لاشیں افسوس! وادی یزرعیل کے دامن میں بیت شان کی دیواروں کے پھاٹکوں پر لٹکائی گئیں۔ (اسموئیل ۳۱ باب)+

یوسیاہ اور فرعون نکوہ۔ اسرائیلیوں کو اسدرلون میں ایک اور بلا کا سامنا اُس وقت کرنا پڑا جب فرعون نکوہ مصر کا بادشاہ شاہِ بابل سے لڑنے کے لئے ساحل بحر کی سمت فلسطیہ اور سرون میں سے نکلا ہو کر تا او پہاڑی راستوں کو سمیٹتا مجدّو پر آ ڈٹا (۲ سلا ۲۳ : ۲۸ و ۲۹- ۲- تواریخ ۳۵ : ۲۰-۲۵) اِس وقت یوسیاہ شاہِ یہوداہ نے کوشش کی کہ اُسے میدان کے بیچ سے گذرنے نہ دے لیکن اِس مزاحمت میں خود زخم کاری کھایا اور جان بحق تسلیم ہوا۔ یوسیاہ نیک بادشاہ اور اپنے زمانہ کا بڑا ریفارمر (مصلح) تھا تخت سلطنت شاذ ہی اُس کی مانند اشخاص کے پاؤں چومے ہونگے! اِس لئے تمام یہوداہ اور یروشلم نے اُس کے لئے ماتم کیا۔ یرمیاہ نبی نے بھی یوسیہ پر نوحہ کیا" پر لوگوں کے آنسوؤں کو اُس نے اُن مصیبتوں کے واسطے جو اُن پر آنیکو تھیں روک رکھنے کا حکم دیا اور کہا +

[illegible] ے کے لئے مت روؤ اور نہ اُس کے لئے نوحہ کرو +
[illegible] س کے لئے جو چلا جاتا زار زار روؤ +
[illegible] وہ پھر نہ آئیگا اور نہ اپنے وطن کو دیکھیگا" (یرمیاہ ۲۲: ۱۰) +

[illegible] **لڑائیاں** ۔ اور لڑائیاں جو یہاں ہوئیں اُن کے مفصّل بیان کی
[illegible] ئش نہیں مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ یاہو جوش میں بھرا جلعاد سے روانہ ہوتا اور
[illegible] زرعیل کو طے کرکے یہوداہ اور اسرائیل کے بادشاہوں کے سروں کو
[illegible] کے سرے پر تن سے علیحدہ کر دیتا ہے۔ (۲ سلا ۹: ۳ و ۱۶-۲۷) اور لڑائیاں
[illegible] موقعوں پر یہاں ہوئیں مکابیوں ۔ رومیوں ۔ عربیوں ۔ جہادیوں
[illegible] رس) اور نپولین کی لڑائیاں ہیں +

[illegible] مگدون ۔ اُس جنگ و جدل پر جو صداقت اور بطالت کے بیچ ہمیشہ
[illegible] چلا آتا ہے یوحنا رسول غور کرتے ہوئے اسدرلون کی تصویر جو اُس کی
[illegible] یخ کا عرصۂ جنگ رہا تھا ہرمگدون کے نام سے کھینچتا ہے جہاں بطالت
[illegible] یں صداقت کے خلاف صف آرائی کرتی ہیں (مکاشفہ ۱۶: ۱۴-۱۶) +

ساتواں باب

سامریہ کے بیان میں

سامریہ کی مختصر تاریخ - نئے عہد نامہ کا سامریہ پرانے عہد نامہ کا کوہِ افرائیم ہے- اِس میں افرائیم- نصف منسی اور دان کے فرقوں کی میراث تھی غربی پہاڑوں کا یہی کشادہ اور کھلا جنوبی حصہ ہے جس میں آسانی سے آ جا سکتے ہیں- اول ہی اول کنعان کے ملک میں داخل ہونے پر ابراہام یہاں ٹھہرا پھر یعقوب نے فدان ارام سے واپس آ کر اس جگہ چند عرصہ بود و باش کی پرانے عہد نامہ کے بڑے بڑے واقعات اکثر اِسی کی حدود میں واقع ہوئے- شمالی بادشاہت کی اسیری کے بعد بہت سے اجنبی لوگ لا کر بسائے گئے- سن عیسوی کے بہت پہلے یہ خطہ مقدس سرزمین کا حصہ بننے سے خارج اور ہر سچے اسرائیلی کی مذہبی حقارت کا نشانہ ہو گیا +

حدودِ اربعہ - سامریہ کی شمالی حد اسدرلون کے جنوبی کنارہ سے ملی تھی- شرقی سرا یردن اور مغربی سرون کا مشرقی کنارہ تھا- جنوبی حد غیر مقرر تھی تو بھی معمولی حد ٹھیک بیت ایل کے جنوب تک جاتی تھی- ابتدائی جنوبی سرحد جو کم و بیش سلطنت کی تقسیم کے وقت سے اسیری تک جاری رہی یردن کے ڈھال سے رُخ وادی سُوئینیت اور ساحلِ بحر کی طرف وادی عجلون کو چھوتی تھی- بابل کی اسیری سے لوٹ کر اہل یہود یہ رفتہ رفتہ شمال کی طرف بڑھنے

لگے یہانتک کہ ہمارے خداوند کے زمانہ میں شمالی بادشاہت کا خاصہ حصہ یہود
میں ملا لیا گیا اور اِس وقت سامریہ کی وسعت بمشکل ۲۵ میل رہ گئی۔ لیکن
اِس تھوڑی وسعت میں سے گذرنا بھی بنی اسرائیل کیلئے نفرت انگیز امر تھا اِس
واسطے جلیل کے جاتری یروسلم کو آتے وقت عموماً دریائے یردن کو پہلے بیت
شان کے گھاٹ پر اور پھر وادیٔ یردن میں ہوکر یریحو کے قریب دوبارہ عبور
کر لیتے تھے +

قدرتی نظارے۔ سامریہ کی اوسط بلندی سطح سمندر سے ۲۰۰۰ فٹ
اور زیادہ سے زیادہ ۳۰۰۰ فٹ ہے اور اِس میں عموماً پہاڑوں کے بجائے
مُرتفع اراضی کے سلسلے اونچی اونچی وادیاں اور میدان بنا رہے ہیں شمالی
نصف حصہ شمال مشرق اور مغرب کی طرفوں پر کھلا ہے اور ساحل بحر کے میدان
اور وادیٔ یردن کی طرف آہستہ آہستہ ڈھلوان پہاڑیوں اور کھلی وادیوں
میں نیچا ہوتا جاتا ہے۔ شمالی سمت کے میدانوں کے بیچ زمین نیچا اور پھوڑ
اسدرلون تک چلی جاتی ہے۔ سامریہ کا جنوبی نصف حصہ مشرق اور مغرب
کی طرف عمودوار پہاڑیوں اور اونچی اور ناہموار وادیوں سے گھرا ہے +

پہاڑ اور بلند جگہیں۔ کوہ کرمل۔ جلبوعہ۔ عیبال۔ گرزیم اور بعل حصور
ہیں +

کرمل۔ بے نظیر اور یگانہ سلسلہ بارہ میل لمبا ملائم لائم ستون کی گول
گول پہاڑیوں میں سامریہ کے پہاڑی اضلاع کو چھوتا اور کسی قدر کھلی وادیوں
میں تقسیم ہوتا چلا جاتا ہے۔ اِس کی اونچائی مختلف ہے۔ کرمل کا سلسلہ ۔۔ فٹ
اونچی راس میں ختم ہو جاتا اور ۲۰۰ فٹ چوڑا راستہ اپنے اور سمندر کے درمیان
چھوڑ دیتا ہے۔ جنوب مشرق میں جہاں یہ سلسلہ نیچی پہاڑیوں میں تقسیم ہوتا

وادی دو تین اور بہت اور تنگ گذرگاہیں واقع ہیں۔ اِس میں شہد کے
چھتے کی مانند پیچیدہ اور لمبی لمبی غاریں ہیں۔ شمالی بادشاہت کے دنوں
میں کرمل سامریہ سے متعلق تھا لیکن بعد میں جلیل سے متعلق ہوگیا +

کرمل کے معنی۔ لفظ کرمل کے معنی باغ یا رمنہ کے ہیں اور زبانِ
عبرانی میں اِس کے ماقبل حرف تعریف آتا ہے۔ اِس کو یہ نام اپنی زمین کی
عمدگی اور شادابی کے سبب اور سبزا پنے ہرے بھرے درختوں۔ رسیلے
میووں۔ خوشنما پھول اور بوٹوں اور دلربا نظاروں کے سبب سے جن کے
لئے سرون اور یہ مشہور ہیں دیا گیا (یسعیاہ ۳۵: ۲) کرمل ایسا مقدس تھا
جسکی طرف نہ صرف سچے خدا یہوواہ کے پرستار رجوع کرتے تھے بلکہ جھوٹے
معبودوں کے شیدائی بھی اِسی کو اپنا مرجع بنائے ہوئے تھے (اسلا ۱۸: ۱۹)

کوہِ جلبوعہ۔ خشک اور بنجر پہاڑ ہے جو زیادہ سے زیادہ ۱۷۰۰ فٹ
اونچا اسدرلون کی جنوبی سرحد کے ساتھ ساتھ عنقریب دس میل لمبا چلا گیا
ہے۔ اِس کی شہرت ساؤل اور اُس کے بیٹے یونتن کی شکست اور موت کے
دردناک واقعہ کے سبب ہے۔ اِس حادثہ سے وہ رقت انگیز مرثیہ پیدا ہوا جسکو
داؤد کا نوحہ کہتے ہیں (۲ سموا: ۱۷-۲۷) +

عیبال اور گرزیم۔ آبشار متوسط (سنٹرل واٹرسیڈ) کے کنارے
پر واقع ہیں اور اِن کا ذکر بار بار بائبل میں آتا ہے۔ یہ دونوں پہاڑ ایک
دوسرے سے ½۱ میل کے فرق پر ہیں۔ شمال کی طرف عیبال ہے جو سطح بحر
سے ۳۰۷۶ فٹ بلند ہے اور جنوب کی طرف گرزیم جو ۲۸۴۸ فٹ اونچا ہے
وادی جو ان دونوں کے بیچ ہے وادی سکم کہلاتی ہے۔ یہ پہاڑ لوگوں کے ایک
بھاری انبوہ کے اکٹھے ہونے کا منظر تھے جس کا بیان تاریخ میں ملتا چنانچہ

موسیٰ کے فرمان کے مطابق یشوع بنی اسرائیل کی تمام جماعت کو مردوں عورتوں
اور بچوں سمیت یہاں لایا۔ اِس وقت لاوی وادی میں کھڑے ہو کر شریعت
کی لعنتیں بدکاروں پر سُناتے تھے جس کے جواب میں عیبال کے چھ فرقے
"آمین" کہتے تھے پھر جب لاویوں نے نیکوکاروں کی برکتیں سُنائیں تو باقی
فرقوں نے جو گرزیم پر کھڑے تھے "آمین" سے جواب دیا (استثنا ۲۷ باب۔
یشوع ۸ باب) کچھ عرصہ بعد یشوع اپنی موت سے پیشتر آخری نصیحت اور صلاح
کے لئے لوگوں کو پھر یہاں لایا (یشوع باب ۲۴) گرزیم کے پہاڑ کے متعلق عجیب
حکایت یوتام اور اُس کی درختوں کی تمثیل ہے جو اپنے لئے بادشاہ ڈھونڈتے
تھے ہم آسانی کے ساتھ اِس منچلے سردار کی تصویر کھینچ سکتے جبکہ وہ ایک اُبھرے
ہوئے ٹیلے پر کھڑا اپنی ملامت بھری حکایت ناشکر گذار اہل سکم کو جو نیچے وادی
میں تھے سُنا رہا تھا اور کہ پھر کیونکر اُن کے غصہ اور غضب سے بچنے کے لئے فرار
ہو گیا (قاضی باب ۹) جب سامری یروشلم میں عبادت کرنے سے روک دئے
گئے تو اُنہوں نے اپنے واسطے علیحدہ ہیکل گرزیم پر بنائی۔ سامری عورت
نے خداوند سے باتیں کرتے وقت گرزیم کی طرف اشارہ کر کے کہا "ہمارے
باپ دادوں نے اِس پہاڑ پر عبادت کی" (یوحنا ۴: ۲۰) لیکن وہ ہیکل جس میں
اُس کے باپ دادے پرستش کرتے تھے ۱۷۰ برس پہلے برباد ہو چکی تھی۔
بعض علماء اِس بات پر متفق ہیں کہ وہ پہاڑ جس پر ابرہام اپنے بیٹے اضحاق
کو قربان کرنے کے لئے لے گیا گرزیم ہے (پیدائش باب ۲۲)

وادیٔ سکم۔ جو مشرق اور مغرب کی سمت ڈھلوان ہے عیبال اور گرزیم
کے درمیان واقع ہے۔ اِس کا قرب و جوار بڑا زرخیز ہے اور اپنے باغوں اور چشموں
کے سبب خوبصورتی اور دلفریبی میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ وادی کے بیچوں بیچ

وہ زمین ہے جو یعقوب نے حمور کے بیٹوں سے خریدی اور جو بعد میں یوسف کا دفن
بنی (پیدایش ۳۳: ۱۹- یشوع ۲۴: ۳۲) یعقوب کا کنوآں جس پر [illegible]
سامری عورت سے ملا یہیں ہے- چونکہ کنوآں گہرا ہے" اِس واسطے اُتارنے میں
بڑی دقت اور محنت لگی ہوگی- پانی کی بہتات کے سبب کنوئے کے بنانے
پر بڑا دلچسپ سوال برپا ہوتا ہے غالباً یعقوب نے دوسرے چرواہوں کے
ساتھ جھگڑے اور فسادوں کی چھیڑ چھاڑ سے بچنے کی خاطر مناسب جانا کہ اپنے
لئے نہج کے ذرایعہ آپ بنائے +

بعل حذر- (۳۳۰۰ فٹ) اِس ملک کے سب سے بلند مقاموں
میں سے ہے اور جنوب کی طرف کوہ گرزیم سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے
اِس جگہ ابی سلوم کی ملکیت تھی اور اُس نے بھیڑوں کے بال کترنے کے موقع
پر یہاں بھاری ضیافت کی اور اپنے بھائی عمون کو قتل کیا (۲-سیموایل
۱۳: ۲۳-۲۹) +

میدان اور وادیاں- واٹر شیڈ سے لگا ہوا ایک وسطی میدان
(سنٹرل پلین) یا میدانوں کا سلسلہ ہے جو چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے درمیان
ایک دوسرے کے ساتھ مس کرتا جانب شمال اسدرلون سے شروع ہو
ملک کے بیچ دور تک چلا گیا ہے- اِس میں کئی آڑی وادیاں ہیں جن میں سے
بعض مشرق کی طرف وادی یردن کو اور بعض مغرب کی طرف ساحلِ بحر کو
نکل جاتی ہیں +

دوتین کا میدان- اُن مغربی کم بلند پہاڑیوں کے بیچ ہے جو کرمل کو
بڑے بڑے پہاڑوں کے ساتھ ملاتی ہیں اِسی سبزہ زار میں یوسف نے اپنے
بھائیوں کو گلے چراتے پایا (پیدائش ۳۷: ۱۷) اِسی سمت میں جنوب کی

طرف چند میلوں پر **وادی الشعیر** (جَو کی وادی) ہے جو وادی سکم میں ہو کر ساحل
بحر کو چلی جاتی ہے۔ اِس کے جنوب میں **قانا کا نالہ** بہتا ہے جو افرائیم اور منسی
کی حدِ فاصل ہے (یشوع ۱۷: ۹)+

شہر سامریہ کے مشہور شہر اور قصبات یزرعیل۔ بیت شان۔ مجدو۔ سکم
ترضہ۔ سامریہ۔ بیت ایل اور سیلاہ ہیں +

یزرعیل۔ اِس شہر کو یہ نام بلاشبہ اُن زرخیز قطعاتِ اراضی کے سبب
دیا گیا جو اِس کے زیرِ دامن ہیں۔ یہ شہر کوہ جلبوعہ کے نیچے ایک پہاڑی پر
واقع ہے۔ اِس جگہ سے تم اپنی نظر اسدرلون کی وادی سے پرے مغرب کی طرف
کوہِ کرمل تک دوڑا سکتے ہو۔ شرقی فصیل کے مینار پر سے پہرہ دار بآسانی
نیچے وادی یزرعیل میں دور تک دیکھ سکتا ہے (۲۔سلا ۹: ۱۷) اخیاب
اور عزابیل نے اِس کو اپنی رہایش گاہ بنانے سے بڑی رونق اور شہرت بخشی
شاہی محل شرقی فصیل پر اونچی اونچی کھڑکیوں کے ساتھ جہاں سے نیچے کی
وادی بخوبی نظر آتی بڑے تزک وشان سے کھڑا تھا (۲۔سلا ۹: ۳۰) اِس فصیل
کے قریب ایک کھلی جگہ ہے جس میں شہر کے مُردہ جانوروں کی لاشیں پڑی رہتی
تھیں جن کو شہر کی صفائی کے جمعدار یعنی مربھو کے اور خونخوار کتّے صاف کیا
کرتے تھے۔ اِن دریچوں میں سے کسی ایک کی راہ سے یاہو کے حکم کے مطابق
عزابیل نیچے گرائی گئی اور اُس کی ریختہ اور شکستہ لاش کے گوشت اور لہو کو دیوار
کے پہلو میں کتّوں نے کھایا (۲ سلا ۹: ۳۰-۳۵) شہر کے نزدیک تین چشمے
ہیں جن میں سے ایک ہیرود کا مشہور کنواں نہرِ جالد کا سوتا ہے۔ (۱ سمو ۲۹: ۱
قاضی ۷: ۱)+

بیت شان۔ وادی یزرعیل کے دامن میں ایک وادی کے ماتھے

پر جو وادیٔ عزریا یہ دن میں اُترجاتی واقع ہے۔ یہہ شہر اگرچہ فرقۂ اشکار کی حد
میں تھا لیکن منسی کے فرقہ کے حصہ میں آیا۔ بہت عرصہ تک کنعانی اِس پر
قابض رہے (قاضی ۱: ۲۷) مکابیوں کے زمانہ میں اِس کا نام ستھوپولس
سے بدل گیا۔ آجکل یہاں پُرانے مندروں اور ایک اَمفی تھیٹر کے کھنڈر
باقی ہیں +

مجدّو۔ یہہ شہر اسدرلون کے جنوبی کنارہ پر واقع ہے۔ یہاں سے اُس
کاروانی راستہ میں داخل ہو سکتے ہیں جو مصر اور دمشق کے بیچ ہے +

سکم۔ وادی کی سب سے اونچی جگہ اور کوہ گرزیم کے دامن میں نہایت
خوبصورت اور پُرفضا مقام پر واقع ہے (دیکھو وادیٔ سکم کا بیان صفحہ ۳۸) یہہ
شہر یروشلم اور جلیل کی بڑی شاہ راہ پر بسا تھا اور اِس جگہ سے سڑکیں ہر طرف
دوڑتی تھیں۔ سکم اُن قدیم مقاموں میں سے ہے جن کا ذکر بائبل میں پایا جاتا
(پیدایش ۱۲: ۶ و ۳۳: ۱۸ و ۳۷: ۲۲) رحبعام کی تاجپوشی یہاں پر ہوئی اور
یربعام کے ماتحت یہہ مقام پہلے پہل شمالی بادشاہت کا پایۂ تخت بنا۔ (۱سلا
۱۲: ۱ و ۲۵) آخری دنوں میں یہ شہر نیاپولس (نیا شہر) کے نام سے جو نابلس کا
بدل ہے نامزد ہوا۔ عموماً خیال کیا جاتا کہ سُکار اور سکم ایک ہی ہیں لیکن کئی وجوہات
سے ثابت ہوتا ہے کہ سُکار ایک مختلف جگہ تھی جو سکم کے شمال و مشرق دو میل
کے فاصلہ پر واقع تھی +

ترضہ۔ اپنی خوبصورتی کے لئے مشہور اسرائیل کے بادشاہوں کا دوسرا
شاہی شہر تھا (غزل ۶: ۴ و ۱سلا ۱۴: ۱۷ و ۱۵: ۳۳) زمری ترضہ میں محصور
ہوا اور اسیری میں جانے کی آفت سے بچنے کے لئے محل کو آگ دیدی اور خود
جل کر راکھ ہوگیا (۱سلا ۱۶: ۱۸) اِس کی جائے وقوع کا صحیح پتہ نہیں چلتاتھا

غالب یہہ ہی کہ وہ سکم سے چند میل شمال و مشرق کو تھی +

سامریہ - اِس کی بنا عمری نے ڈالی اور دو مشقال چاندی کے بدلے خریدا (۱ سلا ۱۶: ۲۳ و ۲۴) یہہ خوش منظر مقام سکم سے کوئی چھہ میل کے فاصلہ پر ایک مستطیل پہاڑی کے اوپر واقع ہی - یہہ شمالی بادشاہت کا مستقل دارالحکومت تھا - اِس مضبوط شہر نے متواتر دو سخت محاصروں کا مقابلہ کیا یعنی ایک ۹۰۱ قبل از مسیح (۱ سلا ۲۰: ۱) اور دوسرا اِس کے نو سال بعد (۲ سلا ۶: ۲۴ تا ۷: ۲۰) ۷۲۱ قبل از مسیح میں تین سال کے محاصرہ کے بعد سلمنذر شاہ اسور نے اِسے فتح کیا (۲ سلا ۱۸: ۹ و ۱۰) سن عیسوی سے تھوڑا عرصہ پہلے ہیرودیس اعظم نے سامریہ کو نئے سرے سے تعمیر کیا اور سباسطے نام رکھا - ٹوٹے پھوٹے کھمبوں ستونوں اور سیلپایوں کے سلسلوں کے کھنڈرا اور ہیرودیس کی دیگر صنعتوں کے نشان ابتک باقی ہیں - اصل شہر مٹ مٹا گیا اور اُس کی جگہ چھوٹا سا گاؤں باقی رہگیا ہی +

بیت ایل - (خدا کا گھر) اسرائیل کی بادشاہت کا سرحدی شہر تھا (پیدا ۲۸: ۱۹ و ۳۵: ۱۴ و ۱۵) جو یہودیہ اور جلیل کی بڑی شاہراہ پر واقع تھا (قاضی ۲۰: ۳۱ و ۲۱: ۱۹) وادی یردن اور سرون کے راستے اِسی جگہ ملتے ہیں فلسطین میں مشکل سے کوئی دوسری جگہ مقدس واقعات کے سبب اِس کے برابر شہرت رکھتی ہوگی - بیت ایل کے مشرق کے ایک پہاڑ پر ابرہام لوط کو لایا کہ وہ مُلک کو دیکھے اور اپنی رہایش کے لئے زمین پسند کرے (پیدایش ۱۳: ۱-۱۰) یعقوب نے سیڑھی کی رویت یہاں دیکھی (پیدا ۲۸: ۱۰-۲۲) یہہ شہر سموایل کے سالانہ گشت کے تین شہروں میں سے تھا (۱ سمو ۷: ۱۶) نازک وقتوں پر لوگ خدا کی مشورت کے لئے اِسی مقدس مقام کی طرف رجوع کیا کرتے

تھے (قاضی ۲۰ : ۱۸ و ۲۶-۲۸ و ۲۱ : ۴) تقسیمِ سلطنت پر یربعام نے اِسے بُت پرستی کا مرکز بنا کر ذلیل و خوار کر دیا (۱سلا ۱۲ : ۲۷-۳۳) ابیاہ نے فتح کر کے اِسے جنوبی بادشاہت میں ملا لیا لیکن یہ بہت روز تک اُن کے قبضہ میں نہ رہا (۲-تواریخ ۱۳ : ۱۹) +

سیلاہ - سکم کے راستہ کے مشرق اور بیت ایل کے شمال میں دس میل کے فاصلہ پر ایک گوشہ میں واقع ہے - اِس مقام میں کوئی فطرتی دلکش خوبی پائی نہیں جاتی - قاضیوں کے زمانہ میں قریب ۴۰۰ برس تک خیمہ اور عہد کے صندوق کے رہنے سے سیلاہ بڑی مقدس جگہ بن گیا (قاضی ۲۱ : ۱۹ یسوع ۱۸ : ۱) لیکن جب فلسطی صندوق کو لے گئے تو یہ عظمت جاتی رہی (ایمو ۴ : ۳-۱۱) بنی بنیامین اِسی جگہ جوان عورتوں کو اپنی جوروان بنانے کے لئے پکڑتے تھے جبکہ اُن کا فرقہ ایک بھاری خانگی لڑائی میں عنقریب تباہ ہو گیا تھا (قاضی ۲۱ : ۱۹-۲۳) +

آٹھواں باب

یہودیہ کا بیان

یہودیہ کی تقسیم - جب مُلکِ کنعان یشوع کے ماتحت بارہ فرقوں میں تقسیم کیا گیا تو یہودیہ کی سرزمین بنیامین - یہوداہ - شمعون اور دان کے حصہ میں آئی - شمال مشرقی خطہ جس کی حد افرائیم اور دریائے یردن تھے بنیامین کو ملا - اِس کے جنوب بحیرہ مُردار کے کنارہ کا وہ تمام قطعہ جو حبرون کی چوڑائی کو ڈھانپتا اور نیز ساحل بحر کا وہ حصہ جو تلوار کے زور سے لیا جا سکتا تھا یہوداہ کے بخرہ میں آیا - شمعون کی بابت ہمیں بہت کم معلوم ہے غالباً اُس کے حصہ میں جنوبی خشک زمین یا نجیب آیا جو صحرا سے ملحق ہے - دان کی ملکیت بنیامین کے مغرب وادئ سورہ اور عجلون کے درمیان ساحلِ بحر تک پھیلی تھی (یشوع ۱۵-۱۹ باب تک) +

رحبعام کی تخت نشینی کے جھگڑے پر یہہ علاقہ جنوبی بادشاہت بنکر داؤد کے خاندان کے ماتحت رہا - ہر دو بادشاہتوں کی حدِ فاصل غیر مقرر تھی اور کبھی ایک جگہ پر نہیں رہی +

وجہ تسمیہ - ابتدا میں سرزمین اسرائیل کا ہر حصہ اپنے اپنے فرقہ کے نام سے مشہور ہوا - بادشاہت کی تقسیم پر جنوبی حصہ یہوداہ کی بادشاہت یا صرف یہوداہ کے نام سے جو اس میں سر آوردہ فرقہ تھا نامزد ہوا (۱ سلا ۱۵:۹) اسیری

اور اُس روح کو پالا جو اپنی آزادی اور خود مختاری کی خاطر اپنے تئیں فنا کر دینا بڑی حقیقت نہیں جانتی چنانچہ وہ جانباز اور دل توڑ مقابلے جو یروسلم کی بربادی پر انہوں نے طیطس کے خلاف دکھلائے اِس کے شاہد ہیں +

طول وبلد- فی الواقع اگر کوئی شخص اِس امر پر کہ کیونکر یہ لوگ دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں مثل مصر- بابل اور روم کے خلاف جو قومی ناموری اور شہرت کی جویاں تھیں قائم رہے غور کرے تو قرین قیاس ہے کہ وہ اِس خطہ کے نامعروف پن کو بالکل بھول جائے جو دنیا کے نقشہ میں ایک نقطہ سے بڑا نہیں اور جس کا طول جبعہ سے بیرسبع تک ۵۵ میل (۲ سلاطین ۲۳: ۸) اور عرض قریب ۳۰ میل اور کل رقبہ ۱۵۰۰ مربع میل ہے- طرفہ یہ کہ اِس میں سے بھی ایک حصہ بیابان نے دبا رکھا ہے +

قدرتی نظارے- یہودیہ پہاڑی خطہ یا ٹیبل لینڈ ہے جس کو کم گہری وادیوں معمولی سطح سے بلند مینار نما پہاڑیوں نے منقسم کر رکھا ہے- وسطی اور بڑا حصہ لائم سٹون کا پلیٹو ہے جو سطح بحر سے دو ہزار فٹ یا اس سے زیادہ بلند ہے ملک کی خوشگوار نہیں- جا بجا پتھر بکھرے ہیں بلکہ دلدلی جگہیں بھی پتھروں سے بھری پڑی ہیں- پہاڑیاں درختوں اور نباتات سے خالی ہیں اور لائم سٹون کے سبب زمین کے اکثر میں خشکی نے گھر کیا ہوا ہے- دیگر چیزیں اِس کی اُجڑا اور اکھڑ تصویر کی رنگینی میں کچھ اضافہ نہیں کرتیں- اِس کے ایک سے دوسرے سرے تک ہر وقت بہنے والے نالے چھ یا سات سے زیادہ نہیں +

پہاڑیاں- یہودیہ میں بہت سی نامور جگہیں ہیں جو معمولی سطح سے بلند ہیں- **نبی سیموایل** (۲۹۳۵ فٹ) ایک کشادہ قطعہ میں یروسلم کے شمال و مغرب بہ پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے- بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ

بائیبل کا مصفاہ جو بنیامین کے علاقہ میں تھا یہی ہے اور نیز یہی وہ "اونچا اور بڑا
مکان" اور مقدس ہے جو جبعون کے قریب تھا جہاں سلیمان نے خدا سے
دانش مانگی (۱-سلا ۳: ۴-۹)۔

زیتون کا پہاڑ (۲۷۳۶ فٹ) یروسلم کے مشرق میں ایک ٹیڑھا
ترچھا پہاڑ ہے جسکو قدرون کا تنگ نالہ شہر سے جدا کر دیتا ہے۔ بائیبل کے اتفاقات
جو اس سے مربوط ہیں اس کو ملک فلسطین کی دوسری جگہوں کی نسبت زیادہ
دلچسپ بنا دیتے ہیں۔ اسی طرف سے داؤد اپنے بیٹے ابی سلوم کے ڈر سے بھاگا
(۲ سیمو ۱۵: ۲۳ و ۳۰) لیکن سب سے بڑھ کر ہمارے خداوند نے اسکو اپنی
زندگی کے واقعات کا گھر بنا کر رونق بخشی (متی ۲۴: ۳- لوقا ۱۹: ۲۹-۳۸ و
۲۴: ۵۰-۵۳- اعمال ۱: ۱۲) گتسمنی کا باغ یروسلم کے پاس کوہ زیتون کے غربی
ڈھلوان پر واقع تھا۔

کوہستان بنیامین۔ یہودیہ کا شمالی حصہ جو یروسلم اور بیت ایل کے مابین
ہے فرقہ بنیامین کے قبضہ میں تھا۔ یہ زمین پہاڑوں اور چٹانی میدانوں سے
بھری ہے اور بہ سبب پتھریلی ہونے کے کاشت کے لائق نہیں۔ مشرق کی
طرف وادی سوئینت واقع ہے جو وسطی سلسلہ سے شروع ہوتی اور لمبائی پر وادی
کیلٹ سے مل جاتی اور پھر وادی یردن کی طرف اُتر جاتی ہے۔ یہاں وہ پہاڑی
راہ ہے جو پہاڑوں کے بیچ سے گذرتی ہے چونکہ یہ راہ دراصل بڑی کٹھن اور
کڑی ہے اس لئے وادی یردن سے کوہ افرائیم کی طرف آنا درحقیقت تکلیف
میں مبتلا ہونا ہے (یشوع ۷: ۳) ان پہاڑوں میں اور بھی کئی راستے ہیں جو
ایک طرف تو وادی یردن کو اور دوسری طرف ساحل بحر کو چلے جاتے ہیں
ان کے بیچ آسانی سے ادھر اُدھر آ جا سکتے ہیں۔ یہ پہاڑ اسرائیل اور یہوداہ

کی بادشاہتوں کے درمیان حدفاصل تھے۔ انکے ایسے وقوع سے ضرور تھا کہ یہاں کے باشندے اپنے واسطے ایسے قلعے اور حصین جگہیں تعمیر کریں جن کے ذریعہ وہ بیرونی اور قومی سلطنتوں سے محفوظ رہیں +

اُن مقامات میں سے جو مشہور قومی واقعات اور واردات کا سرچشمہ ہیں سب سے مشہور یہہ ہیں **مکماش**۔ وادی سوئینت کے شمالی گوشہ میں اور جبعہ یا جبیعہ مکماش کے مقابل جنوب میں واقع ہے (اسموئیل ۱۴: ۵-۲ سلاطین ۲۳: ۸) رامہ۔ جہاں بنی نافتلی یافتہ راخل کوا پنے بچوں پر روتی اور ماتم کرتی دیکھتا یہاں سے بہت دور نہیں (یرمیاہ ۳۱: ۱۵ متی ۲: ۱۶-۱۸) اِس وادی کے سرے پر شہر **عئی** اور آبشار کی پرلی طرف **جبعون** جو غربی درمانہ کی بلندی پر واقع ہیں۔ بیشمار مشہور واقعات کا نظارہ اُسوقت سے لیکر جبکہ اِس آخری شہر کے لوگوں نے اپنی ہوشیاری اور دانائی کا ثبوت یشوع کو اپنی عجیب حرکت اور حکمتِ عملی میں دیا اُس وقت تک کہ سلیمان بادشاہ کے جلوس کی رسم ادا کی گئی ہماری آنکھوں کے آگے سے گذرجاتا ہے (یشوع ۹: ۳-۱۵-۲ سموئیل ۲۰: ۵-۱۰-۱ سلاطین ۲: ۲۸ و ۲۹ و ۳: ۴) جانبِ غرب چند میل کے فاصلہ پر اوپر اور نیچے بیت حورون واقع ہیں (یشوع ۱۶: ۳ و ۵) +

لڑائیاں۔ دریائے یردن کی اُس راہ سے جو وادی سوئینت کی حد سے لگی ہے یشوع نے ملک میں گھسنے کی راہ پہلے پہل عئی پر حملہ کرکے نکالی (یشوع ۷: ۲-۵ و ۸: ۱-۲۹) پھر ساؤل کے زمانہ میں اِس گارج کے سرے پر بھاری لڑائی ہوئی فلسطی وادی عجلون کے راستہ سے ملک میں گھس آئے اور اُس پر خیمہ زن ہوئے۔ اِس وقت بنی اسرائیل پر ایسا خوف طاری ہوا کہ اُنھوں نے اپنے تئیں غاروں ... چٹانوں ۔ اونچی جگہوں اور گڑھوں میں چھپایا

اور بعض امان کی غرض سے یردن پار بھاگ گئے (۱ سیمو ۱۳: ۷-۱۰) سپاہیوں
کا ایک چھوٹا سا دستہ جو ساؤل کے ساتھ رہ گیا تھا جبعہ میں گاج کے مقابل مقیم
تھا مگر ان کی بھی امید بر گری اور دل بیٹھے جا رہے تھے کہ اس عرصہ میں یونتن اور
اس کے اسلحہ بردار کی سپاہیانہ چال نے ملک کو بچا لیا چنانچہ ان دونو بہادروں
نے اس گاج کو اس جگہ جہاں ڈونکیلی چوٹیاں ایک دوسرے کے مقابل کھڑی
تھیں عبور کیا اور ان چوٹیوں پر ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چڑھے۔ اس وقت
ان کی حمایت ایک برموقعہ زلزلہ نے بھی کی جس سے زمین کا جگر کانپ گیا۔ حیرت زدہ
فلسطی دل چھوڑ کر بھاگ نکلے (۱ سیموایل ۱۴: ۱-۱۶)۔

جشیمون۔ یہہ لمبا اور تنگ خطہ ۳۵ میل جانب شمال وجنوب اور [illegible]
میل جانب شرق وغرب یہودیہ کے بیابان کے نام سے مشہور بحیرہ مُردار
کے غربی کنارہ سے لگا ہے۔ اس میں وسیع اور خشک پتھریلے میدان ہیں جن کے
بیچ کئی ایک برساتی ندی نالے بہتے اور بحیرہ مُردار میں جا گرتے ہیں۔ یہہ میدان
خشک اور بنجر لائم سٹون کی پہاڑیوں کے ذریعہ جن کے پہلو برساتی نالوں کی رگڑ
سے جھڑ رہے ہیں منفصل اور علیحدہ ہیں۔ یہہ بیابان تمام ملک میں ویرانی اور سنسانی
کا گھر بن رہا ہے جس میں سوائے موسم برسات کے نہ کہیں پانی ملتا اور نہ گھاس کا
تنکا دکھائی دیتا ہے۔ تھکے ماندے مسافروں کی آنکھوں کو طراوت بخشنے اور دل
بہلانے کے لئے بنجر پتھروں اور لائم سٹون کی دندانہ دار چٹانوں کے یہاں
کچھ نہیں ملتا۔ اس بیابان کی دلفریب خاصیت میں سے وہ افسوں گر تبدیلی ہے
جو موسم برسات کے آتے ہی پیدا ہو جاتی ہے۔ تھوڑے سے عرصہ کے لئے ویرانہ
خوش ہوتا اور نرگس کی طرح کھل کھلا جاتا ہے" (یسعیاہ ۳۵: ۱) ان دنوں میں آوارہ
اور خانہ بدوش چرواہوں کے گلوں کے لئے گھاس اور سبزہ لہلہاتا ہے۔ اس

ذیل ہیں وہ غار واقع ہو جہاں داؤد نے ساؤل کی پوشاک کا دامن چاک کیا (۱ سیمو ۲۴: ۱-۲۲) گمان ہو کہ یوحنا اصطباغی اپنی خدمت کے ابتدائی حصے میں اسی بیابان میں رہا کرتا تھا اور کہ اسی میں ہمارا خداوند شیطان سے آزمایا گیا (متی ۴: ۱ و مرقس ۱: ۱۳)

زرخیز اور سرسبز اضلاع - یہودیہ میں بھی جہاں کہیں پانی کی زیادتی ہے زرخیز اور پھلدار خطے ملتے ہیں چنانچہ اس قسم کے نخلستان میں سے ایک حبرون کے آس پاس ہو (گنتی ۱۳: ۲۳-۲۷) بیت لحم کی نواحی بھی اناج اور میووں کی پیداوار اور چراگاہوں سے مالا مال ہو (روت ۲: ۱-۸- لوقا ۲: ۸) انگور جو بائبلی زمانہ کی مشہور پیداوار تھی اب بھی بکثرت ہیں اور اسی طرح زیتون اور انجیر - ان دنوں میں بھی گذرے وقتوں کی طرح یہہ ملک زراعت کی بہ نسبت زیادہ تر چراگاہوں کے کام آتا ہو - گذشتہ زمانہ میں اِس ملک کا خاص پیشہ انگور کی زراعت اور گلہ بانی تھا اور اسی سے بہت سے استعارے اور مثالیں بائبل نے لیں (یوحنا ۱۰: ۱ اور ۱۵: ۱- زبور ۸۰: ۸)

اِس میں شک نہیں کہ یہہ زمین اپنے عروج اور اقبال کے زمانہ میں آجکل کی بہ نسبت زیادہ سرسبز اور شاداب تھی - پہاڑیوں کے پہلو زینہ نما بنائے اور بڑی احتیاط سے بوئے جاتے تھے - پتھر جو کھیتوں میں سے بٹورے جاتے تاکستانوں اور کھیتوں کی حفاظت کے لئے دیواروں اور برجوں کے بنانے میں کام آتے تھے کھنڈرات - پرانے پرانے دیہاتوں کے کھنڈر جو کئی پہاڑیوں کی چوٹیوں کا تاج بن رہے ہیں ملک کی پہلی حالت پر گواہ ہیں چنانچہ ڈین سٹینلے صاحب فرماتے ہیں "دنیا کے تمام ملکوں سے بڑھ کر فلسطین خرابات کی سرزمین ہو" یہودیہ کے بارے میں اُن کا قول یہہ ہو "اُن بیشمار چوٹیوں میں سے جو دکھائی دیتی ہیں مشکل سے کوئی

حمونی شاہ یہوسفط کے عہد میں آئے تھے (۲-تواریخ باب ۲۰) +

النجیب۔ زمین کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا عرب کے ریگستان سے لگا ہوا یہودیہ کے جنوب میں واقع ہے۔ بائبل میں اس کا ترجمہ "جنوب" یا "جنوبی ملک" کیا گیا ہے (پیدائش ۱۳:۱ و ۲۴:۶۲۔ اسیمو ۳۰:۱۔ زبور ۱۲۶:۴) مگر اس لفظ کے اصلی معنی خشکی کے ہیں۔ چونکہ یہہ زمین درحقیقت "بڑی خشک اور بے آب" ہے اس لئے "خشک سرزمین" کے نام سے نامزد ہوئی اور یہودیہ کے جنوب میں واقع ہونے کے سبب "دکھنی ملک" کہلائی۔ بائبل کے نئے ترجمہ (ریوائزڈ ورشن) میں اس لفظ کا ترجمہ نہیں کیا گیا بلکہ اسکو اصل صورت النجیب ہی میں لکھا ہے +

النجیب لہردار میدانوں کے بیچ شمالی تنگ فراز مقاموں میں "دشتِ آوارگان" "The Desert of the Wanderings" کی طرف چوڑا ہوجاتا ہے۔ یہہ زمین خاصکر چراگاہوں کی زمین ہے جس کی آبپاشی بہت کچھ مصنوعی کوؤں اور تالابوں پر موقوف ہے۔ یہہ خطہ شمعون کے قرعہ میں آیا (یشوع ۱۹:۹) اس ملک کی خاصیت خانہ بدوش اور چوپانی زندگی چاہتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس فرقہ کے لوگ آوارہ گرد چرواہے بن گئے اور آخرالامر صحرائے عرب کے چرواہوں سے مل گئے (۱-تواریخ ۴:۴۲-۴۳) +

ایک وسیع وادی نجیب کے بیچ ہوکر حبرون سے بیرسبع کو اور پھر عزا کی راہ سے سمندر کی طرف چلی جاتی ہے۔ اسی راہ سے بیرسبع سے مصر اور سینا تک سفر کیا جاتا تھا اور اسی کو ابرہام اور یعقوب کے بیٹوں نے ان جگہوں میں سفر کرتے وقت اختیار کیا۔ شہر ہر ایک ٹیلہ پر کسی نہ کسی گاؤں کے آباد ہونے کے سبب یہودیہ میں بڑے بڑے شہر اور قصبے پائے نہیں جاتے۔ مذکورۂ بالا شہروں کے سوائے چند اور قابل غور ہیں +

کوہِ موریا۔ یروسلم کے جنوب مشرق۔ طِراپوئین اور قدرون کی وادی کے بیچ میں
واقع ہے۔ اِس کے شمالی حصے میں سلیمان کی ہیکل بنی تھی۔ یہہ پہاڑ نکیلی شکل کا اِرد
گِرد کی پہاڑیوں سے کئی فٹ اونچا ہے۔ ہیکل کی کرسی کے ہموار کرنے کیلئے مشرق
اور مغرب کے پہاڑوں کی بنیادوں سے ۰۰ فٹ اونچی عمودوار دیواریں چوٹی تک
اُٹھائی گئیں اور بیچ کی زمین مٹی اور پتھروں سے بھر دی +

محمدی عمارت جسے عمر کی مسجد کہتے گو دراصل مسجد نہیں یروسلم میں ایک نہایت
خوبصورت عمارت ہے۔ اِس عمارت کی نسبت گمان کیا جاتا کہ وہ سلیمان کی ہیکل کی
جگہ پر بنی ہے۔ عمارت کی شکل آٹھ پہلو ہے جس کا ہر ضلع ۶۰ فٹ ہے۔ نچلا حصہ سفید سنگ
مرمر کا ہے اور اوپر کا حصہ چینی کے خوشرنگ کھپروں سے مڑھا ہے۔ دریچوں میں
سولھویں صدی کے خوبصورت اور خوشرنگ آئینے جڑے ہیں۔ اندرونی حصے کی
پچیکاری کا کام خوبصورتی میں اپنا ثانی نہیں رکھتا +

یروسلم کی محاصرے اور لڑائیاں۔ یروسلم کو بارہا اپنے مخالفوں کے محاصرہ
کا مقابلہ کرنا پڑا (۲۔سلا ۲۴: ۱۱-۱۵ و ۲۵: ۴) چنانچہ نبوکدنضر نے ۵۹۷ قبل از مسیح
اور پھر ۵۸۶ قبل از مسیح میں اِسے لے لیا۔ ۳۳۲ قبل از مسیح میں سکندر اعظم کے
قبضہ میں آیا۔ پھر طالمی شاہ مصر اور سلوکس شاہِ انطاکیہ نے باری باری اِس
پر حکومت کی۔ ۶۳ قبل از مسیح کے قریب رومی قلمرو میں داخل ہوا اور آخر کار رومیوں
کے خلاف بغاوت کرنے کے سبب سنہ ۷۰ء میں طیطس نے ۱۴۳ دن کے محاصرہ
کے بعد اِسے بالکل برباد کر دیا +

موجودہ حالت۔ گذشتہ صدی کے آخری چوتھائی حصہ میں یروسلم کی آبادی
دوگنی ہو گئی چنانچہ آجکل اُس کی آبادی چالیس اور پچاس ہزار کے بیچ بیچ ہے اِس آبادی
میں سے تیس ہزار یہودی ہیں۔ ریل کے ذریعہ شہر کا تعلق یافہ کے ساتھ جو ساحلِ بحر

واقع ہو قایم کیا گیا ہے +

سلوآم کا نالہ۔ یروشلم کی آب رسانی (واٹر سپلائی) کچھ تو قدرتی چشموں پر اور کچھ بارش کے پانی پر جو تالابوں میں جمع کیا جاتا منحصر تھی۔ سلوآم کا نالہ جس کا پانی زیر زمین نالیوں کی معرفت یروشلم کے شمال مشرقی قدرتی چشمہ سے آتا تھا ایک تالاب ہے جو شہر کے جنوب مشرق وادی طرپوئین کے دہانہ کے متصل واقع ہے۔ ان نالیوں کی راہ سے جو ایک تہائی میل لمبی اور جن کی بلندی چھ انچ سے پانچ یا چھ فٹ ہوگی محققین کی ایک جماعت سر چارلس وارن کی سرپرستی سے پیٹ کے بل پانی اور کیچ میں سے گذری اور قریباً چار گھنٹے تفتیش اور تجسس میں صرف کئے۔ پیمایش کے لیے اِن لوگوں نے مشعلیں بھی اپنے ساتھ لیں۔ ایک لڑکا جس نے انہیں نالیوں کی تحقیق کی خاطر اِن لوگوں کے بعد سفر کی تکلیفیں جھیلیں بیان کرتا ہے کہ اِن نالیوں کی دیواروں پر تحریریں پائی جاتی ہیں جو میں نے بچشم خود دیکھیں اِس خبر نے پروفیسر سائرس اور دیگر اشخاص کو نئی پڑتال کا شوق دلایا چنانچہ یہ لوگ بھی چھاپہ کے سامان کے ساتھ اِن میں گھسے۔ وہ چیز جو انہوں نے اِس قدر محنت سے معلوم کی عبرانی کتبہ ہے جس میں اُن لوگوں کی جا ملاپ کا بیان ہے جو دو نو طرفوں سے نالیاں کھودتے آتے تھے +

بیت عنیاہ جسے اب العزریہ کہتے یروشلم سے دو میل کے فاصلہ پر کوہ زیتون کے مشرق اور یریحو کی راہ کے اوپر واقع ہے۔ اِس گاؤں کی شہرت اور دلچسپی ہمارے خداوند کی آخری زندگی کے واقعات سے ہے یہاں اُس نے لعذر کو مردوں میں سے جلایا (یوحنا ۱۱: ۱-۴۴) اِسی میں اُسے اپنی تصلیب سے پہلے آرام و چین کی خاطر جگہ ملی (متی ۲۱: ۱۷۔ مرقس ۱۱: ۱۲ و ۱۹) +

بیت لحم۔ یروشلم کے جنوب میں چھ میل کے فاصلہ پر حبرون کی سڑک کے اوپر

واقع اور فلسطین کے سب سے پُرانے شہروں میں سے ہی۔ پہلے اِسکا نام افراتہ
یا افراتہ تھا (پیدایش ۳۵: ۱۶ و ۴۸: ۷) یہوداہ کے ہزاروں میں سے چھوٹا تھا
(میکاہ ۵: ۲) اِس کی شہرت بوعز۔ نعومی۔ روت اور داؤد کا شہر بننے کے سبب
ہو (روت ۱: ۱-۱۹- ۱سیموئیل ۱۶: ۱-۱۳) لیکن سب سے زیادہ شہرت اِس نے ہمارے
منجی اور خداوند کا مولد بننے سے حاصل کی (لوقا ۲: ۱-۷) مشہور جگہوں میں جو
مسافروں کی توجہ کو کھینچتی غارِ ولادت ہے جس کی بابت ایک روایت بتاتی
کہ وہ ہمارے خداوند کی جائے پیدایش ہو اور داؤد کا کنواں جس میں سے تین
جان نثار سپاہی داؤد کے واسطے پانی لائے تھے (۲-سیموئیل ۲۳: ۱۵-۱۷)
گاؤں کے مشرق کھردری اور بدہیئت پہاڑیاں ہیں جو غالباً چراگاہوں کے
کام آتی تھیں اور جہاں داؤد اپنے باپ کے گلے چرایا کرتا تھا (۱سیموئیل ۱۶: ۱۱)
اور جہاں سینکڑوں برسوں کے بعد "چرواہے رہتے اور رات کو اپنے گلّوں کی
نگہبانی کرتے تھے" (لوقا ۲: ۸-۱۵) بیت لحم سے تھوڑے فاصلہ پر شارعِ عام
کے نزدیک راخل کی قبر دکھائی دیتی ہو (پیدایش ۳۵: ۹ و ۲۰) +

حبرون۔ دنیا کے سب سے پُرانے شہروں میں سے ہو۔ (گنتی ۱۳: ۲۲)
اور یروشلم کے جنوب ۲۰ میل کے فاصلہ پر ایک ٹیلے کے اوپر یہودیہ کے سب
سے زیادہ میوہ دار اضلاع میں واقع ہو۔ یہ جگہ جو ابرہام کی دل پسند رہائشگاہ
تھی قریت اربعا اور ممرے کے ناموں سے مشہور تھی۔ یہاں سرہ مرگئی اور مکفیلہ
کی غار میں دفن ہوئی۔ آخر کار اِس غار میں ابرہام۔ اضحاق۔ یعقوب اور لیاہ نے
باری باری آرام کیا (پیدایش ۴۹: ۲۹-۳۲) آجکل اِس غار [illegible] اور مسلمانوں کی
مسجد کھڑی ہو جس سے عیسائی زبردستی نکالے [illegible] لیکن ایک خاص [illegible] تو اس کے
رو سے پرنس آف ویلز یعنی ہمارے معظم شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کو [illegible]

اور دیگر مصاحبوں کے یروشلم کے حاکم کی طرف سے سنہ ۱۸۶۲ء میں اِس مسجد کے اندر جانے کی اجازت دی گئی +

شہر کے قریب پرانے وقتوں کے پانی کے حوض ہیں جن میں سے سب سے بڑا ۱۳۰ فٹ مربع اور پچاس فٹ گہرا ہے۔ حبرون پناہ کے چھ شہروں میں سے ایک تھا۔ یہاں داؤد یہوداہ کا بادشاہ مسح ہوا اور ۷½ برس تک یہہ شہر اُسکا پایہ تخت رہا (۲ سیمو ۲: ۱-۱۱) +

بیرسبع مصر اور فلسطین کی بڑی سڑک پر اور حبرون سے ۲۷ میل کے فاصلہ پر واقع اور اسرائیل کے ملک کی جنوبی سرحد ہونے کے لئے مشہور ہے۔ یہاں ابراہام اضحاق اور یعقوب نے مختلف موقعوں پر سکونت اختیار کی۔ بیابان کے کنارہ پر واقع ہونے کے سبب یہاں سات کنوئے کھودے گئے جن میں سب سے بڑے کا قطر ۱۰ فٹ ہے۔ اِن کوؤں کے پاس پتھر کے کنڈ بنے ہیں جن کے ارد گرد پرانے زمانوں کی طرح چروا ہے اب بھی اپنے گلوں کو فراہم کرتے ہیں +

...۳۰ فٹ نیچے اُتر آتا اور اِس فال (آبشار) سے اُس کا بہاؤ بڑا تیز ہو جاتا ہے۔ غالب یہی وجہ ہے کہ اِس کو یہہ نام یعنی یردن دیا گیا کیونکہ یردن کے معنی اُترنے والا کے ہیں۔ پے نیاس۔ نہر بے نیاس دریا کی طرح بہتی ۱۰۰ فٹ کی بلندی پر کوہ حرمون سے نکلتی ہے۔ اِس کا منبع پہاڑ کے دامن سے کوئی ۱۰۰ گز پر ایک غار میں ملتا ہے۔ قدیم زمانوں میں یہہ غار اور چشمہ دونو کے دونو اہلِ فنیکی کے دیوتا بعل کی پرستش کے لئے متبرک سمجھے جاتے تھے۔ اِس کے پاس ایک گاؤں بعل جد کے نام سے آباد ہوا (یشوع ۱۱: ۱۷ و ۱۲: ۷) اِن دنوں سے کچھ دیر بعد اہلِ یونان نے اسے اپنے دیوتا پان کے لئے جو چرواہوں کا معبود تھا معبد مخصوص کیا اور غار مذکور کو پے نین اور شہر کو پے نیاس کا نام دیا۔ جب یہہ جگہ رومی حکومت تلے آئی تو فلسطین کے حاکم ہیرودیس اعظم نے اپنے مربی اگستس قیصر کی شان میں یہاں ایک مندر بنوایا۔ فیلبوس ططرارک (چوتھائی کا حاکم) ہیرودیس کے بیٹے نے اِس کی رونق بڑھائی اور قیصریہ نام رکھا۔ اِس لئے کہ اِسے اپنے ہم نام شہر واقع ساحلِ بحر سے امتیاز کریں اِس کو قیصریہ فلپی کہتے تھے۔ چند عرصہ بعد یہہ شہر پھر ایک اور مرتبہ اپنے پرانے نام پے نیاس سے نامزد ہوا۔ اہلِ عرب کے تلفظ کے مطابق آجکل اِسے بے نیاس کہتے ہیں۔ یہہ شہر ایک موقعہ پر بڑا مستحکم اور مضبوط تھا اور اُس راہ سے جو کوہ سیریہ میں سے جاتی نظر آتا تھا +

یہہ تاریخی شہر جس نے اتنی دفعہ اپنا نام بدلا اور جو جھوٹے دیوتاؤں کی پرستش کا مشہور مرکز تھا ہمارے خداوند اور اُس کے شاگردوں کے سفروں کی شمالی حدِ انتہا تھا۔ اِس کے نزدیک کوہِ حرمون واقع ہے جو غالباً ہمارے خداوند کی صورت کی تبدیلی کا پہاڑ ہے (متی ۱۶: ۱۳-۲۰ و ۱۷: ۱-۸) +

دان۔ لیڈن ایک پہاڑی سے جسے تال الکادی کہتے اور جو بے نیاس کے

جنوب بانچ میل پر واقع ہی نکلتا ہی۔ کادی کے وہی معنے ہیں جو دان کے ہیں لہٰذا اِس سبب سے اور نیز اِس جگہ کی خاصیت سے خیال کیا جاتا ہی کہ تل القاضی قدیم لیس کی جائے وقوع ہی جسے دان نے فتح کیا اور جو بعد میں دان کے نام سے مشہور ہوا (قاضی باب ۱۸) ایک اور خیال یہہ ہی کہ بے نیاس لیس کی جگہ پر واقع تھا

جھیل ہیولہ۔ یا مَرُوم کے پانی "(یشوع ۱۱: ۵ و ۶) دریائے یردن اپنے مختلف چشموں کی جائے اتصال سے نیچے چار میل لمبا ہی۔ اِس کے شمالی حصہ میں پٹیلے دلدلیں ہیں جن میں پے پیرس کے درخت اُگے ہیں +

دریائے یردن جھیل ہیولہ سے نکل کر ۶۰ فٹ چوڑا اور ۱۵ فٹ گہرا ہو جاتا اور تیزی کے ساتھ بہتا دس میل پر بحیرہ طبریاس میں گرجاتا ہی جھیل ہیولہ کے دو میل نیچے ایک پل بنام یعقوب کی بیٹیاں اکا (صیدا) اور دمشق کے کاروانی راستہ پر واقع ہی +

بحیرہ جلیل۔ یہہ جھیل کئی ایک ناموں سے مشہور ہی مثلاً دریائے طبریاس جھیل گنیسرت اور بحیرہ کنرت (یشوع ۱۲: ۳) ۱۳ میل لمبی۔ زیادہ سے زیادہ سات میل چوڑی اور دو سو گز گہری ہی۔ اِس کی سطح بحیرہ اعظم کی سطح سے ۶۸۲ فٹ نیچے ہی۔ مشرقی کنارے ۲۰۰۰ فٹ ساحل سے اونچے ہیں اور مغرب کی طرف کوہستانِ جلیل معتدل بلندی میں زینہ نما چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے ذریعہ جھیل میں اُتر رہے ہیں۔ کسی کسی جگہ کناروں اور آبِ دریا کے مابین نشیبوں کے تنگ حاشئے ہیں لیکن عموماً ساحل کی نشیب زمین کئی سو فٹ سے لیکر آدھ میل تک چوڑی ہی۔ شمالی گوشہ میں پہاڑ رفتہ رفتہ ڈھلوان ہو جاتے اور شمال مغرب میں گنیسرت کا سرسبز اور خوبصورت میدان پیدا کرتے ہیں +

جھیل کی نواحی آتش فشاں اور زلزلوں کا گھر ہی زمین پر لاوا اور آتش گیر پتھر

سے زیادہ پُر رونق اور مشہور تھا۔ ہمارے خداوند کے اِس شہر میں جانے کی کوئی تائیکی شہادت ہمارے پاس نہیں۔ اِس کے باشندے زیادہ تر غیر قوم تھے یہودی اِس شہر کو تعصب بھری نگاہوں سے دیکھا کرتے تھے اور اِس کا سبب یہ تھا کہ ایک تو یہ شہر قدیم قبرستان پر واقع تھا اور دوسرے اجنبی رسم و رسوم کی یہاں کثرت تھی۔ اِس کو ہیرودیس انطپاس نے بنا کیا اور خوبصورت محل اور باڑیوں سے سجایا اور اِس میں ایک مضبوط قلعہ بھی بنایا۔ طبریاس قرب وجوار کے گرم چشموں کے لئے مشہور تھا۔ زمانۂ حال میں صرف یہی جگہ جو کسی قسم کی خصوصیت رکھتی جھیل کے کنارے پر باقی رہ گئی ہو (آبادی ۵۰۰۰)+

طرافینہ۔ نمکین اور خشک مچھلی بنانے کے کارخانوں کے لئے مشہور تھا۔ اِس کا نام ایک یونانی لفظ سے جسکے معنی آچار کا گھر ہیں ماخوذ ہے+

کفرناحوم۔ جسکو یسوع نے اپنا گھر بنایا بحیرۂ جلیل کے شمال غربی ساحل پر واقع تھا۔ اِس کی اصل جائے وقوع زیر بحث ہے چنانچہ بعض عالموں نے خان منیاہ کو جو یردن کے دہانہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے اِس شہر کی جائے وقوع تصور کیا اور بعض نے تال ہوم کو جو قریباً دو میل پر واقع ہے ترجیح دی۔ یہاں بے شمار کھنڈرات پائے جاتے ہیں جن میں قدیم عبادتخانہ کے کھنڈر جس کا طول ۷۵ فٹ اور عرض ۶۵ فٹ ہے بھی شامل ہیں۔ غالباً یہی وہ جگہ ہے جہاں یسوع لوگوں کو تعلیم دیا کرتا تھا اور جہاں اُس نے اُس شخص کو جس میں بدروح چڑھی ہوئی تھی چنگا کیا۔ کفرناحوم ایک بڑی شاہ راہ پر جہاں سے ہر سمت کو راستے [illegible] واقع تھا۔ یہ راستے شمال مشرق دمشق۔ فرات۔ دجلہ کے کنارے کے شہروں کو۔ شرقاً جلعاد کو۔ جنوباً سکم اور یروشلم کو۔ جنوب مغرب مصر کو اور غرباً ناصرت سے ہو کر بحیرۂ اعظم کے ساحل کو جاتے تھے+

بیت صیدا۔ یردن کے شرق اُس جگہ کے قریب جہاں دریا جھیل میں
گرتا واقع تھا۔ قرازین کی جائے وقوع اب صرف امرِ موہوم ہے (متی ۱۱: ۲۱)
اُم قلیس کے کھنڈرات یرموق کے دہانہ کے متصل گدارا کی جائے وقوع
خیال کئے جاتے ہیں +

تند ہوائیں اور جھکڑ۔ بحیرہ جلیل پر تیز اور تند ہوائیں جن کا ذکر بار بار انجیلوں
میں ہوتا چلا کرتی ہیں (متی ۸: ۲۴- مرقس ۴ : ۲۷- لوقا ۸ : ۲۳) اِس کا سبب
یہ ہے کہ جھیل کی ہوا اردگرد کی پہاڑیوں کی نسبت زیادہ گرم ہو جاتی اور پھر اِس
اثنائے میں سرد اور بوجھل ہوا بڑے زور کے ساتھ جھیل کے کناروں کے دروں
میں سے نکل کر اِس گرمی کو دور کرنے کے لئے بہنے لگتی ہے جس کی وجہ سے
ہیبتناک طوفان بپا ہو جاتا اور جس سے جلیلی مچھووں کے پران کانپ اُٹھتے ہیں
ایک سیاح بیان کرتا ہے "دن بھر کوئی جھونکا ہوا کا نہ آیا اور گرمی آگ کی بھٹی کی طرح
جلا رہی تھی۔ مگر اُس وقت ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا سطحِ مرتفع سے آنے لگی اور وادیوں
میں سے گذر کر جو جھیل کی طرف جھکی ہوئی ہیں سطحِ آب کو جنبش میں لانے لگی اندھیرا
بڑھ گیا اور ہوا نے رفتہ رفتہ طوفان کی شکل اختیار کرنا شروع کی جھیل کی سطح
گویا کفِ چادر بن گئی۔ سفید رنگ کی لہریں کنارے پر بڑے زور کے ساتھ ٹکراتی
تھیں۔ اب ہوا کی طلاطم آواز ایک ہولناک اور حیرت افزا شور میں تبدیل ہو گئی
جو ہوا کی سرسراہٹ اور پانی کی حرکت سے پیدا ہوا۔ کچھ فاصلہ پر ایک چھوٹا سا
ڈونگا دکھائی دیا جو لہروں کے تھپیڑوں سے تہ و بالا ہو رہا تھا اور پھر غبار میں غائب
ہو گیا" (معجزاتِ مسیح صفحہ ۲۹)

یردن کے دیگر معاون۔ یردن کے معاون نالے بہت ہیں اور اِن
میں سب سے بڑے مشرق کی طرف واقع ہیں مثلاً یرموق جو بحیرہ جلیل سے چار

سیل نیچے یردن میں ملتا اور اُس کے بعد کو دو چند کر دیتا ہی۔ یبوق جلعاد سے بہ کر آدھے راستہ میں جلیل اور بحیرہ مردار کے درمیان یردن میں گرتا۔ مغرب کی طرف سے جالدہ وادی یزرعیل سے اور فارہ وادی سکم سے آ گرتے ہیں +

اِن کے علاوہ بیشمار چشمے اور چھوٹے چھوٹے نالے ہیں جن کا پانی حالتِ طغیانی میں کناروں سے بہ نکلتا اور وادی کو اتنا سیراب کر دیتا ہی کہ باوجود اس جگہ کے از حد گرم ہونے کے بہت سے حصہ میں نباتات اور سبزیات لہلہاتی نظر آتی ہیں۔ بعض جگہوں میں ببول ولدلیں ہیں اور بعض جگہوں میں طراوت کی کمی یا شور کی آمیزش سے زمین ویران اور بنجر پڑی ہی +

معبر یا گھاٹ۔ دریائے یردن تین سے دس فٹ تک گہرا ہی۔ قدیم زمانوں میں اس کے وارپار جانے کے لئے کوئی پل نہ تھا بلکہ تمام فلسطین میں پل کا نام نشان پایا نہیں جاتا اور نہ زبانِ عبرانی میں پل کا ہم معنی لفظ ملتا ہی۔ پھر بھی عبور کے لئے گھاٹ بنے ہوئے تھے جو زیادہ تر دریا کے منبع کی طرف واقع تھے مثلاً عبارہ (بیت عبارہ) کا گھاٹ جو بیت شان کے مقابل اسدرلون اور جلعاد کی راہ بیچ ہی۔ دمیہ گھاٹ۔ جو اُس جگہ سے نیچے ہی جہاں یبوق کا نالہ دریائے یردن میں گرتا اور نیز اُس راہ پر جو نبلاس (سکم) اور جلعاد کے مابین ہی +

وادیوں کا بیان۔ الغور۔ یہ وادی ۶۵ میل لمبی بحیرہ جلیل اور دریائے شور کے بیچ واقع ہی۔ اہلِ عرب اِس کو غور یعنی "شگاف" کہتے ہیں۔ دریائے یردن اِس وادی میں بیشمار چھوٹے چھوٹے موڑوں اور پیچیدہ راہوں کے باعث ۲۰۰ میل لمبا ہو جاتا ہی۔ اِس وادی کی دونوں طرف پہاڑوں کی چوٹیاں بڑی تیزی کے ساتھ دو ہزار فٹ سے تین ہزار فٹ تک اونچی اُٹھ رہی ہیں۔ اِس وادی کے [illegible] حصہ کا عرض چار میل سے زیادہ نہیں مگر بیت شان کے مقابل جہاں جالدہ واقع ہی

یرزعیل سے بہ کر دریائے یردن میں ملتا۔ اِس کا عرض آٹھ میل اور یہ چودہ میل ہے

ضُور یا ضُر۔ غور کی وادی میں ایک تنگ اور گہری وادی واقع ہے جو اپنی
شمالی حد پر بیرونی وادی سے ۲۰ فٹ نیچے اور جنوبی میں ۲۰۰ فٹ گہری ہے اور
اِس کا عرض ایک چوتھائی میل سے دو میل تک ہے۔ اندرونی وادی جسے ضُور
کہتے نباتاتی پودوں۔ جھاڑیوں اور درختوں کا جنگل ہے جو موسم گرما کی آب و
ہوا کے موزون ہے۔ اِن کے علاوہ یہ وادی درندہ جانوروں مثل ریچھ۔
تیندوا اور بھیڑیوں سے بھرپور ہے۔ شیر ببر بھی جن کی ہڈیاں آجکل ملتی ہیں
ایک موقع پر یہاں پائے جاتے تھے گو اب نابود ہو گئے ہیں +

نباتات کی افزایش کے سبب ضُور کو بائبل میں "یردن کا فخر" یا پرانے ترجمہ
(آتھورائزڈ ورشن) کے بموجب "یردن کا اُبھار" لکھا ہے (یرمیاہ ۱۲: ۵ و ۴۹:
۱۹ و ۵۰: ۴۴- ذکریاہ ۱۱: ۳) +

ضُر میں بلکہ اِس سے بھی زیادہ نشیب سطح میں یردن کا تیز اور گدلا نالا بہتا ہے
جو معمولی موسم پر ایک سو سے دو سو فٹ تک چوڑا ہوتا ہے لیکن موسم برسات
میں دریا طغیانی پر آجاتا اور کناروں سے اُچھل کر اِس اندرونی وادی کی
تمام چوڑائی کو ڈھانپ لیتا اور اپنی گذرگاہ بنا لیتا ہے (یشوع ۳: ۱۵- ۱ تواریخ ۱۲:
۱۵- یرمیاہ ۱۲: ۵) اِس وقت جنگلی جانور پاس کی پہاڑیوں میں جا چھپتے ہیں
یہ سالانہ طغیانیاں وادی کو لکڑیوں سے جو بہ کر آتی ہیں اور کیچ کے تودوں سے
بھر دیتی ہیں۔ زور کی دھاریں دونوں کناروں کو گھسا کر ناہموار اور بدشکل بنا
دیتی ہیں۔ دریائے یردن کی گہری وادی کے عمودی کنارے اور تند لہریں
قلعہ کی فصیل یا خندق کی طرح ملک کے لئے پناہ کا کام دیتی ہیں +

وجوہات عدم وجودِ امصار۔ وادی یردن میں کئی سببوں کے

اعتبار سے صرف چند قصبے واقع تھے۔ اول تو گرمی بڑی شدت کی پڑتی جو بعض اوقات ۱۱۰ درجہ تک ہو جاتی ہے۔ دوسرے وادی کے اکثر حصّے ملیریل ہیں۔ پھر یہ وادی بھی وادئ اسد رلون کی طرح بیابان کی لٹیری قوموں کی غارتگری اور لوٹ کا نشانہ بن رہی ہے۔ آخر الامر جنگلی درندے اِن سب پر ایک اور آفت ہیں (استثنا ۷: ۲۲) +

یریحو۔ جس کو اسرائیلیوں نے دریائے یردن کے عبور کرنے کے بعد فتح کیا گمان کیا جاتا کہ موجودہ یریحو سے ڈیڑھ میل دور ایک ٹیلے پر واقع تھا۔ اِس کی جگہ کے کھودنے سے کچی اینٹوں کی دیواروں کے ٹکڑے اور پرانے قتول کے برتنوں کے ٹھیکرے ملے ہیں۔ یہ شہر جسے یشوع نے فتح کیا اونچی اونچی دیواروں سے گھرا تھا جن کے پھاٹک آفتاب کے غروب کے بعد اندھیرا ہوتے بند کر دئے جاتے تھے (یشوع ۲: ۵ و ۱۵) +

اِس کا قرب وجوار ایک زمانہ میں اناج کی پیداوار اور میووں کے حق میں بڑا زرخیز تھا۔ کھجور کے درختوں کے جھرمٹوں کے باعث یریحو کو خرموں کا شہر کہا ہے (استثنا ۳۴: ۳) اِس شہر کی دولت کا اندازہ اُس بڑی غنیمت سے کیا جاسکتا ہے جو اِس کی فتح پر ہاتھ لگی (یشوع ۶: ۱۹ و ۷: ۲۱) شہر کی دوبارہ تعمیر پر یشوع نے قسم کے ساتھ لعنت کی اور آئندہ تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لعنت کیونکر اُس شخص پر پڑی جس نے اس کے دوبارہ بنانے پر جرأت کی (یشوع ۶: ۲۶۔ ۱۔ سلاطین ۱۶: ۳۴) +

ہمارے خداوند کے زمانہ میں یریحو مالدار اور مشہور شہر تھا۔ ہیرودیس اعظم نے اِسے مستحکم کیا۔ بڑے بڑے شاندار محل اِس میں بنائے اور بذریعہ محصول بہت روپیہ حاصل کیا۔ یہ بدبخت ظالم آخرکار اسی جگہ فوت بھی ہوا +

(اس جھیل کی ابتدا اِن شہروں کی بربادی سے ہوئی جو اُس زمین کے غرق ہو جانے سے وقوع میں آئی جہاں یہ شہر بسے تھے۔ لیکن جیالوجسٹس (زمین کا علم جاننے والے یعنی علماء علم الارض) صاف طور پر بتاتے ہیں کہ جھیل اِس دردناک واقعہ سے صدیوں پہلے موجود تھی۔ بلاشک اِس ثبوت میں کہ جھیل کا پانی اب کی نسبت اگلے زمانوں میں زیادہ زمین گھیرے تھا عمدہ شہادتیں موجود ہیں پھر بھی یہ بات قرینِ قیاس ہے کہ اِن شہروں کی جا، وقوع بحیرہ مردار کے کسی حصہ کے نیچے دب گئی ہو چنانچہ سر ولیم ڈاسن صاحب اِس خیال کو مانتے اور گمان کرتے ہیں کہ یہ شہر جھیل کے شمالی گوشہ میں واقع تھے +

اِن شہروں کی ایسی بربادی اور الٰہی ناراضامندی اور ناخوشی کے بیشمار حوالے بائبیل میں پائے جاتے ہیں (پیدایش باب ١٩- استثنا ٢٩: ٢٣- یسعیاہ ١: ٩ و ١٠ و ١٣: ١٩- یرمیاہ ٢٣: ١٤ و ٤٩: ١٨ و ٥٠: ٤٠- نوحہ ٤: ٦- حزقی ١٦: ٤٦ و ٤٨ و ٥٣ عموس ٤: ١١) +

دسواں باب

فلسطینِ شرقی کا بیان

حدود اربعہ اور وسعت۔ فلسطینِ شرقی ایک طرف تو کوہ حرمون اور دریائے ارنون کے اور دوسری طرف یردن اور بیابان کے بیچ واقع ہے۔ اس کی لمبائی شمال سے جنوب تک ۱۳۰ میل اور چوڑائی مشرق اور مغرب میں ۳۰ سے ۸۰ میل تک ہے +

قدرتی نظارے۔ یہ سربسر کوہستانی ملک ہے یعنی انیٹی لبنان کا پھیلاؤ جس کی اوسط بلندی سمندر کی سطح سے قریباً دو ہزار فٹ ہے۔ مغرب کی طرف سے یہ پہاڑ جہاں یہ وادیٔ یردن سے سربلند ہوتے اور مشرقی افق کے ساتھ لمبی سیدھی لکیر پیدا کرتے بڑے دلکش نظر آتے ہیں۔ مشرق کی طرف ملک بغیر کسی قسم کی گہری غار یا روکنے والی دیوار کے کھلا ہے اور بیابان کی طرف ڈھلوان ہے۔ شمالی اور جنوبی حصے ٹیبل لینڈ ہیں اور وسطی حصہ پہاڑی سلسلوں اور وادیوں سے بہت درجہ تک منقسم ہے۔ تمام ملک میں گہرے نالوں نے رنگیاریاں بنا رکھی ہیں +

دریا اور نالے۔ غربی فلسطین کی نسبت شرقی حصہ بہت زیادہ پُر آب ہے۔ اکثر بارش ہوتی رہتی ہے اور ندی نالے بھی بڑے بڑے اور شمار میں بہت ہیں۔ خاص دریائے یا نالے تین ہیں جو گہرے دروں میں ملک کے مشرق سے مغرب کی طرف بہتے یعنی یرموق، یبوق اور ارنون۔ ان میں سے پہلے دو یردن میں گرتے ہیں اور آخری بحیرہ مردار میں +

کہلاتا ہے قدیم زمانہ میں جسُور اور معکاہ داخل تھے۔ جسُور ایک چھوٹی سی خود مختار سلطنت تھی۔ داؤد بادشاہ کی بیگموں میں سے ایک جسُور کے بادشاہ کی بیٹی تھی جسکا بیٹا ابی سلوم کچھ عرصہ کے لئے یہاں جلاوطن ہوکر آیا (استثنا ۳: ۱۴ یشوع ۱۳: ۱۳-۲ سموایل ۱۵: ۸-۱-تواریخ ۲: ۲۳)+

رجُن۔ بسن کے مشرقی علاقے کو رجن کہتے ہیں جس کا بیان بطور سنگ گشتہ کے کیا گیا ہے۔ اِس میں بیشمار بجھی ہوئی آتش خیز جگہوں کے دہانے ہیں اور جا بجا لاوا کی گہری تہ جمی ہے جس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یکایک رقیق حالت سے منجمد ہو گیا ہے بعض جگہوں میں لاوا اب بھی اپنی پگھلی ہوئی حالت میں موجوں اور لہروں کی صورت دکھا رہا ہے۔ کہیں کہیں چٹانیں چوڑے چوڑے شگافوں اور سوراخوں میں پھٹ رہی ہیں۔ یہ علاقہ متوحش اور نامرغوب ہے۔ رجن رومی عہد کا طراخونطس (لوقا ۳: ۱) اور قدیم زمانہ کا ارجوب متصور کیا جاتا ہے۔ اِن تینوں ناموں کا مطلب ایک ہی ہے جس کے معنے سنگلاخ یا پتھروں کا ڈھیر ہیں+

بسن کا کل علاقہ عام طور پر حوران کہلاتا ہے۔ مگر اصل حوران بسن کے وسط میں جولان اور رجن کے مابین ایک بہت محدود علاقہ ہے۔ اِس علاقہ کے جنوبی حصّہ کو اہلِ عرب اِس کی نشیب جائے وقوع کے سبب النکرہ کھوکھلا چولہا کہتے ہیں+

زمانۂ سلف سے سنِ عیسوی تک بسن بڑا آباد چلا آیا ہے۔ اِس میں بیشمار حسین شہر تھے جن کے کھنڈر اب بھی پائے جاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ساٹھ شہر بسن کے بادشاہ عوج نے اسرائیلیوں کو دیئے (استثنا ۳: ۴) جن میں سے کئی ایک کلیۃً یا جزئیاً زمین کے اندر بنائے گئے تھے۔ گھر پتھروں کے بنے تھے جن کی نہ صرف دیواریں بلکہ چھت اور سقف اور دروازے بھی پتھروں ہی کے تھے+

جلعاد۔ بعض اوقات یہ نام وسیع معنوں میں استعمال ہوتا تھا جس میں

یردن پار کی ساری زمین شامل ہوتی تھی (یشوع ۲۲: ۹) یہ علاقہ زیادہ عمومیت کے ساتھ یرموق اور حسبون کے درمیانی خطہ میں محدود اور باعتبار قدرتی خاصیت کے بن سے سراسر مختلف تھا۔ یہ خطہ بڑا اونچا ہے جس میں درختوں سے ڈھنپی ہوئی پہاڑیاں اور کھلی اور سرسبز وادیاں پائی جاتی ہیں۔ چٹانوں کی سطح پر سنگ موسی اور لاوا کی جگہ لائم سٹون ہے۔ پہاڑ گہرے نالوں سے بہت ٹوٹ پھوٹ رہے ہیں۔ وادئ یبوق جلعاد کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ قدیم شاہ راہ جو شکم سے آتی اور یردن کو دمیہ گھاٹ پر عبور کرتی اسی وادی میں سے گذرتی ہے۔ ناہموار زمین وادئ حسبون تک چلی جاتی ہے لیکن یبوق کے جنوب میں جنگل زیادہ پراگندہ ہو جاتے اور آخرکار بالکل معدوم ہو جاتے ہیں +

جلعاد کی زمین۔ جلعاد بڑا سرسبز ملک ہے۔ جو اناج انگور۔ زیتون اور دیگر قسموں کے میووں کی پیداوار کے موزون ہے۔ اِس میں چراگاہیں جو سبزہ سے ملبس ہیں بہت ہیں۔ یہ زمین اگلے وقتوں میں مصالح۔ خوشبودار گوند اور جڑی بوٹیوں کے لئے جو بطور دوا کے کام آتیں مشہور تھی (پیدا ۳۷: ۲۵ یرمیاہ ۸: ۲۲) +

مشور۔ وادئ حسبون اور ارنون کے بیچ زمین کا ایک ٹکڑا واقع ہے جو جلعاد سے "میدان کے ملک" کے ذریعہ امتیاز کیا جاتا اور جو مشور یا مدیبہ کا مشور کہلاتا ہے (استثنا ۳: ۴۳۔ یشوع ۱۳: ۹ و ۱۶-۲۔ سموئیل ۲۴: ۲۵ و ۲۶) یہ زمین اپنی قدرتی خاصیت میں وادئ حسبون کی شمالی سرزمین سے نرالی ہے اور یہ بات اِس نام مشور سے بھی جس کے معنی ٹیبل لینڈ کے ہیں ظاہر ہے۔ یبوق اور ارنون کے مابین کا کل ملک معہ جنوبی جلعاد اور مشور کے بلکا کہلاتا ہے

قابلِ یاد واقعات۔ جلعاد میں تاریخی دلچسپی کے مقامات بہت ہیں مگر

اِن میں سے صرف چند ایک پورے پورے طور پر شناخت ہو سکتے ہیں۔ کوہِ نبو پسگاہ کی چوٹی جس پر سے موسیٰ نے ملکِ موعود کو دیکھا اور جس کی جائے وقوع کا بیان ایسی صفائی سے کیا گیا ہے کہ کوئی شخص اِس کی جگہ کے بارے میں جو پہاڑوں میں سے نکل کر وادیٔ یردن میں یریحو کے مقابل پتھریلی راس میں گھس رہی ہے خطا نہیں کر سکتا (استثناء ۳۴: ۱) یہاں کوہستانی علاقے جن پر سے انسانی قدموں کو گذرنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا متوحش درّوں میں بچھے پڑے ہیں اور اُس قبر کے موزون ہیں جو انسانی نگاہوں سے ہمیشہ کے لئے پوشیدہ ہے (استثناء ۳۴: ۶)+

اِنہیں پہاڑوں پر سے بلعام نے بنی اسرائیل کے خیموں کی ترتیب دیکھی گئی ایک اونچے مقاموں پر باری باری سات قربانگاہیں بنا کر قربانیاں چڑھائیں تاکہ بنی اسرائیل پر لعنت کرنے کا الہام پائے لیکن اُس کی یہ ساری کوششیں رائیگاں نکلیں کیونکہ جب اُس نے اِسرائیل کو اپنے پاؤں کے نیچے کے میدان میں اپنے فرقوں کی ترتیب پر خیمہ زن دیکھا تو سوائے مبارکباد کے وہ اپنی زبان نہ ہلا سکا اور بولا "کیا ہی خوب ہیں تیرے خیمے اے یعقوب اور تیرے مسکن اے اسرائیل! مبارک ہے وہ جو تجھے مبارک کہے اور ملعون ہے وہ جو تجھ پر لعنت کرے" (گنتی ۲۴: ۵و۹)+

یہ مقام جہاں موآب کا بادشاہ بلعام کو لایا غالباً پاک مقام تھے جو موآبیوں کے دیوتا بعل اور دیگر دیوتاؤں کی پرستش کے لئے مقدس تھے۔ زمانۂ حال کے محققوں نے اِس ذیل میں پہاڑیوں کے اوپر قربانگاہیں اور مانیومنٹل سٹونس (سنگہائے یادگار) پائے ہیں جو قدیم عبادت کی یادگاریں ہیں عموماً سات پتھر دائرے میں کھڑے عام ملتے ہیں۔ سات مقدس عدد تھا

شاہ بسن نے بنی اسرائیل کی آمد سے ہراساں ہو کر اُن پر حملہ کیا مگر ادراعی کے
حصبین شہر کے قریب ہزیمت کھائی (گنتی ۲۱: ۳۳-۳۵۔ استثنا ۳: ۱-۸)
غرض یوں تمام زمین ارنون سے کوہ حرمون تک بنی اسرائیل کے ہاتھ لگی +
فرقوں کی حصہ کشی۔ روبن اور جد کے فرقے چوپانی زندگی کے عاشق
تھے اور اُن کے پاس مواشی بھی بہت تھے۔ یہ لوگ جلعاد کی سرسبز و شاداب
زمین کو جسے انہوں نے "مواشی کے گوں کی زمین دیکھا" دیکھ کر باغ باغ
ہو گئے اور موسیٰ سے درخواست کی کہ ہمیں یہ خطہ ملکِ موعود کے حصہ کے عوض مل
جائے (گنتی ۳۲: ۱-۳۳) یہ درخواست اِس شرط پر منظور کی گئی کہ اُن کے
جنگی مرد یردن پار جائیں اور مغربی فلسطین کے فتح کرنے میں باقی فرقوں کا
ہاتھ بٹائیں۔ آخر کار منسی کے آدھے فرقہ نے بھی انہیں شرطوں پر اِس جگہ
میراث حاصل کی +
تقسیم اور وسعت۔ روبن کی میراث وادئ حسبون اور ارنون کے
بیچ جسے مسور کہتے واقع تھی اور اِس کا رقبہ ۴۰۰ مربع میل تھا۔ فرقۂ جد روبن
کے شمال وادئ حسبون اور یرموق کے درمیان تھا اور اُس کی ملکیت کا رقبہ
۱۳۰۰ مربع میل تھا۔ منسی کو بسن کی سرزمین ملی جس کا رقبہ ۲۶۰۰ مربع میل
تھا۔ لیکن اِن کے حدود قرب و جوار کی غیر قوموں کی لوٹ مار سے بدلتے
رہے۔ کبھی کبھار اسرائیلی بھی ملک گیری سے اپنی ملکیت بڑھا لیا کرتے تھے
اور اِس مقصد کے لئے وہ ارنون کو عبور کر کے موآبیوں اور عمونیوں سے شہر
اور قصبے چھین لیتے تھے (۲ سموئیل ۱۲: ۲۶-۳۱) +
سوشیل حالت۔ یردن کے مشرقی فرقوں کی اپنے مغربی بھائیوں
سے جدائی اور چوپانی زندگی سے گہری الفت اُن کی ترقی کے راستے کی نامرغوب

رکاوٹیں تھیں اِس وجہ سے یہ لوگ تہذیب و اخلاق کے اُس زینہ تک نہ پہنچ
سکے جس تک مغربی فلسطین کے فرقے پہنچ گئے تھے اِن کی وحشیانہ خصلتوں
اور عادتوں کا خاکہ افتاح اور یاہو کی زندگیوں میں بڑی خوبصورتی سے کھینچا
ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اِن کی عادتوں اور طور طریقوں پر اردگرد کی قوموں
نے بھاری اثر ڈالا۔ چونکہ یہ لوگ اکثر اپنے بیابان کے بے نظم و نسق ہمسایوں کے
حملوں کا نشانہ بنے ہوئے تھے اِس لئے اِن لوگوں نے نہ صرف شخصی محافظت
کا ہنر ہی سیکھا بلکہ حملہ آوری کی طبیعت کی نمو اور پرورش بھی کی (پیدایش ۴۹: ۱۹)+

ہمارے خداوند کے زمانہ کا فلسطین شرقی۔ ہمارے خداوند
اور نجات دہندہ کے زمانہ میں یہ تمام ملک عام طور پر گوٹے سبیریہ کہلاتا تھا۔
یبوق اور ارنون کے مابین کا خطہ جسے آجکل بلکا کہتے پیریہ کے نام سے مشہور
تھا۔ یہ بے ٹھکانا اور مشکوک نام بعض اوقات اُس زمین پر بھی بولا جاتا تھا
جو شمال میں یرموق تک جاتی ہے۔ سیاست اور حکومت کے لحاظ سے پیریہ
جلیل سے متعلق تھا۔ جلیل کی طرح یہاں کے باشندے بھی خاصکر یہودی تھے
مگر یبوق کے شمال میں زیادہ تر یونانی اصل کے لوگ آباد تھے۔ فیلیوس ططرارک
(چوتھائی کا حاکم) کا صوبہ یرموق کے شمال کو واقع تھا اور اِسی میں گالانطس بطانیہ طراخونطس
شامل تھے۔ فلسطین شرقی کے مشرق اور جنوب کا علاقہ عرب کہلاتا تھا+

شہر یبیس جلعاد۔ یہ شہر اسرائیلیوں کی ابتدائی تاریخ میں بڑی
ناموری رکھتا اور اُس جنگ و جدل کے موقعہ پر ہمارے سامنے آتا جس میں
بنیامین کا فرقہ عنقریب نیست اور برباد ہو گیا تھا (قاضی ابواب ۱۹ و ۲۰) یبیس
کے باشندے بنیامین کے خلاف لڑائی کے لئے نہ آئے جس کے عوض میں
اُنہیں سخت سزا اُٹھانی پڑی جو ایک قتلِ عام میں جس سے تمام باشندے

شہروں کو نئے سرے سے تعمیر کیا اور نئے شہر یونانی طرز پر بنائے جن کی آرائش فرشوں۔ گلی۔ کوچوں۔ بڑے بڑے امفی تھیئیٹر تھیئیٹروں۔ عالیشان مندروں عبادتگاہوں حماموں اور مقبروں سے کی۔ بعض حالتوں میں پتھر کے نلوں کے ذریعے پانی دور دور جگہوں سے لایا جاتا تھا چنانچہ اُن نالیوں کا سراغ جن سے گدارا میں پانی پہنچایا جاتا دور مشرق میں ادراعی کے آس پاس ملتا ہے۔ بعض شہروں میں بڑے بڑے تالاب بنے تھے جن کے بیچ لوگوں کی تفریح اور بہلاؤ کی خاطر بحری نمائشی لڑائیاں ہوا کرتی تھیں +

جلیل اور دکاپلس کے درمیان آمد و رفت اور میل و ملاقات کی گرم بازاری تھی۔ ہمارا خداوند اور اُس کے شاگرد بھی یہاں آیا جایا کرتے تھے۔ اِن لوگوں کے میل جول سے اور باتوں کو چھوڑ کر اُنہوں نے یونانی زبان بولنا سیکھی +

اِس مشہور او معروف خطہ میں جو ایک وقت بڑا آباد اور زندگی سے بھرا تھا اب بہت تھوڑے لوگ آباد ہیں۔ بہت شہر مٹ مٹا گئے اور تباہ ہو گئے اور اُن کی جاہ و فروغ کے ثبوت اور یادمیں صرف کھنڈر باقی رہ گئے ہیں +

موآب۔ موآب کی سرزمین ٹھیک دریائے ارنون اور وادی کیرک کے درمیان اِس دریا سے پندرہ میل جنوب کو واقع ہے۔ مگر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ موآبی بعضے وقت شمالی خطہ پر قابض ہو کر اُس پر اپنی ملکیت کا حق جما بیٹھتے تھے (قاضی ۱۱: ۱۲-۱۸) یہ زمین مسور کی طرح جوارنون کے شمال کو ہے ٹیبل لینڈ ہے۔ اگرچہ اِس زمین کی وسعت بہت کم ہے لیکن بڑی زرخیز ہے اور قدیم زمانہ میں چراگاہوں کے لئے جن کے بیچ اَنگنت بھیڑیں چرا کرتی تھیں، مشہور تھی +

موآبیوں کی مختصر تاریخ۔ موآبیوں کے تعلقات بنی اسرائیل کے ساتھ

مالا مال ہو +

اسی عرصہ میں چند دن بعد اسرائیل اور یہوداہ کے متحدہ لشکر نے موآب کی زمین پر دھاوا کیا (۲۔ سلاطین ۳: ۴۔ ۲۷) اور جنوب کی جانب یہودیہ میں ہو کر ادوم کو آئے۔ یہاں سے ادومی فوج ان کے ہمراہ ہوئی۔ ان متحدہ فوجوں نے جنوب کی طرف سے موآبیوں پر حملہ کیا۔ اس وقت موآبیوں پر خوفناک بربادی اور آفت آئی۔ سویرے اٹھتے ہی جو انہوں نے دیکھا وہ خون کا دریا تھا جو حریف کے خیموں اور ڈیروں میں بہ رہا تھا۔ درحقیقت یہ خون نہ تھا بلکہ پانی جس پر آفتاب کے طلوع کی سنہری کرنوں کا عکس پڑ رہا تھا۔ اس سے موآبی سمجھے کہ حریف آپس میں کٹ مرے جس طرح اس سے پیشتر ان میں خون کے نالے بہے تھے مگر یہ وہم تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا۔ لوٹ کی حرص اور اعمال کی شامت انہیں یہاں لے آئی۔ روئے طمع سیاہ! آتے ہی لینے کے دینے پڑے۔ حریف جو ان کی تاک اور گھات میں بیٹھے تھے نکلے اور سب کو قتل کر ڈالا۔ موآبیوں کا تمام ملک برباد کیا۔ فصلوں کا ستیاناس بول دیا کھیتوں میں جگہ جگہ پتھر بکھیر دئے جنگل کاٹ کاٹ کر ڈھیر کر دئے۔ پانی کے کنوئے مٹی سے بھرے۔ شہر توڑ پھوڑ کر خاکستر کرے۔ انجام کار شاہ موآب نے اپنے دار الریاست کیر حراست میں پناہ لی +

کیر حراست یا کیر حرس (چٹان میں آشیانہ) موآب کا دار الحکومت ہی جسے غالباً اب کیرک کہتے ہیں۔ یہ بڑا مضبوط قدرتی قلعہ تھا جو ۳۰۰۰ فٹ اونچی پہاڑی سطح مرتفع پر واقع تھا۔ شہر میں جانے کے لئے صرف ایک ہی راہ تھی جو ٹنل میں سے جاتی تھی۔ اس قلعہ میں میسا بادشاہ پناہ گیر ہوا محاصرہ کے وقت اس نے ایک بہادرانہ حرکت کی یعنی چند کار آزمودہ اور جانباز سپاہیوں کو

ساتھ لیکر بجلی کی طرح محاصرین پر گرا مگر بے سود۔ آخرش دیوتاؤں کی ہمدردی اور خیرخواہی کی آگ کو مشتعل کرنے کے لئے اُس نے اپنے لختِ جگر کو ایک قربانگاہ پر جو شہر کی دیواروں پر بنائی گئی اور جہاں حریف اس دردناک نظارہ کو بخوبی دیکھ سکیں قربان کر دیا۔ اِس نظارہ سے اسرائیل اور یہوداہ کے بادشاہوں کے دل تھرّا اُٹھے چنانچہ انہوں نے محاصرہ سے ہاتھ اُٹھایا اور اپنے ملک کو لوٹ آئے اور یہاں صرف میسا اپنی قربانی کی تاثیر کے یقین میں باقی رہ گیا (۲۔ سلا ۳: ۲۶ و ۲۷) +

بارھویں صدی کے ابتدائی حصہ میں جہادیوں نے بڑا مضبوط اور پلیدار قلعہ کیرک پر بنایا جس کی دیواریں اور برج بڑے اونچے تھے۔ اُن کے کام کے عجیب اور دلچسپ کھنڈر اب بھی نظر آتے ہیں +

لوگوں نے ایک جگہ ایک برج بنایا (پیدا ۱۱: ۱-۴) اِسی جگہ کلدیوں کے "اُور" میں
ابرہام پیدا ہوا (پیدا ۱۱: ۲۷-۳۱) نینوہ جہاں یونہ نبی لوگوں کے بیچ توبہ کی
منادی کرنے کو بھیجا گیا یہیں واقع تھا (یونہ ۱: ۱ و ۲) اِسی سرزمین میں
بنی اسرائیل اسیر ہو کر گئے اور اُنہوں نے اپنی بربطیں بید کے درختوں پر ٹانگیں
(زبور ۱۳۷: ۱ و ۲) یہاں کبار ندی کے کنارے حزقی ایل نے عجیب رویت
دیکھی (حزقی ایل ۱: ۱-۲۸) اور دانی ایل اور اُس کے تین دوستوں نے
آزمایش اور اقبالمندی کے مختلف تجربے حاصل کئے (دانی ۱: ۳-۶) +

موجودہ حالت۔ یہہ زمین جو ایک موقعہ پر تمام دنیا پر حکمران۔ بڑے بڑے
شہروں کا مرکز۔ بادشاہی طاقتوں کا سوتا اور ابتدائی تہذیب کا سرچشمہ تھی
اب ویرانی اور سنسانی کا نمونہ ہے۔ جہاں پہلے اناج کے ہرے ہرے کھیت
لہلہاتے تھے اب وہاں بدوی قومیں اپنے گلوں کے لئے چراگاہوں کی
تلاش میں آوارہ اور سرگرداں پھرتی ہیں۔ بڑے بڑے شہر جن کی بلندی
آسمان کی ہمسری اور برابری کرتی تھی ہزاروں من مٹی کے نیچے دبے پڑے
ہیں۔ "بیشمار نہریں جو گذرے زمانوں میں بدن کی نسوں کی طرح میدان میں
دوڑتی اور ہر ایک گاؤں اور کھیت کو زندگی اور تازگی پہنچاتی تھیں کوڑے
کرکٹ اور مٹی سے اٹ رہی ہیں" (ہل پریخٹ) +

گمشدہ شہروں کی تفتیش۔ صدیوں سے لوگوں کو یہہ دھن رہی
ہے کہ اِس ملک کے وہ بڑے بڑے شہر جن کے محلوں۔ مندروں اور عالیشان
فصیلوں کا بیان تاریخ میں پایا جاتا کہاں گئے؟ پھر اِس سوال کے ساتھ
یہ سوال برپا ہوا کہ مٹی کے یہ بڑے بڑے ٹیلے جو تمام ملک میں پراگندہ ہیں کیا
ہیں؟ اِن کے قریب پہنچ کر اور شکستہ برتنوں کی ٹھیکریاں اور اینٹوں کے کام کے

بورسپا- یہہ شہر جو اب برس یا برسِ نمرود کے کھنڈروں میں نظر آتا بابل کے قریب واقع ہی کھنڈرات جو اِس کے ۱۵۳ فٹ اونچے منزل دار برج یا مندر کے ہیں بعض لوگوں کے گمان کے مطابق بابل کا برج ہیں- اِس سارے ملک میں یہہ کھنڈر اپنی قسم کا سب سے اعلیٰ نمونہ ہیں +

عُور- یا کلدیوں کا عُور (زمانۂ حال کا مگھیر یا مگیے یر) دریائے فرات کے دہنے کنارے یا مغرب میں واقع ہی- آس پاس کی زمین بسبب نیچائی کے مارچ سے جون تک فرات کی سالانہ طغیانی سے ٹاپو بنی رہتی ہی- یہہ شہر چاند کے دیوتا سین کی پرستش کا مرکز تھا- سین کا مندر جو اِس شہر میں تھا ۷۰ فٹ اونچا تھا اور اِس کی بنیاد کی لمبائی ۱۹۸ فٹ اور چوڑائی ۱۳۳ فٹ تھی- عُور ابراہیم کا مولد تھا (پیدا ۱۱: ۳۱) +

نِپّر- (جسے آجکل نفر کہتے) نہرِ عظیم یا کبار کی ندی کے اوپر اور بابل کے جنوبی میدان کے وسط میں بعل کی پرستش کا نامی مذہبی مرکز تھا- اِس جگہ کی موجودہ تحقیقات میں سے کئی ایک بادشاہوں کی یادگار ایک عالیشان مندر ہی جہاں سے مٹی کی عجیب و غریب تختیوں کا کتب خانہ ملا ہی- یہہ تختیاں متفرق زمانوں کی ہیں اور اِن میں سے بعض مسیح سے دو ہزار برس پیشتر کی ہونگی +

اسوریہ- اسوریہ خاص- دریائے دجلہ کے مڈل کورس کے ساتھ اِس دریا کے مشرق میں تو پہاڑی اضلاع تک اور جنوب میں زیادہ اونچے اونچے اور لہراتے ہوئے میدانوں میں ہوکر بابل کے ریتلے میدانوں تک پھیلا تھا- مشرقی حصہ جس میں دجلہ کے بڑے بڑے معاون نالے بہتے زرخیز ہی- مغربی اسوریہ اور خاصکر اُس کا جنوب مغربی حصہ خشک اور کم سرسبز ہی لفظ اسوریہ

پہاڑوں کے دامن میں شاداب اور زرخیز وادیاں تھیں جہاں انگور پیدا ہوتے تھے۔ اہلِ فارس جھیل اُرومیہ کے علاقہ سے یہاں آکر آباد ہوئے +

شہر پرسی پولس۔ مادہ اور فارس کے دارالریاستوں میں سے ہی جس کے عالیشان محلوں کے کھنڈر صرف باقی رہ گئے ہیں۔ ۱۳ ستون جن کی اونچائی چونسٹھ فٹ ہے اِن محلوں میں سے کسی ایک سے متعلق تھے +

پابند تھے مگر متعدد خداؤں کے ماننے میں اسرائیلیوں سے مختلف تھے۔ سب
قسم کے دیوتاؤں کے مندر اُن کی مذہبی حکومت گاہ تھے لیکن بڑے بڑے
دیوتاؤں کی طاقت خاص جگہ یا حدود حرکات پر محدود تھی۔ آنو آسمان کا۔
بعل زمین کا اور ای یا پاتال کا دیوتا تھا۔ ہر ایک شہر کا ایک خاص دیوتا ہوا
کرتا تھا جو اُس شہر کا اِلٰہ یا خدا تصور کیا جاتا تھا۔ ای یا اریدو میں سین عور
میں اور مردک بابل میں عالی قدر اور بلند نظر سمجھے جاتے تھے۔ دیوتاؤں
کی طاقت کی ایسی حدود کے اعتقاد کا بیان اُن لوگوں کی حالت میں جو
مشرق سے لاکر سامریہ میں بسائے گئے بڑی صراحت اور صفائی سے لکھا
ہے (۲ سلاطین ۱۷: ۲۴-۲۹) بابل اور نینوہ کے بادشاہ اپنے تئیں دیوتاؤں
کے نائب اور جانشین خیال کرتے اور عالیشان مندروں کی تعمیر میں اپنی
وفاداری دکھاتے تھے۔ اُن کے اس اعتقاد کی مؤید وہ کثیر دعائیں ہیں
جو بڑے الحاح اور اصرار کے ساتھ الٰہی مدد کے لئے کی جاتی تھیں۔ سب
سے متبرک معبد بڑے دیوتا کے بت کے ساتھ مندر کے سب سے اونچے
مناروں پر قائم کیا جاتا تھا اور اس کا مقصد حتی الامکان آسمان کے قریب
پہنچنا تھا۔ دُعا کرتے وقت دعا مانگنے والا کھڑا ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلاتا
تھا اور اُس کی دُعا کا مضمون دیوتاؤں کی بزرگی کا اظہار۔ گناہوں کا اقرار
اور مدد کی التجا و درخواست ہوتی تھی۔ اہل بابل آئندہ کے بڑے فکرمند تھے
اور رمل۔ شگون اور خوابوں کے دوا اُس کی دریافت کرتے تھے۔

قدیم بابل ۔ ابتدائی شہری سلطنتیں جو تاریخی روزنامچہ (ریکارڈ)
کی صبح صادق میں درخشاں و تاباں ہیں جنوبی (لوئر) وادیٔ دجلہ و فرات
سے علاقہ رکھتی تھیں۔ ان ریاستوں میں بابل سب سے اعلیٰ و بالا تھا۔ اِس

شہر نے طاقت کی خاص جبہ بنیز کا شہرت بیسویں صدی کے اوائل یعنی
قریب ۲۲۸۵ برس قبل از مسیح میں جس وقت حمورابی یعنی امرافل ابراہام
کے ہمعصر (پیدائش ۱۴: ۱) نے پراگندہ مملکتوں کو اپنے زیر فرمان جمع کیا
اور اس جگہ کو اپنی سلطنت عظیم کا پایہ تخت قرار دیا حاصل کی۔ یہہ حکومت
جو بابلی سلطنت کے نام سے مشہور تھی اور جس کا راج دھانی بابل تھا پندرہ
سو برس سے زیادہ عرصہ تک (۲۲۸۵-۷۳۳ قبل از مسیح) بیشمار خاندانوں
کے تبدلات اور اجنبی اور غیر ملکی بادشاہوں کے ماتحت جاری رہی۔
سارگان اول جس کی حکومت کی تاریخ ۳۸۰۰ برس قبل از مسیح ہے اگاڈے
(اکاد) کو اپنا صدر مقام بنا کر ایسی قوم پر جس نے تہذیب اور شائستگی
میں بڑی ترقی کی تھی بادشاہی کرتا تھا +

اسوریہ کی سلطنت۔ اس اثنا میں بابلی خاندان کی ایک شاخ
جو کئی صدیوں تک تابعدار اور باجگزار رہچکی تھی اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے
آبائی خاندان پر اپنے اقبال کا سایہ ڈالنے لگی حمورابی کے عہد سے
پہلے بابل کی ایک نو آبادی نے شمال کی جانب نقل مکان کی اور دریا۔
دجلہ کے غربی کنارے پر شہر اسور کی بنا ڈالی۔ اس شہر کا نام جو قوم کے بڑے
دیوتا کے نام پر رکھا گیا تھا ملک کا بھی نام ہو گیا اور یہہ شہر اُس کی تخت گاہ
بن گیا +

اسوری مذہب۔ زبان اور عام ریت و رسوم میں اہل بابل سے ملتے
جُلتے تھے مگر یہہ لوگ جو جنگجوئی اور بہادری میں اپنی آبائی قوم سے گو۔
سبقت لے گئے مغلوب قوموں کے ساتھ وحشیانہ اور ظالمانہ سلوک کرتے
تھے۔ باوجود بابلی معبودوں کی تعظیم اور تکریم کے اسور کو اپنا قومی دیوتا ما[illegible]

چند مدت بعد اُس نے حزائیل شاہ دمشق کو فتح کیا۔ یاہو شاہ اسرائیل کا خراج پایا اور بابل کو ایک مطیع ریاست کے درجہ تک گرا اور گھٹا دیا +

تگلت پلاسر ثالث سلمنذر چہارم۔ سارگان سنحرب۔ اسرحدون اور اسور بنی پل اسوریہ کے اولوالعزم بادشاہ گذرے ہیں چنانچہ عبرانی اور نیز عربی ایشیا کی دوسری قومیں اِن کی طاقت کا لوہا مانتی تھیں۔ تگلت پلاسر بہت سے یہودیوں کو جو دریائے یردن کے مشرق میں رہتے تھے اسیر کر کے لے گیا (۱۔سلاطین ۱۵: ۲۹) سلمنذر نے دوبارہ اسرائیل کی بادشاہت پر چڑھائی کی لیکن سارگان نے سامریہ کے تباہ و برباد کرنے اور اُس کے خاص خاص باشندوں کے اسیر کر کے لیجانے سے اِس مُلک کی فتح کو تمامیت بخشی (۷۲۱ قبل از مسیح) (۲۔سلاطین ۱۷: ۵و۱۸: ۹-۱۲) +

سارگان کے عہد میں بابل کے بیچ فتنہ و فساد برپا ہوا کیونکہ ایک کلدی شہزادہ مرودک بالدان نامے اِس جنوبی دارالریاست کو قبضہ میں لاکر بادشاہ بن بیٹھا اور عیلامیوں سے اتفاق کر کے نینوہ کے بادشاہ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے لگا۔ یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اِس غاصب نے حزقیاہ شاہ یہوداہ پر بھی اپنا اثر ڈالکر اُسے اسوریہ کے بادشاہ کے خلاف برانگیختہ کیا (۲۔سلاطین ۲۰: ۱۲و۱۳) +

سارگان کی بڑی بڑی تجاویز میں سے ایک دُرشروکن کو شاہی رہائش گاہ بنانا تھا +

بائبل کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے سنحرب کی ایشیاء غربی کی مہمات اور فتوحات بڑی دلبست اور دلچسپ باتیں ہیں۔ اِس کے

کا ابتدائی زمانہ بابل کی بغاوت سے جو بعل مرودک کی تحریک سے رونما ہوئی
مخل رہا۔ یہاں کے معاملات کی اصلاح کر کے سنخرب غربی ایشیا کی جانب
جہاں بہت سے شہزادوں نے اسوری جوئے کو اپنے شانے سے
اتار پھینکا تھا روانہ ہوا۔ اول ہی اول اُس نے فنیکی پر چڑھائی کی
اور اُس کی تمام جگہوں کو سوائے صور کے جلد فتح کر لیا۔ پھر اپنی سپاہ کا
ایک دستہ لیکر فلسطیہ کی طرف بڑھا اور عزا۔ اسقلون۔ اکرون۔ لکیس
اور لبنہ کے شہروں کو زیر و زبر کیا اور مصری فوج کو جو ان شہروں کی اعانت
اور مدد کرنے آئی تھی شکست دی۔ اِس کی فوج کا ایک اور حصہ یہودیہ
کے بیچ سے گذرا اور "۴۶ فصیل دار شہر اور بیشمار چھوٹے چھوٹے قصبات
اور شہر جو ان کے آس پاس تھے" فتح کئے (۲-سلاطین ۱۸: ۱۳) فاتح
یہ بھی بیان کرتا ہے "میں دو لاکھ ایک سو پچاس اشخاص چھوٹے اور بڑے
مرد اور عورتیں۔ گھوڑے۔ خچریں۔ گدھے۔ اونٹ۔ مویشی اور بھیڑیں
بے تعداد ان جگہوں سے اپنے ہمراہ لایا اور اُن کو مالِ غنیمت میں شمار کیا"
ملک کو اس طرح تہ و بالا کر کے حملہ آور فوج نے یروشلم کا محاصرہ کیا*
ہیبت زدہ حزقیاہ نے سنخرب کے پاس جو اُس وقت لکیس میں تھا
صلح کا پیغام بھیجا۔ رقم مطلوبہ زرِ کثیر تھا لیکن ہیکل کے ظروف دے دواکر
حزقیاہ نے فوراً ادا کر دی اور اسوری لشکر نے مراجعت کی۔ چند دن بعد
اِس گمان سے کہ جو شرائط اُس نے مقرر کی تھیں بڑی آسان تھیں سنخرب
نے حزقیاہ کے پاس شہر کے حوالے کرنے کے لئے قاصد بھیجا۔ حزقیاہ
نے مارے اضطراب اور گھبراہٹ کے یسعیاہ نبی کی صلاح اور مشورت کی
طرف رجوع کیا۔ نبی نے اُسے کہا کہ اِس مطالبہ کی مطلق پرواہ نہ کر

تمام اسوری مجموعہ پر فوقیت اور سبقت رکھتی ہے +
اسوری تخت پر ہوا اور بادشاہ جلوس فرما ہوئے اور یہہ بڑی سلطنت
عین اپنے عالیشان و شکوہ کے درمیان آن کی آن میں جاتی رہی فرعون
نکوہ شاہ مصر نے اطاعت و متابعت کا جوا اپنے کاندھے سے اُتار اُس نے
دھاوے کا کوچ بول لیا فلسطین میں سے یلغار کرتا اور شمال کی سمت
بڑھتا چلا جا رہا تھا کہ راستہ میں مجدو کے اوپر یوسیاہ شاہ یہوداہ دوچار ہوا
مگر قتل ہو کر مارا گیا (۲-سلاطین ۲۳: ۲۹-۲-تواریخ ۳۵: ۲۰-۲۳) کرکمس پر
اسوری لشکر سے مٹھ بھیڑ ہوئی لیکن اُس نے بھی منہہ کی کھائی +
اسی اثنا میں مادی جو مشرق میں ایک زبردست طاقت بن گئے تھے
اسوری سرزمین کو چشم طمع سے دیکھنے لگے کی اکس آریس شاہ مادہ اور نبوپلاسر
نے جو خاندان کلدی اور اسوری نائب تھا جسکے بیٹے نبوکدنضر نے کی اکس آریس
کی بیٹی سے شادی کی تھی اسوریہ کے بادشاہ کے خلاف ایکا کیا۔ان متحدہ
فوجوں نے نینوہ کا محاصرہ کرکے اُسے بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا۔ایک روایت
کہتی ہے کہ بادشاہ نے بدیں نیت کہ اپنے دشمنوں کے ہاتھ میں مبتلا نہ ہو خزانوں
کا انبار لگا اور اُن کی چار سو فٹ اونچی چتا بنا اپنی بیگموں کے ہمراہ اُسپر
بیٹھ گیا اور اسکو آگ لگا کر اپنے آپ کو شعلوں میں فنا کر دیا۔ان دونوں
سرداروں نے اسوری بادشاہت کو آپس میں بانٹ لیا چنانچہ شمالی حصہ
کی اکس آریس کے اور جنوبی نبوپلاسر کے ہاتھ آیا +

نئی بابلی یا کلدی سلطنت (۶۰۶-۵۳۸ قبل از مسیح) نئی بابلی
سلطنت کو کلدی سلطنت بھی کہتے تھے اور یہہ مغرب کی طرف بحیرہ روم تک
پھیلی ہوئی تھی نبوپلاسر نے اپنے بیٹے نبوکدنضر کو سیریہ میں بھیجا تاکہ وہ اُس

جگہ کی رعایا کو جس پر فرعون نکوہ شاہ مصر اپنے اختیار و اقتدار کا سکہ جمایا چاہتا تھا اپنی وفاداری اور دمسازی کی تحریک اور ترغیب دے۔ اِس بادشاہ کو کرکمس پر شکست دیکر اور اُسے مصر کے سوانوں تک رگیدکر نبوکدنضر مختلف بادشاہوں سے جن میں یہویقیم شاہ یہوداہ بھی شامل تھا نمک حلالی اور تابعداری کے عہد و پیمان لیتا بڑی عجلت سے بابل کی جانب پھرا تاکہ اپنے باپ کے تخت کو جو اُسکی موت سے خالی ہو گیا تھا حاصل کرے +

نبوکدنضر کا چمکیلا راج تینتالیس سال تک رہا۔ اِس کی فتوحات میں سے یروشلم کی بربادی (۲۔ سلاطین باب ۲۵) اور صور کا تیرہ سال کا محاصرہ ہے اور تعمیر کے کام سے جو بابل میں ہوا شہر کی فصلیں شہر پناہیں مندر اور دُنیا کے عجوبات "یعنی آویزاں باغات" تھے۔ کہتے ہیں کہ اُس نے یہ باغ اپنی مادی ملکہ کی دلجوئی اور تسلی کی خاطر جو اپنے ملک کے پہاڑوں کو یاد کرکے غمناک رہتی تھی بنائے۔ اِس نے بابل میں بہت سے برباد شدہ مندروں کو سرنو تعمیر کیا اور ترقی زراعت کے لئے ملک میں جابجا نہریں کھدوائیں +

نبوکدنضر کی موت پر سلطنت کے عروج میں فتور آنے لگا چنانچہ اِس کے بیٹے اور پوتے کے عہد میں چند سالوں تک اندرونی لڑائی جھگڑے جاری رہے اور پھر تخت ایک غاصب نبوناد یا نبونیدس نامے نے لے لیا۔ سلطنت کے آخری ایام کی حقیقتوں پر ظلمت اور تاریکی کا پردہ پڑا ہے۔ نبونیدس ایک جنگی مرد تھا اُس کے مذاق میں سے مندروں کی تعمیر۔ دیوتاؤں کی خبرگیری اور حفاظت اور پرانے پرانے روزنامچوں کا فراہم کرنا ہی پرانے مندروں کی نئی تعمیر پر اُس نے اُن کے کھنڈروں کو جڑ تک صاف

کر دیا تاکہ اُن مخفی اور لمبی لمبی تحریروں کو جو اُن کے بانیوں نے کندہ کی تھیں
معلوم کرے۔ یوں اُسے مقام سپر میں سورج کے دیوتا شمس کی ہیکل کی دوبارہ
تعمیر پر نارام سین کی تحریر جس نے اُس کی بنا عنقریب ۳۷۵۰ برس
قبل از مسیح میں ڈالی دستیاب ہوئیں لیکن جب وہ اِس طرح کے کاموں
میں ہمہ تن محو اور مشغول ہو رہا تھا اُس کے دشمن سلطنت کی بربادی کی بندشیں
اور تجویزیں گھڑ رہے تھے (دیکھو صفحہ ۱۵۱) +

مادی جن کے ہاتھ میں شمالی بادشاہت کی زمام سلطنت تھی نبوپلاسر
اور بابل کے بیچ اُس کے خاندان کے دورِ عہد میں اپنی دوستی کا دم بھرتے
رہے۔ لیکن اب جبکہ سلطنت کی طاقت کی باگ دور اجنبی ہاتھوں میں آ گئی
اُن کا بادشاہ استیاجس بغض و عناد کی نگاہ سے سرحدوں پر سے دیکھنے
لگا جس وقت وہ اِس طرف لشکر کشی کی تیاریوں میں مصروف ہو رہا تھا
اُس کی رعایا میں سے ایک شخص خورس نامے فارسی نے علمِ بغاوت بلند
کیا اور اُس کی بادشاہت کو اُلٹ کر مادی فارسی بادشاہت کی بنا ڈالی +

فارس نے خورس کے زیر فرمان مادہ کے فتح کرنے سے (۵۴۹ قبل
از مسیح) شمالی بابل پر تحکم اور فرمانروائی حاصل کی۔ خورس کی فتوحات سے
قومیں چونک گئیں اور اُن کے اوسان خطا ہو گئے۔ اُس کی فتوحات نے نہ
فقط اکیلے بابل ہی کو بلکہ مصر۔ لدیہ۔ اور یونان کو بھی لرزا دیا۔ اِن طاقتوں نے
باہمی اغراض کو بچا رکھنے کے لئے ایک معاہدہ کیا لیکن قبل ازیں کہ وہ اپنی
اپنی فوجوں کو ایک جگہ جمع کریں خورس ایشیائے کوچک پر چڑھ آیا اور کرسس
شاہ لدیہ کو شکست دیکر ملک کو اپنی بادشاہت میں ملا لیا اور بادشاہ کو قید
کر کے لے گیا +

خورس کی دوسری تجویز بابل پر رزم کشی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اسوقت نبونیدس اور اُس کا بیٹا بلشذر دونوں مل کر حکومت کرتے تھے لیکن سلطنت کا انتظام اور اہتمام موخرالذکر کے ہاتھ میں تھا۔ خورس نے بابل کا جو اُس وقت بلشذر کے زیرِ انتظام تھا محاصرہ کیا اور اُسے بلا کسی طرح کا صدمہ پہنچانے کے فتح کر لیا (دانی ایل ۵: ۳۰ و ۳۱) +

یہہ بات کہ خورس نے دریائے فرات کا پانی کاٹ کر کسی اور طرف کو نکال دیا اور خود اپنی فوج لیکر دریا کے طاس میں سے شہر کے اندر داخل ہو گیا بے بنیاد ہی۔ کہتے ہیں کہ بابل کے بڑے دیوتا مردک کے کاہنوں نے نبونیدس کی سورج کے دیوتا شمس کی مردک کے برابر تعظیم اور تکریم کرنے کی حرکت سے غصہ میں آکر شہر کے پھاٹک کھول دئے اور فارسی لشکر کو اندر آنے کی کھلم کھلا اجازت دیدی (۵۳۹ قبل از مسیح) اس طور پر ایشیا کی تیسری بڑی دنیوی طاقت تمام ہوئی اور چوتھی کی بنیاد پڑی +

مادی فارسی سلطنت۔ فارسی اُن فرمانروا قوموں سے جو اُن سے پہلے گذریں مختلف تھے۔ یہہ خاندان سے ایرین نسل کے اور طبیعت اور مزاج میں اسوریوں اور بابلیوں کی نسبت زیادہ نرم دل حلیم الطبع تھے اور اپنی مفتوحہ قوموں کے اوپر جبر و تشدد بہت کم روا رکھتے تھے بادشاہ کو فی الحقیقت اختیارِ مطلق حاصل تھا اور جیسا کہ استر کی کتاب میں لکھا ہی وہ اپنی رعایا کے جان و مال پر پورا پورا اقتدار رکھتا تھا پھر بھی فارسی حکومت نسبتاً ملائم دل اور بردبار طبیعت تھی +

خورس نے اپنی نئی بابل کی رعایا کے ساتھ شفقت اور مہربانی کا سلوک کیا اُن کے مذہب اور دیوتاؤں کی واجبی تعظیم اور عزت کرنے سے

اُن کے دلوں کو موہ لیا اور اُنہیں اپنا ہوا خواہ بنا لینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت
نہ کیا۔ اُس نے جلاوطنوں کو جو حالت اسیری میں بابل میں آئے تھے
اپنے اپنے ملکوں کو لوٹ جانے کی اجازت دی۔ یہودیوں کی طرف جو
اِس سلوک سے مستثنٰے نہ تھے خاص التفات اور توجہ کی گئی خورس
نے ایک فرمان شاہی نافذ فرمایا (یسعیاہ ۴۴: ۲۸ و ۴۵: ۱-۴۔ یرمیاہ ۲۵:
۱۱ و ۳۳: ۷-۱۰۔ عزرا ۱: ۱) جس میں اُس نے اُنہیں اجازت دی کہ یروشلم
کو جائیں اور اپنے شہر اور ہیکل کو سرِ نو تعمیر کریں۔ اُس نے ہیکل کے ظروف
بھی جو بنوکدنضر اپنے ہمراہ لے آیا تھا اُنہیں واپس دیدئے +

فارسیوں کا مذہب ڈوالزم تھا یعنی دو بڑی روحانی طاقتوں کو
ماننا۔ اِن میں سے ایک کو جو نیکی کی بانی تھی اُرمزد اور دوسری کو جو بدی
کی بانی تھی اہرمن کہتے تھے۔ اُرمزد زندگی کا دینے والا اور تمام اچھی چیزوں
کا سرچشمہ تھا۔ اہرمن موت اور ہر طرح کی آفتوں مثل افلاس کشت وخون
بیماری۔ گناہ اور موت کا منبع تھا۔ اِس کے زیر بہت سی بد روحیں تھیں
جنکے ذریعہ وہ اپنے بد ارادوں کو پورا کرتا تھا +

فارسیوں کے پاس بُت اور مورتیں تو نہیں ہوتی تھیں۔ وہ سورج
چاند۔ ستاروں۔ آگ اور تمام روشنی دینے والے اجرام اور اجسام
کو خدا کا نشان سمجھتے تھے۔ اُن کی عبادت جو قربانی وغیرہ سے مستغنی
تھی سیدھی سادی اور زیادہ تر دعا اور ستایش سے بھری ہوئی تھی
اُن کی مقدس کتاب کو جس میں مذہبی قوانین۔ گیت اور دعائیں بکثرت ہیں
اوستہ کہتے ہیں +

مادی فارسی بادشاہت بہت تھوڑے عرصہ یعنی صرف دو سو سال

تیرھواں باب
سیریہ یا شام کے بیان میں

انگریزی بائبل میں سیریہ کو عبرانی ارام لکھا ہے۔ اِس نے بڑے کام
نام سے بعض اوقات ایک کشادہ قطعہ مراد لیا جاتا تھا جس میں فلسطین۔
فنیکی اور اِن کا شمالی علاقہ بھی شامل سمجھا جاتا تھا۔ محدود معنی میں اِس
کا اطلاق صرف دمشق اور اُس کے اِردگرد کے چھوٹے سے علاقہ پر ہوتا
تھا مگر زیادہ خصوصیت یہ ملک تھا جو فلسطین کے شمال کی طرف مشرق
میں دریائے فرات اور مغرب میں فنیکی۔ بحر اعظم اور ایشیا ر کوچک تک
پھیلا تھا ✦

سیریہ کا شمالی حصّہ بلند اور مشرقی ہموار صحرائے عرب تک پھیلا ہے۔
شمال مغربی حد پر امانس اور طارس کے پہاڑ واقع ہیں۔ لبنان اور اینٹی
لبنان کے متوازی سلسلے جو فلسطین کے شمال میں ہیں اِن کے مابین
ایک تنگ اور لمبی وادی ہے جسے کولے سیریہ (کھوکھلا سیریہ) کہتے خاص
دریا لطنی اور انطس اور برادا یا ابانہ ہیں ✦

کولے سیریہ۔ کولے سیریہ جو کہیں کہیں کوہ لبنان کی اُبھری ہوئی
نوکوں میں بھنچی پڑی ہے عرض میں مختلف تین یا چار میل سے پندرہ میل۔

لیکن آبنائے سوئز کے ذریعہ تجارت کے بدل جانے سے اِس کی رونق پر سخت صدمہ پہنچا ہی +

کرکمس - جو فرات کے منبع پر واقع تھا اب جرابُلس کے کھنڈروں میں نظر آتا ہی - صدیوں تک یہہ مقام شمالی سیریہ کی حِتّی بادشاہت کا پایۂ تخت رہا اور ایک عام رہگذر اور بلند جگہ پر واقع ہونے کے سبب بڑا شہر بن گیا - ایک زمانہ تک مصر اور اسوریہ کے مابین لڑائی اور فساد کی جڑ بھی تھا - مجدّو کی لڑائی کے بعد (۶۰۸ قبل از مسیح) فرعون نکوہ اس پر قابض ہوا لیکن تین سال بعد نبوکدنضر نے اِسے پھر چھین لیا (۲ توا ۳۵: ۲۰ - ۲۴ و یرمیاہ ۴۶: ۲) +

حمات - اورانطس پر - وسطی کورس کے قریب اور ملکِ موعود کی شمالی حد پر واقع تھا - بائیبل میں بار بار اِس کا نام آتا ہی (گنتی ۱۳: ۲۱ و ۳۴: ۸) صُوبہ کے بادشاہ کی شکست پر یہاں کے بادشاہ نے داؤد کے پاس تحفوں کے ساتھ مبارکباد بھیجی (۲ سیمو ۸: ۹ و ۱۰) سلیمان کے عہد میں یہہ اِسرائیل کے تابع تھا لیکن پھر خود مختار ہوگیا - یربعام ثانی کے دورِ عہد میں دوبارہ فتح کیا گیا (۲ توا ۸: ۴ و ۲ - سلا ۱۴: ۲۸) آخر میں اِس کا ذکر اُن جگہوں میں ملتا جنہیں سنحرب نے فتح کیا (۲ سلا ۱۸: ۳۴ و ۱۹: ۱۳) +

بالبق - "بعل کا گھر" یا "سورج کا شہر" یہہ لفظ یونانی ہلیو پولس کا مرادف ہی کوہ سیریہ کے بیچ دمشق کے شمال مغرب ۳۵ میل پر واقع اور بعل کی پرستش کا مرکز تھا - یہہ اپنے کھنڈروں کے لئے جن میں دو مندر بھی داخل ہیں مشہور ہی +

تھا اسرائیل اور یہوداہ کی متحدہ سپاہ کو راماتِ جلعاد پر زک دے کر اپنی عزت
سلطنت بنا لیا (۲ سلا ۸: ۲۸ و ۱۰: ۳۲ و ۳۳ و ۱۳: ۳-۷) مگر یہوداہ کے
بادشاہ نے حزائیل کے پاس عمدہ عمدہ تحفے اور ہدیے بھیجنے سے اپنا
دار الخلافہ بچا لیا (۲ سلا ۱۲: ۱۷ و ۱۸) +

بن ہدد سوم شاہ دمشق کے عہد میں یہوآس شاہ اسرائیل نے پے
در پے فتحیابیاں حاصل کر کے اسوریوں سے اپنے علاقے پھیر لیے (۲ سلا
۱۳: ۲۵) یربعام ثانی نے اور بھی فتوحات کیں جن میں اُس نے اسرائیل
کے واسطے دمشق اور حمات کو فتح کیا (۲ سلا ۱۴: ۲۸) ایک سو برس بعد
اسرائیل اور دمشق کے بادشاہ یہوداہ کی مخالفت پر پھر ملے ہوئے نظر
آتے ہیں (۲ سلا ۱۵: ۳۷) اِس موقعہ پر آخز شاہ یہوداہ نے اسور کے
بادشاہ سے کمک کی التجا کی (۲ سلا ۱۶: ۵-۹) تگلت پلاسر جو آپ سیریہ سے
لڑ رہا تھا اس پیغام سے بڑا خوش ہوا کیونکہ اس سے اُسے اپنی فتح کی تجویز کو
عمل میں لانے کا عمدہ موقعہ مل گیا چنانچہ اُس نے بلا تامّل یہ درخواست
فوراً منظور کر لی جس کا نتیجہ دمشق کی آخری بربادی اور اُس کے باشندوں
کی اسوریہ میں جلاوطنی ہوا (عموس ۱: ۵) +

چودھواں باب
فینکی کے بیان میں

وسعت - قدیم فینکی میں ساحل کے نشیب کا تھوڑا سا حصہ جو بحیرۂ روم اور کوہستانِ لبنان کے مابین ہی شامل تھا۔ فینکی خاص کا طول ۲۸ میل اور مختلف عرض ایک میل سے پانچ میل تک تھا لیکن مُلک کی فضیلت دُنیا کے معاملات اور واقعات پر اس کی تاثیر رقبہ کی کمی سے کہیں زیادہ تھی۔

اِس کی وسعت مختلف زمانوں میں مختلف رہی ایک وقت بحیرۂ اعظم کے ساحل کے کنارے کنارے ایک سو میل بلکہ اِس سے بھی زیادہ علاقہ اِس میں داخل تھا۔ یہہ سرزمین مُلکِ موعودؔ کی حدود کے اندر تھی لیکن بنی اسرائیل نے اِسے کبھی فتح نہیں کیا۔ فینکی نام پُرانے عہد نامہ میں کہیں نہیں آیا مگر نئے عہد نامہ میں بار بار آتا ہی (اعمال ۱۱: ۱۹ و ۱۵: ۳ و ۲۱: ۲) قدیم باشندے اِسے کِنعان یا کنعان کے نام سے ، کے معنی نشیب قطعہ ہیں پکارتے تھے +

آب و ہوا سب ٹراپیکل اور زمین زرخیز ہی جس میں بکثرت میوہ جات مثل نارنگی - نیمبو - انجیر - آڑو اور انار پیدا ہوتے تھے +

باشندے - جنکو عام طور پر بائیبل میں زدونی کہا گیا ہی بڑے ذکی اور کلوں کے فن میں بڑی مہارت رکھنے والے تھے اُن لوگوں نے

خاصکر جہاز اور چاندی کے اسباب اور زیورات بنانے میں بڑا نام پیدا کیا اور ساحل کی ریت سے شیشہ بنانے کا ہنر نکالا اور گاڑھا قرمزی رنگ جسے "صبیدا ئی احمر" کہتے ایک عجیب وغریب گھونگے سے جو مہنگ مولا تھا بنایا۔ فنیکی عورتیں کشیدہ نکالنے میں بڑی کمالیت اور دسترس رکھتی تھیں +

اہلِ فنیکی تجار اور سوداگر پیشہ تھے جو دُور دُور کے ملکوں مثلاً ہسپانیہ یا اسپین انگلستان عرب اور ہند میں جاتے اور اِن ملکوں کی پیداوار کے ساتھ واپس آتے تھے۔ اپنے ملک کی تنگ حدود سے تنگ آکر بعض دوسرے ملکوں میں جا کر بسنے لگے۔ کارتھیج جو شمالی افریقہ میں روم کا بھاری رقیب شہر تھا فنیکیوں نے ہی بسایا تھا +

فنیکی اسرائیلیوں کے قریبی ہمسایہ تھے اور آپس میں کمال ملنساری اور تپاک سے رہتے سہتے اور تجارت کیا کرتے تھے۔ سلیمان نے ہیکل کی تعمیر کے وقت شہتیر اور لائق کاریگر فنیکی سے منگوائے اور اس کے معاوضہ یا صلہ میں اُن کو گندم اور روغن دیا (۲ توا ۲: ۱۶ و ۱ سلا ۵: ۹) اور حورام شاہِ صور کو جلیل کے بیس شہر عطا کئے (۱ سلا ۹: ۱۱-۱۳) جناب شاہ اسرائیل نے ایک فنیکی شہزادی سے شادی کی +

فنیکی زبان کا لب ولہجہ عبرانی تھا۔ تحریری زبان کے حروف تہجی سکے سوجد جنہیں بعد میں اور قوموں نے بھی اختیار کیا یہی لوگ بتائے جاتے ہیں +

اہلِ فنیکی زیادہ تر بعل اور عستارات کی پرستش کرتے اور اُن کو اپنے خاص دیوتا سمجھ کے پوجتے تھے۔ بعل جس کے معنی مالک یا صاحب ہیں اور جو عام طور پر الٰہی وجود پر بولا جاتا تھا مختلف ملکوں میں مختلف دیوتاؤں

کے لئے مستعمل ہوتا تھا بلکہ بعض اوقات سچے خدا یہوواہ پر بھی عاید ہوتا تھا (ہوسیع ۲: ۱۶) دیوتا کے نام کے ساتھ اُس کی شخصیت یا کام کے لحاظ سے خاص قسم کے لقب بھی لگا دیئے جاتے تھے مثلاً بعل زبوب۔ فلسطیوں کا مکھیوں کا دیوتا بعل بیورؔ خلا کا دیوتا جسے موآبی پُوجتے تھے اِس کی جمع بعلیم ہے۔ عستارات یا عستارات جو عشق کی دیوی تھی مقدس درخت کی شکل میں اپنی شبیہہ کی جھلک دکھاتی اور درختوں کی گھنی جگہوں میں پوجی جاتی تھی۔ بدترین نفسانی اور شہوانی ناپاکیاں عبادت کا جز تھیں عستارات اُن چھوٹے دیوتاؤں میں سے ایک تھی جنہیں سلیمان نے اختیار کیا (۱سلا ۱۱: ۵) بعل کی پرستش کو اسرائیل کی بادشاہت میں اخیاب کی جورو ایزبل نے رواج دیا +

ملک فینکی سیاست اور حکومت کے لحاظ سے ایک واحد حاکم کے جو اختیار مطلق رکھتا ہو ماتحت نہ تھا بلکہ خاص شہر جن میں صیدا اور صیدا خاص دخل رکھتے تھے ایک عہد نامہ میں شریک ہو کر حکومت کرتے تھے۔ دوسرے بڑے بڑے شہر اور قصبے اروَد۔ جبل۔ بری تس۔ صرفتہ اور اکو تھے۔ ابتدا میں صیدا فرمانروا شہر تھا لیکن بعد ازاں صور اِس پر سبقت لے گیا۔ جب دان کے لوگوں نے قاضیوں کے زمانہ میں فینکی نوآبادی لیس کو برباد کیا تو لکھا ہے کہ صیدا سے دُور ہونے کے سبب کوئی اِس کا چھڑانے والا نہ ہوا۔ اگرچہ صور اِس جگہ سے بہت قریب ہے لیکن اِس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ یاری اور مددگاری کا اصل چشمہ صیدا ہی تھا (قاضی ۱۸: ۲۸) +

صُور۔ جو یافہ سے ۸۵ میل شمال کی طرف اور ناصرت سے قریباً ۳۰ میل پر واقع ہے پہلے پہل سمندر کے کنارہ پر بسا تھا۔ یہ شہر بڑا مضبوط

میں اعلیٰ دستگاہ رکھتے تھے (حزق ۲۷: ۹) +

صرفتہ۔ نئے عہدنامہ کا صارپت اُس بیوہ کا گھر تھا جس نے ایلیاہ نبی کی مہمانداری کی (۱ سلا ۱۷: ۹) +

بیروت۔ زمانۂ حال کا بیرت نسبتاً نوآباد اور تجارتی شہر ہے۔ آجکل یہاں ایک عیسائی کالج ہے +

اکو (اکا) انجیل کا پطولمیس اور زمانۂ حال کا ایکر آشر کے فرقہ کو دیا گیا تھا (قاضی ۱: ۳۱) لیکن اصل باشندے کبھی بیدخل نہیں ہوئے۔ پولس یروشلم جاتے وقت یہاں آیا (اعمال ۲۱: ۷) +

دریائے نیل - جو ملک کی تمام لمبائی میں بہتا بغیر کسی معاون کے اکیلا دریا ہے - مصر نشیب میں داخل ہو کر یہہ دو شاخوں میں پھٹ جاتا اور پھر آگے جا کر اور کئی شاخیں بن کر بحیرہ روم میں جا گرتا ہے +

نیل کا منبع وسط افریقہ کی جھیلوں میں ملتا ہے - چونکہ اس کے منبعوں کے آس پاس بارش کثرت سے ہوتی موسم برسات میں طغیانی پر آجاتا اور مہینوں تک ڈیلٹا کی نشیب زمین کو ڈھانپ رکھتا ہے - مصر نشیب میں یہہ طغیانی جون کے آخر میں شروع ہوتی اور پانی متواتر تین مہینوں تک بڑھتا رہتا ہے - بعض [illegible]ن پر یہہ طغیانی دریا کی معمولی سطح سے ۲۵ فٹ اوپر ہوتی ہے اور کبھی اس سے بھی زیادہ - اس موقع پر ملک گویا سمندر بن جاتا ہے - دہانہ کے قریب طغیانی بہت کم ہوتی اور نومبر کے آخر میں زمین بونے کے لئے کافی خشک ہو جاتی ہے - درو کے ایام ماہ مارچ ہیں +

مصر زرخیز اور سرسبز ملک ہے جو قدیم زمانوں سے اناج کی پیداوار کے لئے مشہور چلا آیا ہے - متقدمین اسے "دنیا کا ذخیرہ" کہتے تھے - گیہوں بڑی بڑی [illegible]ار میں مصر سے روم کو جاتی تھی چنانچہ وہ جہاز جس پر پولس روم کو جا رہا تھا مصری گیہوں ہی سے لدا تھا (اعمال ۲۷: ۶ و ۳۸) +

مصر نشیب میں گاہے بارش بھی ہوتی لیکن کاشتکاری سراسر آبپاشی پر موقوف ہے - اس کی پیداوار کی کثرت کی ایک بڑی وجہ تو وہ مصنوعی نہریں ہیں جو دریا سے نکلتی اور زمین کو پانی پہنچاتی ہیں اور دوسری گاڑھی سیاہ مٹی ہے جو سالانہ طغیانی کے ختم جانے پر پیچھے رہ جاتی +

انواع و اقسام کے اناج کے علاوہ مصر میں سن - روئی - خربوزے - پیاز اور دیگر گرم ملکوں کے میوے جن میں نارنج اور لیمو داخل ہیں پیدا ہوتے

بادشاہوں کے پہلے خاندان کا بانی تھا ڈالی۔ یہ شہر مصریوں کے اس ملک پر
قابض ہونے کے ابتدائی حصہ میں بالکل تباہ و برباد کر دیا گیا۔ میمفس کے قریب
سراپیم ہی جہاں مقدس سانڈ دفنائے جاتے تھے +

ضوآن یا طانس۔ ڈیلٹا کے شمال مشرق ہکساس بادشاہوں کا
پایۂ تخت اور بڑا پرانا شہر تھا (گنتی ۱۳: ۲۲) گمان کیا جاتا ہے کہ یوسف اسی شہر
میں رہتا تھا۔ ضوآن کے کھنڈروں میں رعمسیس دوم کا بُت ملا ہے جس کے
ٹکڑے سب سے بڑے قد کی مورتوں کے ہیں۔ اِن ٹکڑوں کے ملنے پر اصل
مورت کی بلندی کا اندازہ جو لگایا گیا ۹۲ یا چبوترہ ملا کر ۱۲۵ فٹ ہے۔ بہت
شاہانِ مابعد میں سے کسی نے توڑ ڈالا اور اُس کے ٹکڑے پھاٹک میں لگا دیئے

پتھوم۔ ذخیرہ خانہ کے شہروں میں سے ایک ہے جو بنی اسرائیل نے بنائے
گمان کیا جاتا ہے کہ یہ ضوآن کے قریب واقع تھا +

پلوزیم۔ خاکنائے کے قریب سرحدی قلعہ تھا۔ اِسی جگہ کمبیسس نے
مصر کے بادشاہ کو شکست دی اور مصر کو فارسی صوبہ بنایا +

تحفنحیس۔ مصر کی شمال مشرقی سرحد پر واقع تھا اور جس وقت نبوکدنضر
نے یہوداہ کی بادشاہت اُلٹ دی یہ کسی قدر شہرت رکھتا تھا۔ یرمیاہ نبی اپنے
ہموطنوں کی ایک گروہ کے ساتھ جو یوحنا کی سرپرستی میں تھی یہاں آیا
(یرمیاہ ۴۳: ۷-۱۳ و ۴۴: ۱) +

مجدال۔ بنی اسرائیل کے خروج کے موقعہ پر اُنکے راستہ میں پڑا +

سکندریہ۔ اِس کی بنا سکندر اعظم نے ۳۳۲ قبل از مسیح میں ڈالی
یہ شہر ڈیلٹا کے شمال مغرب بحیرۂ اعظم پر واقع تھا اور طالمیوس کے عہد میں
مصر کا دار الخلافہ۔ اِس عہد میں اِس نے یونانی تعلیم کا بڑا مرکز بننے اور ایک

زیادہ اعتدال کو نگاہ رکھتے اِس حساب سے کوئی دو ہزار برس گھٹا دیتے ہیں۔ اِس فرق کی وجہ وہ طریقہ ہی جو منیتھو کے شجرۂ نسب کے بیان کے سمجھنے میں اختیار کیا جاتا ہی۔ یہہ مصنف کل بادشاہوں کو اکتیس خاندانوں میں منقسم کرتا اور ہر ایک کے زمانہ کا عرصہ بھی بتاتا ہی۔ جس بات پر شبہ کا احتمال ہوتا وہ یہہ ہی کہ آیا یہہ خاندان من کل الوجوہ ایک سلطنت واحد پر یکے بعد دیگرے جلوس فرما ہوئے یا بعض حالات کے سبب انہیں ایک دوسرے کے ہمعصر خیال کرنا چاہئے جو مصر نشیب اور فراز کی مختلف ریاستوں پر حکمرانی کرتے تھے۔ سنگہائے یادگار کی تحریرات مقدم الذکر خیال کی تائید کرتی ہیں +

مینس پہلے تاریخی بادشاہ نے میمفس کو اپنا دارالحکومت بنایا اور اُسے دریائے نیل کی طغیانی سے بچانے کے لئے خندقیں کھودیں۔ چوتھے خاندان کے بادشاہ بڑے نامی تعمیر کنندہ تھے۔ اِس خاندان کے بادشاہ چیاپس نے غازہ کا بڑا مینار بنایا +

ایک طویل عرصہ کے بعد جس کی نسبت تاریخ اور اخبار سے بہت کم اطلاع ہم پہنچی ہی مصر بارھویں خاندان کی تخت نشینی پر تاریکی اور ظلمت کے پردہ سے باہر نکل آتا ہی (۲۴۰۰ ق۔م) اس وقت میمفس کے عوض تھیبس دارالخلافہ بنا۔ تھیبانی بادشاہوں کا زمانہ کیونکہ یہہ عرصہ اسی نام سے معروف ہے بڑی روشنی کا زمانہ تھا۔ مصری تہذیب اِس وقت اپنے معراج کے اعلیٰ پایہ پر پہنچی ہوئی تھی۔ اِس چمکیلے زمانہ کے بعد وہ زمانہ آیا جو ہکساس یا گلے بان بادشاہوں کے زمانہ کے نام سے مشہور ہی۔ عرب یا سیریہ کی گلہ بان قوموں نے اِس مُلک پر حملہ کرکے مصر کے باشندوں کو اپنا مطیع بنالیا۔ یہہ لوگ گنوار اور وحشی تھے اور انہوں نے مُلک کی ابتدائی تہذیب کے سنگہائے یادگار کو سخت صدمہ اور

آبنائے سوئیز بحیرہ روم سے ملا کر مغربی یورپ اور ہند-چین-جاپان اور آسٹریلیا
کے مابین شاہراہ بنا دی گئی ہی +

اس خلیج سے لگا ہوا ایک ساحل ہی جو جنوب کی طرف بڑا تنگ اور شمال
کی طرف کسی قدر چوڑا ہی- اس کا شمالی حصہ ایتام کا بیابان اور جنوبی سین کا بیابان
ہی- جب بنی اسرائیل مصر سے نکل کر بیابان میں آئے تو اسی ساحل کی زمین
میں سے سفر کیا- اسی جگہ مارہ کے تلخ پانی اور اس کے بان حصہ سیل جنوب
کی طرف آگے جا کر ایلیم تھا جہاں بارہ میٹھے پانی کے چشمے اور ستر کھجور کے
درخت تھے +

خلیج عقبہ- جو آجکل دنیا کی تجارت میں بہت کم قدر رکھتی ہی سلیمان اور یہوسفط
کے ایام میں اسرائیلیوں کی غیر ملکی تجارت کا دروازہ تھی- اس کے ساحل کی طرف
پہاڑ بہت قریب آجاتے اور عمود وار بلندی میں خلیج کی طرف اُتر آتے ہیں +

شہر- ایلات یا ایلوت (کھجوریں) خلیج عقبہ کے سرے پر موجودہ
گاؤں عقبہ کی جگہ پر ادومیوں کا شہر تھا +

ابیزین جبر- جہاں اسرائیلی قادس میں آنے سے پہلے خیمہ زن ہوئے
اور جہاں بعد میں سلیمان نے اپنی بحری چھاؤنی بنائی خلیج کے سرے کے پاس
واقع تھا +

بیابان سینا کے پہاڑوں کی فطرتی حالت- بیابان سینا
کے پہاڑ اپنی عظمت میں دلکش اور اپنی خموشی اور سنجیدگی میں متوحش- عریان
اور سنسان ہیں- یہ عرب کے ایلپس ہیں لیکن ایسے ایلپس جو سبزی سے خالی
ہیں- ایسے ایلپس ہیں جو سنسان صحرا میں واقع ہیں لہذا اُس تمام لباس سے
عریان ہیں جس سے سئیس اور انگریزی پہاڑوں کا نقشہ ہمارے دلوں میں

معتبر شہادتیں اِس کو بائیبل کا حورب یا سینا ہونا تسلیم کرتی ہیں۔ گمان کیا جاتا کہ اِسی جگہ موسوی شریعت دی گئی تھی۔ اِس پہاڑ کے شمالی پہلو میں الرّاحا کا بڑا میدان جو ایک میل سے زیادہ لمبا اور قریباً آدھ میل چوڑا ہے اور جہاں بنی اسرائیل نے پہاڑ کے مقابل خیمے کھڑے کئے" واقع ہے +

مونٹ سینٹ کیتھرین (۸۵۴۰ فٹ) جبل موسیٰ کے قریب شمال و مغرب میں واقع ہے۔ بعض مصنف اِن دونوں پہاڑوں کو ایک ہی پہاڑ کی دو مختلف چوٹیاں بتاتے ہیں۔ پہاڑ کے دامن میں ایک وادی کے بیچ سینٹ کیتھرین کی خانقاہ ہے جسے شاہنشاہ جسٹینین نے ۵۲۷ عیسوی میں تعمیر کیا۔ اِسی خانقاہ سے ٹشنڈارف نے ۱۸۴۴ء میں نسخہ سینا جو نئے اور پرانے عہد ناموں کا چوتھی صدی عیسوی کا یونانی نسخہ ہے دریافت کیا +

قدرتی حالت۔ بیابان سراسر بنجر اور ویران ہے اور پہاڑ وادیوں میں جن کے بیچ سے سال کے چند ہفتوں کے لئے موسم برسات میں تیز ندی نالے بہنے لگتے ٹوٹے پڑے ہیں لیکن دوسرے موقعوں پر سال کے بڑے حصہ میں یہاں ویرانی اور سنسانی برستی ہے۔ تو بھی کہیں کہیں سبزہ زار اور ہریالی موسمی جگہیں ہیں جہاں گھاس پات۔ تاڑ اور ببول کے درخت اور زراعتی باغات جو گرم ملکوں کے میووں سے مالامال ہیں ملتے ہیں۔ یہ "سدا بہار" جگہیں کسی چھوٹے سے چشمہ کے قریب جو کسی پہاڑی پر پوشیدہ ہے اور جس میں سے کوئی چھوٹا سا نالہ نکلتا اور نشیب میں اُتر کر وادی کو زندگی اور تروتازگی پہنچاتا پائی جاتی ہیں +

جگہ بجگہ پیالہ کے سے گڑھوں میں نخلستان ہیں جہاں ارد گرد کی پہاڑیوں کے پانی بہ کر جمع ہو جاتے ہیں۔ اِس قسم کی زمین کا ایک ٹکڑا تمام بیابان میں سب سے زیادہ زرخیز کوہ سربل کے شمال وادیٔ فاران ہے جو غالباً خروج کا رفیدیم

ہے جہاں اسرائیلیوں اور عمالیقیوں کی لڑائی ہوئی۔ اِس کی پھلداری کی وجہ سے دونوں مخالف فوجیں قبضہ کے لئے باہم لڑتی اور مرتی تھیں +

اِس بات کے بارے ہیں کہ یہ زمین گذرے وقتوں میں آج کی بہ نسبت زیادہ سرسبز اور آباد تھی ہمارے پاس کافی شہادتیں موجود ہیں گمان غالب ہے کہ عمالیقی جو اُس وقت اِس بیابان میں بستے تھے جبکہ بنی اسرائیل اِس کے بیچ سفر کر رہے تھے تعداد اور طاقت میں اسرائیلیوں سے زیادہ تھے۔ اِسکی آبادی آجکل کوئی چھ ہزار بدوؤں کی ہوگی +

قادس برنیع۔ اسرائیل کوئی ایک سال کوہ سینا کی نواحی میں مقیم رہے اور پھر وہاں سے شمال مشرق کی طرف کوچ کرکے اُن پہاڑوں کے غربی پہلو سے جو خلیج عقبہ اور عرب سے متصل سنجاف لگے ہیں اور ایک لائم سٹون کے بیابان میں سے گذر کر قادس برنیع میں آئے۔ اِس سفر کے واقعات گنتی کی کتاب میں لکھے ہیں +

قادس برنیع کی جائے وقوع کا اندازہ لگانا دشوار ہے۔ ڈاکٹر ایچ۔ کلے ٹرمبل کے مطابق غالباً یہ وہ نخلستان ہے جو حبرون سے ۹۰ میل جنوب کی طرف واقع ہے۔ بیان کیا جاتا کہ یہ جگہ بڑی خوشنما اور پُرفضا ہے جو بیشمار جھاڑیوں سے بھری اور پھولوں اور پھلوں سے لدی ہے بارہ جاسوسوں کی ملک موعود کی جاسوسی سے واپسی تک بنی اسرائیل اِسی جگہ مقیم رہے +

سترھواں باب
ادوم کے بیان میں

حدود اربعہ اور قدرتی حالت۔ ادوم یا کوہ شعیر جو نئے عہدنامہ میں ادومیہ کہلاتا عربہ کے مشرق ایک پہاڑی قطعہ ہے جس کو شمال کی جانب موآب کی سرزمین سے نالہ زرد علیحدہ کر دیتا ہے۔ قدیم ادوم کوئی ۱۰۰ میل کے قریب لمبا اور ۲۰ میل کے قریب چوڑا تھا۔ اس کے پہاڑ لائم سٹون۔ آتش خیز چٹانوں اور سرخ ریتلے پتھر کے بنے ہیں جن کے بیچ ایسی سکڑی اور پیچدار وادیاں اور درے ہیں جہاں عمود نما اور خوشرنگ پہاڑیوں اور چٹانوں کے سبب سورج کی روشنی نہیں پہنچتی +

کوہ حور (وہ پہاڑ) عربہ کے مشرق ادوم کی شمال مغربی سرحد پر واقع ہے (گنتی ۲۰: ۲۳ و ۳۳: ۳۷) اس کی دو عریاں اور ننگی چوٹیاں ہیں جو بحر روم کی سطح سے ۴۸۰۰ فٹ اور عربہ کی سطح سے ۴۰۰۰ فٹ اونچی ہیں۔ ان چوٹیوں میں سے ایک پر مسلمانوں کی مسجد بموجب ایک روایت کے ہارون کی قبرگاہ پر بنی ہوئی ہے۔ اس پہاڑ کی شہرت اسرائیلیوں کے پہلے سردار کاہن کی موت اور دفن اور اس نظارہ کے سبب سے ہے جو اس کی چوٹی پر سے دکھائی دیتا ہے۔ اس کے نیچے قریب ہی مغرب کی طرف اور ایک چٹان کے ذریعہ نظروں سے اوجھل پڑا واقع ہے۔ اس کی ایک اور رقیب چوٹی مسمیٰ بہ کوہ حور شمال مشرق ۳۰ میل پر ہے +

مختصر تاریخ ۔ ادومی اپنی تاریخ کے تمام عرصہ میں وہی پُرانی اور روائیتی آبا واجداد والی عداوت اور دشمنی یعقوب کی نسل سے رکھتے رہے ۔ اِن لوگوں نے اسرائیلیوں کو بیابان میں سفر کرنے کے موقعہ پر اپنے ملک کے بیچ سے گذرنے کی اجازت دینے سے انکار کیا (گنتی ۲۰: ۱۴-۲۱ و قاضی ۱۱: ۱۷ و ۱۸) داؤد نے انہیں فتح کیا سلیمان نے اپنی رعیت بنایا اور یہوداہ کی بادشاہت کے عرصہ کے بڑے حصہ میں اُس کے زیر قبضہ رہے (۲ سیمو ۸: ۱۴ و ۲ سلا ۸: ۲۰ و ۱۴: ۷ و ۲ توا ۲۵: ۱۱ و ۱۲ و ۲۸: ۱۷) یہوداہ کی اسیری پر یہ کلدیوں سے مل گئے اِس سبب سے نبیوں نے اِن پر سخت لعنت ملامت کی (زبور ۱۳۷: ۷ و حزقی ۲۵: ۱۲-۱۴) یہوداہ کی اسیری کے وقت اِنہوں نے عمالیقیوں کو جو اِس ملک کے جنوب نجیب میں رہتے تھے نکال دیا اور یہوداہ کے جنوب کے کئی ایک مقامات چھین لئے ۔ پھر اسمٰعیل کی اولاد میں سے ایک قبیلہ جو نبطی کہلاتا تھا (پیدا ۲۵: ۱۳ و ۱ توا ۱: ۲۹ و پیدا ۳۶: ۳) ادومیوں پر قابض ہوا اور اِس جگہ ایک بڑی سلطنت کی بنیاد ڈالی جو عربی پطریہ کے نام سے موسوم ہے ۔ ارائنس اِس علاقہ کا بادشاہ ہیرودیس انطپاس کا سسر تھا (متی ۱۴: ۳ و ۴ و اعمال ۴: ۲۷) +

پرستش کرتے تھے۔ اس دیوی کے کاہن کاری بنتیس تھے۔ میلوں کی تقریب پر جو اس دیوی کی تعظیم میں کئے جاتے وحشیانہ ناچ ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ فروگیہ کے مذاق کے عجیب اور جوش دلانے والے باجے بجتے تھے۔
ان لوگوں کے قدیم بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ گارڈئیس تھا جس نے اُس حکایتی گرہ کو لگایا تھا۔ ایک قصہ کے مطابق اُس کے بیٹے میڈس کو دیوتا نے یہ خوبی عطا کی کہ جس چیز کو وہ چھوتا سونا بن جاتی تھی +

لدیا ابتدا میں ایک چھوٹی سی ریاست تھا جو بحیرہ ایجین کے ساحل پر محدود تھی لیکن بعد میں اس کی حدود بڑھ گئیں اور ان کے ساتھ آس پاس کا علاقہ جس میں ساحل کے یونانی شہر اور مشرق کی طرف فروگیہ داخل تھے مل گیا۔ دریائے ہرمس کے نزدیک سردیس اس کا پایہ تخت تھا۔ اہل لدیا تہذیب میں ایشیائے کوچک کی اور ریاستوں پر فوق لے گئے۔ ان کے پاس بھی اہل فروگیہ کی طرح ایک عجیب و غریب باجا تھا۔ یہ لوگ بانسری اور بربط نوازی کی مہارت میں مشہور زمانہ تھے لدیا کا آخری بادشاہ کراسس تھا جو دولت اور تعلیم کی حمایت میں شہرت رکھتا ہے عالموں اور فاضلوں میں سے جو اس کے دربار میں آئے سولن ایتھنی قانون ساز اور ایسپ قصوں اور افسانوں کا تصنیف کنندہ تھے۔ ایک قصہ بیان کرتا ہے کہ کراسس کو ڈیلفی کے غیب گو نے بتایا تھا کہ اگر وہ فارسیوں سے جنگ کریگا تو ایک بڑی سلطنت پامال ہو جائیگی۔ اس مبہم اور مشکوک جواب کے دھوکے میں پڑ کر وہ خورس شاہ فارس کے مقابل میدان میں اترا جس کا نتیجہ اُس کی خوفناک شکست اور لدیا کی بادشاہت کی بربادی ہوا +

لدیا کی فتح پر تمام ایشیائے کوچک خورس کے ہتھے چڑھا (٥٤٦ ق-م) اور جس وقت تک فارسی بڑی سلطنت کو سکندر اعظم نے ملیامیٹ نہ کیا اس کا

میں آنے سے پہلے گال لوگ سکونت پذیر ہوئے اور جنوبی گلاتیہ جو لقونیہ۔ لپدیہ اور فروگیہ کے مشرقی حصہ سے مشترک تھا داخل تھے۔ اِس کے خاص شہر انکریہ۔ طاویم اور پیسی نس شمالی گلاتیہ میں اور انطاکیہ۔ اقونیم۔ لسترا اور دربے جنوبی گلاتیہ میں تھے +

انکریہ۔ اِس صوبہ کا دارالحکومت تھا جو اب انگورا کے نام سے مشہور ایک ضلع میں جس کی شہرت بکریوں کے پالنے کے سبب ہے واقع ہے +

انطاکیہ۔ جنوبی گلاتیہ کا صدر مقام ہے جو رومی آبادی اور اِس صوبہ کی حکومت کا مرکز تھا۔ چونکہ اِس نام کے کئی اور شہر بھی تھے اِس لئے اُن سے امتیاز کرنے کی غرض سے اِسے "لپدیہ کا انطاکیہ" یا زیادہ صحیح طور پر لپدیہ کی طرف کا انطاکیہ کہتے تھے کیونکہ یہ شہر فروگیہ میں واقع تھا۔ پولس کی آمد کے وقت یہاں بہت یہودی اور یہودی مرید آباد تھے (اعما ۱۳: ۱۴-۵۲) +

اقونیم۔ انطاکیہ سے ساٹھ میل پر افسس۔ ترسس۔ سیریہ کے انطاکیہ اور فرات کے شہروں کے مابین کے سفری راستہ اوپر واقع تھا۔ اِس کے گرد و پیش کے میدان خوشنما باغوں اور گلزاروں سے ڈھکے ہیں +

لسترا۔ اقونیم کے جنوب و مغرب پندرہ میل پر لقونیہ کا شہر تھا۔ لسترا میں ہی پولس اور برناباس آدمیوں کے لباس میں دیوتا تصور کئے گئے اور اُنہوں نے بڑی مشکل سے لوگوں کو اپنی الٰہی تعظیم سے روکا +

دربے۔ یہ بھی لسترا کے جنوب مشرق بیس میل کے فاصلہ پر اور کلکیہ کے پھاٹک کے متصل لقونیہ میں واقع تھا (اعما ۱۴: ۱-۲۱) +

گلاتیہ مشتبہ نام ہے جس سے بعضے وقت جیسا اوپر بیان ہو چکا رومی صوبہ اور کبھی قوم گال کا ملک جس میں صرف صوبہ مذکور کا شمالی حصہ شامل تھا مراد لیا

جاتا تھا۔ اِن مشکوک معانی سے بہت بحث مباحثے اُن کلیساؤں کی جاء وقوع
کے بارے میں جن کے نام پولس نے گلاتیوں کا خط تحریر کیا برپا ہوئے بہت
سے عالم اِس خیال کو مانتے ہیں کہ مذکورۂ بالا خط انکریہ اور شمالی گلاتیہ کے دیگر
شہروں کے واسطے لکھا گیا۔ نیز وہ یہ بھی کہتے کہ پولس اپنے دوسرے سفر اور
شاید تیسرے میں بھی اِن شہروں میں آیا۔ اِس خیال کے معتقد اسے "فار دہن
گلاتیہ تھیوری" یعنی "شمالی گلاتیہ کا قیاس" کہتے ہیں اور اپنی رائے خط کے
بعض اشاروں پر جن سے اِن لوگوں کی متلون مزاجی اور غیر مستقل خاصیت
ٹپکتی قائم کرتے اور گمان کرتے ہیں کہ یہ خاصیت اہلِ گال کی تھی۔ دوسرے
خیال کے مطابق جو "ساؤتھ گلاتیہ تھیوری" یعنی "جنوبی گلاتیہ کا قیاس"
کے نام سے مشہور ہے یہ خط انطاکیہ۔ اقونیم۔ لسترا اور دربے کی کلیساؤں کو
لکھا گیا۔ پروفیسر ڈبلیو۔ ایم۔ رامسے جو اس خیال کے بڑے حامی ہیں مانتے
ہیں کہ نہ صرف پولس کے شمالی گلاتیہ کے شہروں میں جانے کی نسبت شہادت
ہی نہیں ملتی بلکہ اِس قسم کی آمد اُس کے دوسرے سفر سے جو اعمال کی کتاب
میں مرقوم ہے موافقت نہیں کھاتی +

کلکیہ۔ حاصلخیز ساحلی زمین تھی جو سلسلۂ کوہ طارس کے جنوب واقع اور
سیریہ سے بذریعہ کوہ امانس علیحدہ تھی۔ شرقی حصہ میں سیر حاصل میدان
تھے۔ اِس کا دار الخلافہ ترسس خاص شہر اور تعلیم کا مرکز۔ سڈنس پر واقع تھا
یہاں پولس پیدا ہوا +

پمفولیہ۔ ساحل کی نشیب زمین کے متصل جو شمال پر ناہموار میدانوں
سے محیط ہے واقع ہے [illegible] +

پرگہ۔ [illegible] اندر سات آٹھ میل پر دریائے سسطس کے قریب

لئے خاص عہد و پیمان کا کام دیتی تھیں چار قسموں یعنی اولمپیان۔ اسنتھمیان۔ پتھین اور نمین پر شامل تھیں۔ اِن میں سے پہلی دو بڑی مشہور تھیں کھیلوں میں لوگ دوڑتے۔ کودتے۔ تکہ بازی کرتے۔ چکر پھینکتے اور گاڑیاں دوڑاتے تھے۔ اِن کاموں کے واسطے مہینوں پہلے تیاریاں ہوا کرتی تھیں مقابلے جن کے قواعد بڑے سخت تھے تماشائیوں کے بڑے مجمع کے روبرو ہوتے تھے۔ فتحمند کا انعام ایک معمولی شے یعنی پتّوں کا تاج اور ہاتھوں میں کھجور کی شاخوں کا دیا جانا ہوتا تھا۔ پولس اور عہد جدید کے دیگر مصنفوں نے اِن کھیلوں کے اشارے اکثر کئے ہیں +

استوئیقی اور اپی کیورین فلسفہ کے مشہور مدرسے تھے۔ استوئیقی مانتے تھے کہ اخلاقی خوبی سب سے اعلےٰ نیکی ہے اور آدمی کو چاہئے کہ اُس کی پیروی بغیر کسی قسم کی خوشی کے حاصل کرنے کی نیت کے اُس کی ذاتی اچھائی کے سبب کرے۔ کہ دُنیا پر سخت قوانین سے جنہیں ایک حکیم مطلق خدا نے وضع کیا حکمرانی کی جاتی ہے۔ کہ آدمی کو تمام جذبات سے خواہ وہ خوشی کے ہوں یا غم کے آزاد رہنا چاہئے اور بغیر شکایت کرنے اور گڑگڑانے کے جو کچھ اُس پر بیتے سہنا چاہئے اور کہ آدمی کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ وہ اپنے فرائض بجا لائے اور اپنی زندگی الٰہی مرضی کے مطابق بنائے۔ اِس فرقہ کی بنا زینو نے تین سو برس قبل مسیح ڈالی۔ اپی کیورین فرقہ جس کا بانی اپی کیورس قریب قریب اِسی عہد میں تھا یہ تعلیم دیتا تھا کہ کوئی چیز فوق العادت مداخلت سے پیدا نہیں ہوئی بلکہ ہر شئے فطرتی اسباب کے ذریعہ بطور نتیجہ پیدا ہوتی ہے کہ اخلاقی خوبی جو سب سے اعلےٰ نیکی ہے خوشی کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ پس یوں استوئیقی اور اپی کیورین در اصل ایک دوسرے کے مخالف اور برعکس تھے +

یونانی ریاستیں۔ ابتداءً ایتھنی اطیقہ کا دارالحکومت اور لکونیہ میں سپارٹا یونانی ریاستوں کے درمیان سرآور دہ اور رقیب حکومت گاہیں تھیں۔ اہل ایتھنز نے تہذیب و اخلاق۔ علم و ہنر اور فلسفہ اور لٹریچر میں نام پیدا کیا۔ اہل سپارٹا زیادہ گنوار اور انگھڑ تھے مگر بدنی طاقت اور جنگی شجاعت میں بڑے مشہور +

مقدونیہ۔ یونان کی تاریخ کے آخری زمانہ میں ایک نئی ریاست جس کو مقدون یا مقدونیہ کہتے تھے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ یہ ریاست تھسلی اور بحیرہ ایجن کے شمال میں واقع تھی اور یونان کا حصہ شمار نہیں کی جاتی تھی۔ اس کے باشندے ہیلن شاخ کے بزرگ تھے جو اگرچہ غیر مہذب اور گنوار تھے مگر بڑے جفاکش اور بہادر تھے۔ یونانی عظمت اور بزرگی کے خاتمہ پر مقدونیوں نے اپنے بادشاہ فیلبوس مقدونی کے ماتحت تمام یونان کی سلطنت کی باگ اپنے ہاتھ میں لی (۳۳۸ ق-م) +

اِس وقت تمام مغربی ایشیا پر فارس کا تسلط تھا اور اس کے بادشاہوں نے مختلف موقعوں پر یونان کی فتح کے لئے کوششیں کیں۔ اُنکی یورشوں کے جواب میں فیلبوس کے بیٹے سکندر اعظم نے فارسیوں کے ساتھ جنگ و جدل شروع کئے اور ایشیا ء کوچک۔ صور، فلسطین اور مصر پر اپنے دبدبہ اور اقبال کا سکہ بٹھا کر مشرق کی طرف روانہ ہوا اور شاہِ فارس کو اربیلا کی لڑائی میں قدیم نینوہ کے نزدیک شکست دی۔ اِس وقت یونان سکندر اعظم کے وجود میں تمام مہذب اور شائستہ دنیا کا مالک و مختار بنا (۳۳۱ ق-م) +

سکندر کی حکومت تھوڑے عرصہ تک رہی (۳۳۶-۳۲۳ ق-م) لیکن اِس سے بڑے بڑے نتیجے پیدا ہوئے چنانچہ اُس کی فتوحات نے متفرق قوموں کو باہم ملا دیا اور انسانی ہمدردی کو جو اُس سے پہلے معدوم اور نامعلوم تھی

وسیع کر دیا۔ اِن فتوحات کی بدولت تمام غربی ایشیا اور شمالی افریقہ میں یونانی آبادیاں قایم ہوئیں جس کے سبب یونانی تہذیب اور زبان کا رواج بڑے زور سے دوسری قوموں میں جاری ہوا اور جس کے ذریعہ خاصکر مسیحی دین کے پھیلاؤ کے لئے راہ تیار ہوئی۔ نئے عہدنامہ کے یونانی زبان میں لکھے جانے کی وجہ یہی ہے +

یونان رومی حکومت کے تحت۔ سکندر کی موت (۳۲۳ ق م) کے بعد اُس کی بادشاہت چار بڑے حصّوں لعینی مصر۔ سیریہ۔ مقدونیہ اور طراقیہ میں منقسم ہوگئی جن میں سے پہلی دو خاص تھیں۔ اگرچہ یُونانِ خاص کی چھوٹی چھوٹی شہری ریاستیں باہمی عہد و پیمان کے ذریعہ کسی حد تک اپنی خودمختاری قایم رکھتی تھیں تو بھی مقدونیہ حکمران اور سربلند طاقت تھی لیکن انجام کار مقدونیہ اور اِن خودمختار ریاستوں کو رومیوں نے فتح کرکے اِنہیں رومی صوبہ بنا لیا (۱۴۲ ق۔م) +

انجیلی زمانہ میں یونان دو رومی صوبوں لعینی مقدونیہ اور اخایہ پر منقسم تھا۔ مقدونیہ کے صوبہ میں تھسلی اور طراقیہ اور بعض حصّے الیرقم کے شامل تھے۔ یہ صوبے بہ سبب پولس کی خدمت کے اور یورپ کی پہلی کلیسیاؤں کا منبع ہونے کے بائبل کا مطالعہ کرنیوالوں کے لئے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں +

صوبۂ مقدونیہ۔ پولس رسول ایشیا کے شہر طرواَس کو عبور کرکے پہلے پہل مقدونیہ کے صوبہ میں آیا (اعمال ۱۶: ۹-۱۱)۔ مقدونیہ سینٹ کا صوبہ تھا جس پر پروکانسل کی حکومت تھی۔ اِس کے خاص شہر تسلونیقہ۔ امفی پولس فلپی۔ نیاپُلس۔ اپولونیہ اور بریا تھے +

تسلونیقہ۔ بحیرہ ایجن کی خلیج تھرمک پر واقع تھا۔ اِس کا پہلا نام تھرما تھا

لیکن بعد میں سکندر اعظم کی بہن تسلونیقہ کے نام سے موسوم ہوا۔ یہ مقدونیہ کا دارالخلافہ تھا اور زمانہ حال میں سلونیقی کہلاتا اور یورپی ترکی کے دوسرے درجہ کے شہروں میں سے ہے۔ شاہ اگستس قیصر نے بسبب اُس مدد کے جو اُس نے رومی سینٹ کے خلاف لڑائی میں اس جگہ کے لوگوں سے حاصل کی شہر کو آزاد کر دیا۔ یہ شہر بسبب ویا اگنیشیا کے او پر واقع ہونے اور بندرگاہ بننے کے تجارت کا مرکز اور ارد گرد کے شہروں پر اثر ڈالنے کا منبع بن گیا (انسلو ۱: ۷، ۸) رسولی زمانہ میں یہاں بہت یہودی رہتے تھے اور اب بھی اس کی آبادی کا بڑا حصہ یہودی لوگ ہی ہیں +

امفی پلس - دریائے سٹرائمون کے دہانہ سے تین میل پر واقع تھا۔ کہتے ہیں کہ اس شہر کو یہ نام اس وجہ سے دیا گیا کہ یہ دریا اِسے عنقریب گھیر لیتا ہے (امفی - دائرہ اور پلس - شہر) +

فلپی - ایک چھوٹے سے دریا اور سمندر سے آٹھ یا نو میل پر واقع تھا۔ اس کی جاء وقوع کے نشان میں اب صرف کھنڈروں کے ڈھیر دکھائی دیتے ہیں۔ دریا کے کنارے پاس شہر کی پرانی دیواروں کے کھنڈروں کا پتہ لگتا ہے۔ ان میں ایک شگاف ہے جس کی بابت گمان کیا جاتا کہ یہ وہ پھاٹک ہوگا جس کے بیچ سے گذر کر پولس رسول دریا کے کنارے عبادت کی جگہ کو گیا (اعما ۱۶: ۱۳)۔ فلپی رومی آبادی تھا اور یہ عزت اِسے اُس فتح سے حاصل ہوئی جو اگستس اور انطونی نے بروٹس اور کسیس پر اس کے قرب وجوار میں پائی۔ اِس کے مجسٹریٹوں کے اختیارات وہی تھے جو روم والوں کے تھے۔ اعمال کی کتاب میں فلپی کو مقدونیہ کی اُس قسمت کا مقدم شہر لکھا ہے (اعما ۱۶: ۱۲)۔ چونکہ یہ شرف ان دنوں میں امفی پلس کو حاصل تھا اس لئے بعض اشخاص اس کا "پہلا" شہر

یعنی جس میں یہہ مسافر پہلے پہل وارد ہوے ترجمہ کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ نیاپلس
اِس کا بندرگاہ اِسی کا حصہ خیال کیا جاتا ہے +

نیاپلس (نیا شہر) موجودہ کوآلا ایک بلند پرومنٹوری پر واقع اور فلپی کا
بندرگاہ تھا جو اِس سے آٹھ یا نو میل کے فاصلہ پر تھا +

اپولونیا۔ ویا اگنیشیا کے اوپر تسلونیقی اور امفی پلس کے وسط میں واقع تھا
بریا۔ موجودہ وریہ تسلونیقے سے ۳۵ میل جنوب کو واقع ہے (اعما ۱۷: ۱۱) +

صوبۂ اخایہ۔ رومی صوبۂ اخایہ میں جزیرہ نمائے یونان یعنی مقدونیہ کا
جنوبی حصہ اور الیریقم معہ چند جزائر متعلقہ کے داخل تھے۔ پہلے پہل اخایہ مقدونیہ
کے صوبہ میں شامل تھا لیکن پھر ایک جدا صوبہ ہو گیا (۲۷ ق۔م)۔ پولس رسول
کی آمد پر یہ رومی سینٹ کے زیر اہتمام تھا اور اِس لئے یہاں کا حاکم اعلیٰ گالیو پروکانسل
کہلایا (اعما ۱۸: ۱۲) +

مُلک کا جنوبی حصہ جسے متقدمین پیلوپونیسس کہتے تھے اور اب موریا
کہلاتا مغرب میں خلیج کارنت اور مشرق میں خلیج سرونک کے ذریعہ منفصل ہے۔
خاکنائے کارنت کا سب سے تنگ حصہ جو چار یا پانچ میل چوڑا ہے اِن دونوں
کے بیچ واقع ہے۔ پیلوپونیسس پہاڑی ملک ہے خاصکر اپنی مغربی طرف پر اخایہ
کے شہر جو انجیل میں بیان ہوئے اتینی۔ کارنت اور کنخریہ ہیں +

اتینی۔ قدیم یونان کا بڑا مشہور شہر ہے اور اپنے بندرگاہ پیرس سے
جو خلیج سرونک پر ہے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہہ مورتوں۔ بتوں اور
مقدس جگہوں کا شہر تھا۔ تمام دیوتا مثلاً زیوس۔ بیکس۔ اپالو۔ مرکری۔ کیرس
اور دیگر معبودوں کی یہاں تعظیم ہوتی اور ہر ایک کے لئے مندر بنائے جاتے تھے
اگورا یا مارکٹ کی جگہ بتوں اور مذبحوں سے بھری تھی۔ گلی کوچے زرنگار درختوں سے

بداخلاقی کے سبب مشہورِ عالم ہوا۔ وینس (زہرہ) کی پرستش کے ساتھ جو اِس شہر میں کیجاتی بڑے درجہ کی شہوت رانی ہوتی تھی۔ پولس پہلی مرتبہ یہاں آنے پر ڈیڑھ سال رہا اور اُس کے خطوں میں سے دو لمبے چوڑے خط اُس کلیسیا کے نام جو اُس نے یہاں قائم کی لکھے گئے +

جسکو اکثر "ساموس کا حکیم" کہتے اِسی جزیرہ میں پیدا ہوا تھا +

پطمس۔ساموس سے جنوب کی طرف بیس میل کے فاصلہ پر ناہموار اور ویران جزیرہ ہے جو مجمع الجزائر سپوراڈیس سے متعلق ہے۔ایک روایت کے مطابق یوحنا رسول پطمس میں جلاوطن ہوکر آیا جہاں کہتے ہیں کہ کسی غار میں اُس نے اپنے مکاشفات پائے +

قوس۔جسکا رقبہ پچانوے مربعہ میل ہوگا تاکستانوں اور انگوروں کے لئے مشہور تھا۔یہاں ایسکولیپیس کی شان میں مندر بنا تھا جس کے ساتھ ایک طبی مدرسہ ملحق تھا۔یہ جزیرہ اپلیس اور ہپوکریٹیس کا مولد تھا +

روڈس۔جس کا رقبہ ۵۷۰ مربعہ میل ہے پہاڑی اور بڑا سرسبز جزیرہ ہے۔یہہ تین ڈوریں نو آبادیوں کی جگہ اور ہنر اور فصیح البیانی کا مشہور مرکز اور تجارتی معاملات کا بازار تھا۔سکندر اعظم کی سلطنت کے لُوٹ جانے پر ایشیائے کوچک کے ساحل کے جزیروں اور شہروں کے معاہدین کا سرو سردار ہوگیا۔اس کا دارالخلافہ روڈس ایک دیوہیکل بُت کے لئے جس کی اونچائی ایک سو پانچ فٹ تھی اور جو سورج دیوتا ہیلیاس کا مظہر تھا مشہور تھا۔یہہ بت جسپر ۶۰ لاکھ روپے سے زیادہ خرچ آیا "ہفت عجوبات دنیا" میں سے ایک سمجھا جاتا تھا +

کپرس۔کلکیہ کے جنوب تانبے کی کان کے لئے جس کے سبب اِسکو یہہ نام بھی دیا گیا مشہور تھا (یونانی کپراس۔انگریزی کاپر۔اردو تانبا)۔گمان کیا جاتا کہ پرانے عہدنامہ میں یہہ کتیم کے نام سے مرقوم ہے دیسعیاہ ۲۳: ۱۲)۔یہہ خوش منظر اور زرخیز جزیرہ ۳۵۸۰ مربعہ میل ہے۔اہلِ کپرس کا دلپسند اور چہیتا معبود افرودتی دیوی تھی جس کی ابتدا ایک افسانہ کے بموجب

سمندر کی چھین سے ہوئی جو سواحلِ بحر پر تھی۔ اِس کے خاص شہر سلامس
کتیم۔ اماتس اور پافس تھے۔ پولس کی آمد پر یہ سینٹ کا صوبہ تھا جس پر
پروکانسل کی حکومت تھی۔ برنا باس اِسی جزیرہ کا رہنے والا تھا +

کریت یا کانڈیا۔ بحیرہ ایجین میں یونان کے جنوب مشرق ساٹھ
میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اِس کا رقبہ ۲۳۰۰ مربعہ میل ہے۔ یہہ پہاڑی
قطعہ ہے جس کی وادیاں بڑی زرخیز ہیں اِس کی پیداوار میں سے گندم۔
انگور اور میوے ہیں۔ یونانی قصص و حکایات کے بموجب شاہ منیس کریت کا
مشہور شارع دیوتاؤں کی طرف سے عالمِ سفلی کا منصف اور قاضی مقرر
کیا گیا۔ اہلِ کریت کی کیریکٹر جیسی کہ پولس نے مشہور شاعر اپی مینی دس سے
اقتباس کر کے بیان کی (طیطس ۱: ۱۲) دوسرے مصنف بھی اُس کی
تائید کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کریت میں ایک سو شہر تھے ان میں سے
بہت سے یہودی جزیرہ میں رہتے تھے (اعمال ۲: ۱۱) طیطس یہاں کی
کلیسیا کا نگران مقرر ہوا (طیطس ۱: ۵) جہاز جس پر سوار ہو کر پولس روم کو جا رہا
تھا کریت کے جنوب تند ہوا سے جو پہاڑوں سے نکلی تباہ ہو گیا۔ حسین بندر
جہاں جہاز نے مقام کیا لنگرگاہ تھا لیکن محفوظ بندرگاہ نہیں +

ملیطے۔ اٹلی کے جنوب بحرِ روم میں ایک جزیرہ ہے جس کا رقبہ پچانوے
مربعہ میل ہے۔ اِس کی پیداوار روئی۔ گندم اور گرم ملکوں کے میوے ہیں
یہہ مجمع الجزائر مسمّی بہ مالطیس کا ایک جزیرہ ہے۔ روم کو جاتے ہوئے پولس کا
جہاز یہاں تباہ ہوا (اعمال ۲۷: ۳۹-۴۴) اِس وقت یہہ جزیرہ بلحاظ
حکومت و سیاست رومی صوبہ سسلی سے متعلق تھا اور یہاں کا حاکمِ اعلیٰ

سسلی کے عامل کے ماتحت تھا (اعمال ۲۸: ۷) اِس جگہ کے باشندوں
کو "بربری" کہا ہے جس سے مراد غالباً یہہ ہے کہ وہ یونانی زُبان نہیں بولا
کرتے تھے ۔

اکیسواں باب
روم کے بیان میں

رومی جمہوری بادشاہت بابل اور اسوریہ کی طرح شہری ریاست تھی جو شہر روم کے ساتھ شروع ہوئی اور جس کی ترقی اور رونق پر یہ شہر جس کے گرد و پیش اس بادشاہت نے وسعت پائی نہ صرف بطور جغرافیہ اس کام کر بنا بلکہ اُس کی زندگی اور طاقت کی روحِ رواں بھی۔ روم ایک اُبھرے ہوئے ٹیکرے بنام پیلاٹائن کی پہاڑی اور دریائے ٹائبر کے کناروں پر اُس کے دہانہ سے پندرہ میل دور پہلے پہل ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ آبادی کی ترقی کے ساتھ اِس کی حدود بھی بڑھنے لگیں بعد یکہ آبادی کے چھ اور پہاڑیوں کو ڈھانپ لیا جس پر اسے "سات پہاڑیوں کا شہر" کہنے لگے۔

ابتدائً باشندگانِ روم متفرق جرگوں پر شامل تھے۔ شریف زادے (Patricians) جو اس امر کے مدعی ہیں کہ ہم ہی اِس جگہ کے ابتدائی آباد کنندے ہیں اعلیٰ اور حکمران اشخاص تھے جنہوں نے اوّل ہی اوّل حقوقِ حکومت و سیاست کی عنان سنبھالی۔ ادنیٰ خاندان (Plebeians) "اجنبی" تھے جو تلاشِ مکان میں اور جگہوں سے آ کر آباد ہوئے۔ انہیں زمین اور دیگر جائیدادوں کے تصرف کی اجازت تو مل گئی مگر انتظامِ ملکی کی شمولیت نہ ملی چند عرصہ بعد اِن لوگوں نے بلوہ شروع کیا اور شریف زادوں کو اپنے واسطے

حقوق شہریت کی وہش پر مجبور کیا۔ ایک اور گروہ منیب ر (Clients) کہلاتی
تھی اور یہہ لوگ شریف زادوں کے خدمتگذار تھے جو اپنی حفاظت کے صلہ
میں اُن کی خدمت کرتے تھے۔ اِن لوگوں کے تعلقات وہی تھے جو
فیوڈل سسٹم میں رعیت اور لارڈوں کے ہیں۔ منیبوں کی زیادتی سے
شریف زادوں کے مرتبہ اور اختیار کا اندازہ کیا جاتا تھا۔ غلام بھی تھے جو
بیشتر ایسے لوگ تھے جو لڑائیوں میں اسیر ہوئے +

روم کی ابتدائی تاریخ اساطیر الاولین اور مختلف روایتوں سے آمیز
ہے۔ سب سے قدیم تاریخ جو اس شہر کی بنا کی نسبت ہے ۷۲۳ قبلِ مسیح ہے
جس کا زمانہ حزقیاہ شاہِ یہوداہ سے تھوڑا ہی عرصہ پیشتر کا ہے۔ ابتدائی طریق
حکومت جو قریباً ۲۵۰ برس تک جاری رہا وہ تھا جس کے مطابق ایک شخص واحد
کُل پر اختیارِ مطلق رکھتا ہو۔ اِس طریق حکومت کے ساتھ ہی ایک عدالتی (جوڈیشل)
اور مشورتی جماعت ہوتی تھی جسے سینٹ کہتے اور خاندانوں کے آباؤں یا سرداروں
سے مشترک تھی۔ پھر اِس سے بڑی جماعت بھی تھی یعنی مجمع عام جس میں وہ تمام
شریف زادے شامل ہوتے جو سنِ بلوغت کے تھے۔ یہہ مجمع قانون بناتا اور
بادشاہ کو چنتا تھا۔ ازمنۂ مابعد میں ادنیٰ خاندان بھی مجمعِ عام میں داخل کرلئے
گئے۔ بادشاہ ایسے ظالم تھے کہ اُن کے جور و ستم سے دق آکر لوگوں نے
انجام کار اِس شاہی طرزِ حکومت کو توڑ ڈالا (۵۰۹ ق-م) +

مذہب۔ رومیوں کا مذہب یونانیوں کے مذہب کے مماثل اور مانند تھا
اِن کے بیشمار دیوی دیوتے تھے جو اپنے اپنے شخصی کام رکھتے یا خاص حلقہ
کے نگراں اور مختار تھے۔ جوپیٹر سب سے اعلیٰ دیوتا تھا۔ جونو جوپیٹر کی بیوی
اور منروا اُس کی دختر دانائی کی دیوی دونوں کیپٹولین پہاڑی کے مندر

میں اُس کی شریک تھیں +

رومی سلطنتِ جمہور - نئی حکومت جو بادشاہوں کی معزولیت اور علیحدگی کے بعد جاری ہوئی جمہوری حکومت تھی - یہہ حکومت دراصل زیادہ تر آلی گارکی (امیروں کی حکومت) کے مانند تھی - ابتدا میں انتظامی امورات کا اہتمام محض شریف زادوں کے ہاتھ میں تھا لیکن بعد ازاں متعدد پیشواؤں کے ہاتھ میں آ گیا - بادشاہ کی جگہ دو مجسٹریٹ جن کو کانسل کہتے ایک سال کے لئے منتخب ہوتے تھے - کانسل کے ہمرکاب ہمیشہ بارہ سردار رہتے جنہیں لکٹر کہتے تھے اور جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں قمچیوں کا ایک مٹھا جس کے ساتھ کلہاڑی بندھی ہوا ہوتا تھا - یہہ چیزیں اِس بات کا نشان تھیں کہ بادشاہ کو چھڑیوں سے مارنے یا قتل کرنے کا اختیار حاصل ہے +

سلطنتِ جمہور کے عرصہ میں روم کی بادشاہت ہر سمت پھیلنے اور بڑھنے لگی - فتوحات کے ذریعہ تمام جنوبی اور وسطی یورپ شمالی افریقہ اور عربی ایشیا اِس کی حدود میں آ گئے - غیر ملکی فتوحات نے لوگوں کے اخلاق پر اثر بد پیدا کیا جس سے وہ عشرت پسند اور ہر نفس کی بدی کے مورد بن گئے - حکومت بیشتر ایسے لوگوں کے ہاتھ چڑھی جو حریص - بدنیت اور کوتاہ اندیش تھے اور فوج کے وسیلہ اپنی طاقت کے غلبہ کا سکہ بٹھاتے تھے +

سن عیسوی سے بیشتر کی نصف صدی میں روم کے بیچ دو نامی گرامی اشخاص یعنی گیئس جولیئس قیصر اور گیئس پامپیئس تھے - قیصر جنگ آزمائی سیاست اور تصنیف میں یگانۂ زمانہ تھا - اُس کی جنگی مہمات میں سے گال اور برٹن کی فتوحات تھیں - پامپے قیصر کا داماد تھا جس نے فوجی افسر ہو کر کمال شہرت حاصل کی - اِس نے بحری قزاقوں کو جنہوں نے

طریقوں میں مخفی تھی۔ سینٹ اور جمہور کے دیگر بہت سے حکام ابتک موجود تھے لیکن وہ بادشاہ کے جس کے ہاتھ ہر حرکت کے پیچھے کام کرتے مطیع و منقاد تھے +

رومی بادشاہت اٹلانٹک سے دریائے فرات اور وسط یورپ سے وسط افریقہ تک پھیلی تھی اور اس کی آبادی میں قریباً ١٢ کروڑ باشندے تھے حکومت و سیاست کے لحاظ سے دو قسم کے صوبوں یعنی سینٹیوریل (سینٹ کا) اور امپیریل (بادشاہ کا) میں تقسیم تھی +

سینٹیوریل صوبہ یعنی وہ صوبہ جو سینٹ کی زیر نگرانی تھا اس حد تک رومی حکومت کا بالکل مطیع اور تابع فرمان ہوا کرتا تھا کہ اسکا انتظام اور انصرام بغیر کسی قسم کی فوجی طاقت کے ہو سکتا تھا۔ ایسے صوبہ کا حاکم اعلیٰ پروکانسل کہلاتا تھا جسے نئے عہدنامہ (انجیل) میں صوبہ کہا ہے (اعمال ١٣: ٧ و ٨ و ١٢) اور وہ ایک سال تک اس عہدہ پر مامور رہتا تھا +

امپیریل صوبہ کے انتظام اور بندوبست کے لئے فوجی طاقت کی حاجت تھی۔ یہہ صوبہ براہ راست بادشاہ کی زیر نگرانی تھا اور اس کا حاکم اعلیٰ لیگٹ یا نائب (لفٹنٹ) ہوتا تھا جس کو نئے عہدنامہ کے پرانے ترجمہ میں حاکم (گورنر) کہا گیا ہے +

رومی نوآبادی۔ نو یافتہ ملکوں کو رومی تاثیر کے ماتحت لانے کے لئے نئی آبادیوں کو قایم کرنے کی ضرورت پڑی۔ رومی نوآبادی سپاہیوں یا ایسے لوگوں کے گروہ سے مرکب ہوتی تھی جن کو رومی شہریت کے حقوق حاصل تھے اور جو اپنے بال بچوں سمیت کسی قصبہ یا ضلع میں بھیجے یا بسائے جاتے تھے۔ ان لوگوں کو جو جماعت میں فرمانروا جرگے تھے ملک کے اصل

باشندوں کی زمینیں عطا کی جاتی تھیں اور وہ روم کے شہری سمجھے جاتے تھے۔ اِس طرح کے شہر یا جماعت ادنیٰ درجہ پر روم کے جا بجا ہوتے تھے اِس کی حکومت روم کی حکومت کے موافق ہوتی تھی اور اُس کے مجسٹریٹ پریٹرز (Praetors) کہلاتے تھے جو دوسرے شہروں کی نسبت بلند مرتبہ سمجھے جاتے تھے۔ کارنت۔ فلپی اور لیدیہ کا انطاکیہ رومی نوآبادیاں تھیں ٭

آزاد شہر۔ بادشاہت کے بعض شہروں کو آزاد شہر ہونے کے خاص حقوق بخشے گئے تھے۔ وہ اپنے مجسٹریٹ خود انتخاب کرتے اور بہت درجہ تک اُس صوبہ کی حکومت سے آزاد ہوتے جس میں وہ واقع تھے۔ اتھینے۔ افسس۔ انطاکیہ سیریہ۔ اور شرقی فلسطین میں دکاپلس کے شہر اِس قسم کے شہر تھے ٭

رومی شہریت۔ رومی شہریت میں تین قسم کے حقوق اور اختیارات ملا کرتے تھے۔ رومی شہری کو کوڑوں کی سزا نہیں دی جاتی تھی (اعمال ۱۶: ۳۷ و ۳۸ و ۲۲: ۲۵) ایسا شخص صوبہ کی ادنیٰ عدالت سے بادشاہ کے پاس اپیل کرنے کا مجاز اور مختار تھا (اعمال ۲۵: ۱۰-۱۲)۔ اِس اپیل سے مزید کارروائی بند ہو جاتی تھی حتیٰ کہ قیدی کو بھی بادشاہ کے حکم بدون رہا نہیں کر سکتے تھے (اعمال ۲۶: ۳۲)۔ رومی شہریت کا حق یا تو پیدائشی ہوتا بشرطیکہ ما اور باپ دونوں کو یہ حق حاصل ہو یا داموں سے خریدا جاتا (اعمال ۲۲: ۲۸) یا جنگی خدمت کے صلہ اور یا بطور مہربانی کے ملا کرتا تھا۔ بعض اوقات یہ حق تمام شہروں کو دیدیا جاتا تھا ٭

فوج۔ رومی بادشاہت کا نظم اور بندوبست بھاری فوج کا محتاج تھا سپاہیوں کی کمپنی میں ایک سو سپاہی ہوتے تھے جس کا کپتان صوبہ دار کہلاتا

[illegible] آزاد تھے۔ بت پرستوں میں سے بھی وہ بہت سے مرید بنا لیتے تھے ۔
اڈریاٹک کے مغرب عموماً لاطینی زبان بولی جاتی تھی۔ مشرق میں بیچ
و درمیان کے لوگ اپنے ملک کی بولی بولتے تھے۔ یونانی علم ادب (لٹریچر) تعلیم یافتہ
اور تجارت پیشہ لوگوں کی زبان تھی +

شہروں کے گلی کوچے تنگ تھے۔ بازار (فورم) ایسی جگہ تھا جہاں لوگ
لین دین کیا کرتے تھے۔ کھانے وقت وہ چارپایوں پر جھکتے تھے۔ حمام
رفاہِ عامہ کی خاطر زر کثیر سے بنائے جاتے تھے۔ تفریح طبع اور دل بہلانے
کے لئے تھیٹر۔ گاڑیوں کی دوڑ۔ سرکس کی قسم قسم کی کھیلیں اور جنگلی جانوروں
کو چارہ لگا کر پکڑنا ہوا کرتے تھے۔ ایسے دنگلوں کے لئے جنگلی جانور مختلف
مقاموں سے لائے جاتے تھے۔ ریچھ اور بھیڑئے شمالی یورپ سے شیر
ببر اور چیتے افریقہ سے اور ہاتھی اور تیندوے ایشیا سے آتے تھے۔ مجرم
جیلخانہ سے لاکر خونخوار مقابلہ میں لڑائے جاتے تھے۔ رؤسائے شہر بھی عوام
کے منغص و مکدر مذاق کی تفریح کے لئے علانیہ تماشہ گاہ میں اتر کر اپنے اپنے
کرتبوں کے جوہر دکھاتے تھے۔ مجروح گلے ڈی ایٹر لوگوں کے رحم
پر چھوڑا جاتا تھا جو اپنے ہاتھ بڑھا کر اپنے انگوٹھے نیچے جھکاتے یا اوپر اٹھاتے
تھے اس نشان سے فاتح سمجھ لیتا تھا کہ ناظرین کی منشا اپنے مجروح حریف
کا کام تمام کر دینے یا چھوڑ دینے کی ہے +

آگسٹس کا عہدِ حکومت رومی لٹریچر کا سنہلا زمانہ تھا۔ اس وقت کے
[illegible]ں میں سے ورجل۔ ہوریس۔ اووِڈ اور سلیسٹ تھے۔ ماسوا [illegible]
[illegible] تمام باتوں کے اب وقت پورا ہوا کہ دنیا کا نجات دہندہ ظاہر ہو۔ خداوند
[illegible] یسوع قیصر کے عہد میں مصلوب ہوا۔ کالی گولا اور کلاڈیس رسولی زمانہ [illegible]

تیسری سنت پرشکن تھے ۔

اِس وقت بادشاہت کی عام اخلاقی ۔۔۔ ادنیٰ پایہ پر تھی ۔ بیدینی کا زور تھا اور عقلمندوں اور داناؤں کے دلوں پر سے دیوتاؤں کا اعتقاد اُٹھ گیا تھا اور اُس کی جگہ کے بھرنے کو اعلیٰ اعتقاد موجود نہ تھا ۔ جادوگری اور ضعیف الاعتقادی بڑھ رہی تھیں ۔

مشن سٹیم پریس لودیانہ

فہرست کتب سی۔ایل۔ایس۔لودیانہ

جو شایع ہو چکیں

کتاب	زبان و جلد	قیمت	کتاب	زبان و جلد	قیمت
بائیبل یا قرآن	اردو	۱ر	مسیح کی تعلیم	اردو کپڑے والی جلد	۸ر
رامپال سنگھ	رومن کپڑے والی جلد	۱ر	مسیح کی تعلیم	” سادہ	مہر
تلاش حق	اردو پختہ جلد	۳ر	ہدایات برلئے تیمارداران }	کپڑے والی	
تلاش حق	” کپڑے والی جلد	۶ر	رومن سنہرے حروف }	جلد	عہ
سا حق	رومن ”	۶ر	رشیوں کا آبائی وطن	اردو سادہ	۲ر
سا حق	” پختہ جلد	۳ر	ابدی زندگی	” ”	۲ر
چندر لیلا	اردو سادہ	۲ر	کشف الحقایق	” ”	۸ر
چندر لیلا	” کپڑے والی جلد	۶ر	شادی	” ”	۱ر
حالات جاپان	” ”	۸ر	وشنو کے دس اوتار	” ”	۲ر
حالات جاپان	” سادہ	۳ر	عزت بیشال	” پختہ جلد	۵ر
شریف بیبیاں	” ”	۳ر	عزت بیشال	” سادہ	۳ر
شریف بیبیاں	” کپڑے والی جلد	۱۲ر	عزت بیشال	” کپڑے والی جلد	
مسیح کی تعلیم رومن سنہرے حروف }	” کپڑے والی جلد	۱۲ر	ویدوں کی ازلیت وماہیت	” سادہ	۶ پائی
			الکھ لودھنی	پنجابی ”	۳ پائی
مسیح کی تعلیم	رومن سادہ	۸ر	دولت لازوال	اردو ”	۳ر

نام کتاب	زبان	جلد	قیمت
دولت لازوال	اردو	پختہ جلد	۵ر
دولت لازوال	"	کپڑے والی جلد	۶ر
سمپردائے	"	"	۱۰ر
سمپردائے	"	سادہ	۶ر
اصلاح اخلاق	"	"	۴ر
اصلاح تمدن	"	"	۵ر
اصلاح حفظان صحت	"	"	ار
اصلاح زراعت	"	"	ار
صنعت و دستکاری	"	"	۲ر
افلاس ہند کے قابل علاج و اسباب	اردو	سادہ	ار
اسلام میں مسیح	اردو	سادہ	ار
الکفارہ	"	"	۲ پائی
ویدک تصنیفات	"	"	۲ پائی
سیر ہندوستان	"	پختہ جلد	عہ
خاندانی فرائض سنہرے حروف	اردو	کپڑے والی جلد	۱۲ر
خاندانی فرائض	اردو	سادہ	۴ر
خدائے اسلام	"	"	۲ر
ینابیع القرآن	"	"	۳ر
سوبھیرکاش	اردو	"	۴ر

نام کتاب	زبان	جلد	قیمت
سورج پرکاش	اردو	پختہ جلد	۶ر
سوبھیرکاش	اردو سنہرے حروف	کپڑے والی جلد	۱۲ر
آتشر کا احوال	اردو معہ رنگین تصویر	سادہ	۴ر
روت کا قصہ	اردو معہ رنگین تصویر	"	۴ر
موسیٰ کا احوال	اردو معہ رنگین تصویر	"	۴ر
ہندؤں کے تیوہار	اردو	سادہ	۲ پائی
تاریخ طاعون	"	"	۲ پائی
ہندؤں کے تیرتھ	"	"	۲ پائی
جھوٹی و سچی خیرات	"	"	۳ پائی
صفائی کی ضرورت	"	"	۳ پائی
پرستش حیوانات	"	"	۳ پائی
ویدوں کی قربانیاں	"	"	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"	"	۳ پائی
دھرم داچانن	پنجابی	"	۳ پائی
تحقیق الاسلام	اردو		
جنرل گارفیلڈ	اردو		۳ر
ہند میں قومیت	اردو		ار
اردو کی پہلی کتاب			ار
اردو کی دوسری کتاب			۲ر
لیبر سٹوری میتھڈ			ار
انجیل برنباس			۱۰ر

لودیانہ مشن سٹیم پریس ۱۹۱۳ء